

شیخ العلماں شمس

مجد و ملت قیوم زماں محبوب بسیان امام خراسان

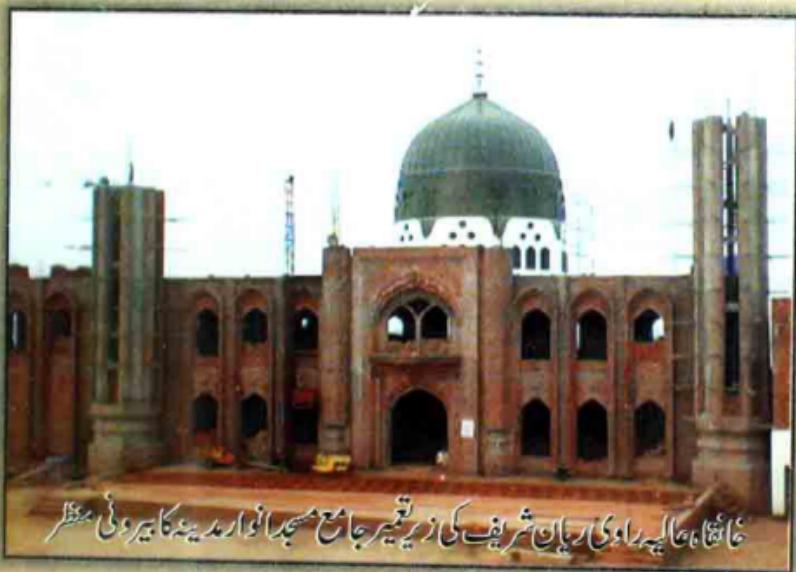
# حضرت اخڈزادہ سیف الرحمن مبارک

کے خلیفہ

شیخ العلماں قطب زماں پیر طریقت رہبر شریعت ابوالاصل

# حضرت میان محمد سیفی حنفی ماتریدی دامت برکاتہم

کے حالات زندگی پر ایک جامع دستاویز (ان کی ظاہری حیات طیبہ میں)



عائینہ عالم پیر راوی ربانی شریف کی زیر تعمیر جامع مسجد انوار مدینہ کا پیر دینی مظہر

تحقيق و ترتیب : ابوالعرفان مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی

شیخ شرعاً شاعر دلائل علم جملہ نیشن اسلامیہ بیانیہ دلائل اسلامیہ



جامع مسجد انوار مدینہ کا بیرونی منظر



جامع مسجد انوار مدینہ کے گنبد سبز کا اندر وی منظر



جامع مسجد انوار مدینہ کا محراب

پیشہ انظر میر عاصم صحری حب بجان امام اخرا سانی  
سرپرست اعلیٰ: شیخ القرآن والحدیث ابو عرقان مفتی سیفی



حضرت اخڈزادہ  
سید محمد عابد الرحمن سیفی مبارک پیر اپنی خراسانی

محمد عبدالحسین سیفی ہائی ایلی  
جامعہ جیلانی

سیادت: پیر طریقت گزار ملت دین

بدرا الشاعر پیر گلزار احمد سیفی  
کاظمی

قیامت: شیخ العلماء فخر المسنون پیر طریقت

حضرت پیر میاں محمد سیفی خنی

سرپرست: عالیٰ مبلغ اسلام صاحبزادہ پیر سید محمد علی رضا بخاری السیفی فون: 051-5956004

مدیر:

صاحبزادہ حافظ

عالم اسلام کا ترجمان

مدیر اعلیٰ:

عبدی سیفی

پروفیسر مشتاق احمد الطریقتہ والا رشاد عرفان اللہ عابدی سیفی

مدیر معاون: صاحبزادہ شبیر عابدی سیفی

مدیر مسئول: شیخ الحدیث علامہ محمد انور سیفی

مجلس تحریر:

علامہ سید عبد القادر شاہ ترمذی سیفی

علام مفتی بشیر احمد محمدی سیفی

پیر صابر حسین سیفی

علامہ عقیق الرحمن ہاشمی سیفی

مولانا محمد سرفراز سیفی

مولانا قاری محمد شیر سیفی

سرپرست مشائخ عظام

پیر طریقت علامہ مفتی پیر احمد دین توکری وی سیفی

پیر طریقت ذاکر پروفیسر محمد سرفراز محمدی سیفی

پیر طریقت پیر محمد عباس مجددی سیفی

پیر طریقت صاحبزادہ فیض الامین سیالوی

پیر طریقت اشاہ سید عمیر علی زنجانی سیفی

پیر طریقت اصغر علی سیفی

ضیاء اللہ خاں سیفی ناظم جامعہ جیلانیہ نادر آباد نمبر 1،

بیدیاں روڈ لاہور کیٹھ فون: 5721609

خط و کتابت و ترسیل زر

# ترتیب شیف

## نام رسالہ ﷺ



- 1- مناجات حضرت مهدوالف نبی رحمۃ اللہ علیہ
- 2- محنت حضرت میرزا مظہر جان جاتاں
- 3- محمد باری تعالیٰ پر و فیضتاق احمد عابدی سیفی
- 4- محنت شریف پر و فیضتاق احمد عابدی سیفی
- 5- قطعہ تاریخ اشاعت صاحبزادہ مفتی الامین فاروقی ائمہ۔ اے
- 6- میاں محمد سیفی پر و فیضتاق احمد عابدی سیفی
- 7- منقبت حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی
- 8- حرف آغاز دیر اعلیٰ پر و فیضتاق احمد عابدی سیفی
- 9- اداریہ ذکر الصالحین کفارہ الذنب صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی
- 10- حضرت محبوب سبحان اخڈزادہ مفتی الرحمن مبارک مظلہ العالی
- 11- چہار پیغمبر اور اسائی کے میاں محمد سیفی کے بارے میں ارشادات
- 12- حضرت میاں محمد سیفی کے معمولات
- 13- حضرت میاں محمد سیفی کے بارے میں مشائخ علماء، مشاہیر الحسنت و جماعت کی آراء
- 14- اخلاقی نبوی اور میاں محمد سیفی
- 15- میں حیران ہوں از ذکر محمد اکرم شاہ محمدی سیفی
- 16- مسئلہ حلقة شواب (لبیں موئیہ هن) اردو ترجیح ذکر توزیع زیر
- 17- مشاہیر اور علماء کرام کے انتقال پر حضرت میاں محمد سیفی کے تعریقی پیغام
- 18- شجرہ شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددی، میہموںیہ شریفیہ مولویہ باشیہ سیدیہ محمدیہ
- 19- شجرہ شریف عالیہ قادریہ قدس اللہ اسرارہم الحاضریہ
- 20- شجرہ سلسلہ عالیہ چشتیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ
- 21- شجرہ عالیہ سہروردیہ قدس اللہ اسرارہم العلیہ

• • • •

اشاعت: شیخ الحدیث والقرآن مفتی پیر محمد عابد حسین دامت برکاتہم عالیہ

جامعہ جیلانیہ شیعیہ صوفیہ شریفیہ تحریر ۴، نادر آباد کالونی لاہور کیتی فون: 5721609



پرنٹرز: محمد شاہد حمید عابدی سیفی مگنول آرٹ پبلیشورز ۵۔ اے  
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون: 7670719 موبائل: 0300-4126760

# مناجات

(از حضرت مجدد الف ثانی رحمته الله عليه)

هر روز باشی صانما، هر لبل باشی فانما

در ذکر باشی دانما، مشغول شو در ذکر هو

گر عیش خواهی جاودان، عزت بخواهی در جهان

ابن ذکر هو هر آن بخوان، مشغول شو در ذکر هو

سودی ندارد خفتنت ناچار باید رفتن

در گور تنها ماندت، مشغول شو در ذکر هو

هو هو بذکر ش سازکن، نام خدا آغاز کن

قفلی ز سینه بارکن، فردانه باشی تا حجل

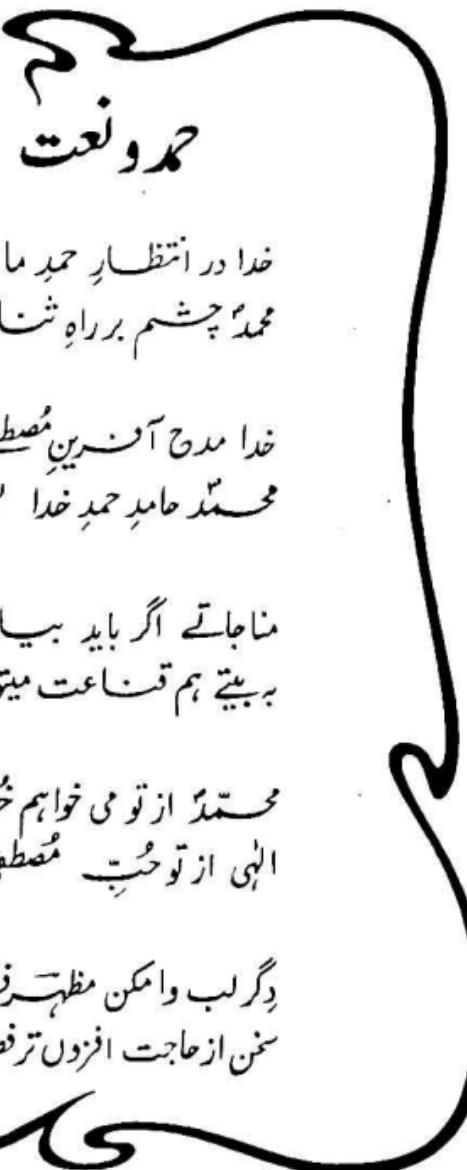
در بیش قادر لم بزل، مشغول شو در ذکر هو

هر دم خدا را بیاد کن، دلهای غمگین شادکن

بلبل صفت فربیادکن، مشغول شو در ذکر هو

مسکین احمد مرد شو در جمله عالم فرد شر

در راه حق چون گرد شو، مشغول شود ر ذکر هو



خدا در انتظارِ حمد مانیست  
محمد چشم بر راه شنا نیست

خدا مدح آندرین مُصطفی بس  
محمد حامدِ حمدِ خدا بس

مناجاتے اگر باید بیان کرد  
بربیتے هم قناعت میتوان کرد

محمد از تو می خواهم خُدرا  
الهی از تو حُبِّ مُصطفی را

دُگلوب و امکن مظہر فضولیت  
سنن از حاجت افزون تر فضولیت

## حمد باری تعالیٰ

ہر شے سے عیاں ہے تیری قدرت میرے مولا  
 ہر امر میں پہاں تیری حکمت میرے مولا  
 اس ارض و سما میں جو بھی تخلیق ہے تیری  
 دیوبے تیری ہستی کی شہادت میرے مولا  
 تیری ہستی، تیری عظمت، تیری شان بھلا کیا  
 کس کو ہے؟ اور اک حقیقت میرے مولا  
 پوشیدہ تیرے نام میں ہیں لکنی ہی بھاریں  
 ملتی ہے تیرے ذکر سے راحت میرے مولا  
 لرزائیں تیرے قہر سے کھسارتک بھی  
 کر دیتی ہے شاداں تیری رحمت میرے مولا  
 حق شکر کا ہر گز میں ادا کرنہیں سکتا  
 میری سوچوں سے بڑھ کر دی نعمت میرے مولا  
 عصیان کے سب اظہارِ ندامت بھی ہے مشکل  
 تو چا ہے تو عطا کر دے جنت میرے مولا  
 سب تیرا کرم ہے کہ بھرم اس کا ہے باقی  
 مشتاق پیرا پا ہے نجالت میرے مولا

(پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی)

## نعت شریف

چھیڑوں جو بات گنبد خضرا کے نور کی  
 آتی ہے منہ میں چاشنی لطف و سرزور اس  
 تیرے و جو ڈپاک سے روشن جہاں ہوا  
 سارے جہاں کی تیرگی تو نے ہی دوسری  
 قاب تو سیں کا مرتبہ حاصل انہیں ہوا  
 کتنی بلند شان ہے میرے حضور کی  
 وہ پیکر نورانی بے سایہ دیکھے لے  
 چاہے جو دیکھنا جھلک ، اللہ کے نور کی  
 یہ بارگہ رسول ﷺ ہے آنکھیں زمیں پر رکھ  
 یاں ذرہ بھر بھی جا نہیں اکڑ و غرور کی  
 یہ عشق ہے جو منزلِ مراد پا بھی لے  
 قسمت میں ہاں ہوتی ہے عقل و شعور کی  
 محشر میں ساتھ چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ کا  
 میرے لئے فضول ہے جنت وہ حور کی  
 تیری نورانی دید کا مشتاق ہے بہت  
 بیتا یوں پ نظر کرم ہو مجھو ر کی

(پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی)

# قطعہ تاریخ اشاعت

## مابنامہ الطریقہ والارشاد

خصوصی شمارہ حضرت مبارکہ محمد سعیفی حنفی مادربری نمبر  
ماز قلم

صاحبزادہ بہریض الامین فاروقی ایم۔ اے: مونیاں شھیر یاں ضلع گجرات  
الطریقت کا خصوصی یہ شمارہ باکمال ہو گیا ہے جلوہ گر شکرِ خدا نے ذوالجلال  
میاں محمد حنفی سعیفی سے یہ منسوب ہے اُن کے احوال و مناقب سے ملا اس کو جمال  
پیرارچی کے کرم سے وہ ہوئے ہیں بہرہ یا ب ہو رہا ہے اُک جہاں اُن کے کرم سے مالا مال  
ہے زمانہ معرفت اُن کی زیالی شان کا صاحب اور اُک ہیں وہ خوش ادا شیریں خصال  
اس جہاں تیرہ میں ہیں روشنی کے وہ سفیر آپ جیسی ہستیاں دنیا میں ہوں گی خال خال  
پیر عابد کی مساعی کی بدلت مرجا چھپ گیا بازیب وزینت خاص یہ نمبر کمال  
ہیں ستاروں کی طرح اس کے چکتے سب حروف ہوئے اس کو دیکھ کر ارباب حق شاد و نہال  
باب تاریخ تصوف کا ہوا کوزے میں گویا ایک سلیں بر شگال

مجھے فیض الامین سالی اشاعت کی جلاش  
ہاتھ غیبی پکارا 'مخزن روشن مقال'

## میاں محمد سیفی

(پروفیسر مشتاق احمد عابدی سیفی)

بے شان عالیٰ کیسی میاں محمد سیفی  
 نظر نہ آئے ان جیسی میاں محمد سیفی  
 عرفان و آگہی کی سب منزلیں طے ہوئیں  
 بستی نہیں کوئی ویسی میاں محمد سیفی  
 کایا پٹ دیں فرد کی ایسے نظر نواز ہیں  
 میٹھی پلائیں مئے سی میاں محمد سیفی  
 اخلاص بھی اور سادگی شفقت بھی ہے الفت بھی ہے  
 نہ ذات کوئی ویسی میاں محمد سیفی  
 دامن جو پکڑے ان کا محروم کب ہے رہتا  
 دولت لٹائیں ایسی میاں محمد سیفی  
 ہیں ان کے غلاموں میں سرکردہ جہان بھی  
 یہ عظمتیں ہیں کیسی میاں محمد سیفی  
 مشتاق کی فکر رسا ہے پیر صاحب کی دعا  
 مدحت بنی جو ایسی میاں محمد سیفی

## منقبت

(حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی)

تخلیل کو میرے بہانہ ملا ہے  
 شانے میاں کا فسانہ ملا ہے  
 کروں پیش کیوں نہ عقیدت کے پھول  
 کہ ربہ خدا سے شاہانہ ملا ہے  
 لٹاتے ہیں وحدت کے خم جہاں میاں جی  
 اخندزادہ سے وہ میخانہ ملا ہے  
 میں عشق سے مست و بیخود ہوئے وہ  
 نظروں سے جن کو پیکانہ ملا ہے  
 اسی کی صدا چار سو گونجتی ہے  
 زمانے کو ایسا یگانہ ملا ہے  
 طریقت کے طائر ہیں مستی میں ہر دم  
 کہ راحت فزا آشیانہ ملا ہے  
 سنت نبوی ﷺ کے پیکر بنے وہ  
 جنہیں ان کے درکا ٹھکانہ ملا ہے  
 راوی ریاض میں بڑا فیض جاری  
 بخت آور کو یہ آستانہ ملا ہے  
 ہمارے لئے ہیں سعادت کی گھریاں  
 کہ ان کا ہمیں یہ زمانہ ملا ہے  
 گوچہ ہیں لاکھوں مرید ان کے عرفان  
 ملاقات میں فقیرانہ ملا ہے

# حرف آغاز

مدیر اعلیٰ پروفیسر مختار احمد عابدی سیفی

معزز قارئین! ماہنامہ "الطريقة والارشاد" کا یہ شمارہ "حضرت میاں محمد سیفی" کے نمبر کے طور پر آپ کے سامنے پیش ہے۔ شیخ الشائخ پیر طریقت صوفی باصفا حضرت میاں محمد سیفی مدظلہ العالیٰ حضرت مجدد عصر قوم زمان شہباز طریقت ولایت محبوب بجان حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارجمند خراسانی کے ولیم، بلند رتبہ اور منظور نظر خلافاء میں سے ہیں۔ مجھے خاکسار کو حضرت میاں صاحب مبارک سے چند بار شرف ملاقات حاصل ہو چکا ہے۔ مجھے دو باتوں نے ان کا عقیدت مند بنایا ہے ایک تو یہ کہ حضرت میاں صاحب مبارک مرشدی ہے کامل شیخ القرآن والحمد لله یہ علامہ محمد عابد سیفی کے پیر بھائی ہیں۔ جو عزت و احترام اپنے مرشدگرامی کا ہوتا ہے وہی ان کے پیر بھائی کا بھی ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مجھے جب بھی حضرت میاں صاحب مدظلہ العالیٰ کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا انہیں ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ شفیق پایا۔ سادگی اور شفاقت کے علاوہ ان کی جس خوبی نے مجھے بہت متاثر کیا وہ انکی "فنا فی الشیخ" کی کیفیت ہے۔ انگلی زبان سے ایک ہی جملہ اکثر ساعت پڑی رہتا ہے۔ "میں تو کچھ بھی نہیں"۔ یہ جو کچھ ہے سب میرے مرشدگرامی کی نظر التفات اور عطا کا نتیجہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ حضرت میاں صاحب مبارک کی اپنے پیر و مرشد حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمن مبارک سے اتنی گہری وابستگی، محبت، عقیدت اور وارثگی کا ثمرہ ہے کہ روز بروز انگلی عظمت و شہرت ترقی کی جانب رو ایں دواں ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سخت کاملہ اور عمر دراز عطا فرمائے اور انہیں روحانی درجات میں عروج سے ہمکار فرمائے۔ آمین۔

اس شمارے میں حضرت شیخ میاں محمد سیفی ماتریہ کے مختلف حالتات زندگی کے ساتھ ساتھ مختلف صوفی کرام اولیائے کرام ملائے کرام اور تکریزی علم حضرات کی آراء اور تاثرات و شامل کیا گیا ہے۔

شیخ العلماء حضرت "میاں محمد سینفی نبیر" نکانے کا سہرا گئی طور پر مرشد گرامی حضرت علام پیر محمد عابد حسین سینفی کے سر بندھتا ہے کیونکہ یہ انہی کی مساعی جیلی اور پر خلوص ارادوں کا نتیجہ ہے کہ یہ سب تحریرات منصہ شہود پر آسکیں۔ انکی یہ کاوش اس امر کا بھی یہی ثبوت ہے کہ حضور قبلہ پیر محمد عابد حسین سینفی صاحب اپنے پیر بھائیوں کا اپنی کن قلبی و سعتوں سے احترام کرتے ہیں اور ان کے قلب پر اخلاص کے کسی گوشہ میں ذرہ بھر بھی حد یا بعض دغیرہ نہیں بلکہ انکا یہ اقدام بالواسطہ تصوف کی خدمت کا جذب لئے ہوئے ہے اور صوفی کرام کی عظمت کا پرچار بھی ہے۔ اللہ تبارک تعالیٰ انکی اس خدمتِ صدائِ اخلاق گئی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین اس محبت بھری کاوش میں میرے بہت ہی پیارے دوست صوفی غلام مرتضیٰ محمدی سینفی نے بھی بھر پور تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

اوارة "الطريقة والارشاد" یہ دلی تمنا رکھتا ہے کہ اس طرح کے مختلف اولیائے کرام اور صوفیائے باصفا کے حوالے سے اور بھی نمبر نکالے اور انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ بعد کسی اور بزرگ ہستی کا نمبر نکالا جائے گا۔ خدا و بُر رحمٰن و رحیم کے حضور یہ دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مقصد میں کام رانی سے ہمکنار کرے اور آسانیاں پیدا فرمائے۔ آمین۔ بجا و رحمۃ الالعالیین صلی اللہ علیہ وسلم۔



## اداریہ

### ”ذکر الصالحین کفارۃ الذنوب“

صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی

قارئین ”الطريقة والارشاد“ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہم نے اولیاء و صلحائے امت کے تذکرے کو اپنے صفات کی زینت بنانے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔ پچھلے شمارہ میں اپنے حضرت سیدنا و مرشدنا مجدد عصر حاضر قبلہ مبارک صاحب دامت برکاتہم اور آپ کے صاحبزادوں کے حالات و تذکرے کا شرف حاصل کیا اور جو شمارہ اس وقت آپ کی نگاہوں کا مرکز ہے وہ حضور سیدنا و مرشدنا قبلہ مبارک صاحب دام ظلہ کے ایک نامور خلیفہ ہیں، ایسے خلیفہ جن کی زندگی کا ایک عرصہ حضور مبارک صاحب کی صحبت میں گزرادہ ہستی جن کو حضرت مبارک صاحب نے مس خام سے کندن بنادیا، وہ ذات جو پیر و مرشد کی منظور نظر ہے وہ شخصیت جن کی نگاہ فیض سے ایک دنیا سیراب ہو رہی ہے۔ نہ صرف ہناب میں بلکہ پورے پاکستان میں۔۔۔ نہیں نہیں بلکہ پاکستان سے باہر کئی ممالک میں دنیا انکو رو حانیت کے شہروار، سلسلہ محمدیہ سیفیہ کے قافلہ سالار، عشق و مسی کے رازدار اور گلشن طریقت و حقیقت کے صاحب نکھار کی حیثیت سے جانتی ہے۔ یقیناً آپ سمجھ گئے ہو گئے کہ میری مراد حضور شیخ العلما، افق رو حانیت کے تابندہ ستارے، پیر طریقت شیخ حضرت میاں محمد سیفی حقی صاحب دامت فوضاً تہم ہیں۔ حضور سیدنا و مرشدنا مبارک صاحب کی منظور نظر ہستی ہونے کے حوالے سے تو ہمارا یہ حق بتاہی تھا کہ ہم آپ کے ذکر خیر سے الطريقة والارشاد کے صفات کو مزین کریں۔ مگر اس موقع پر آپ کی عنایات اور محبتیں جو ہمارے ساتھ وابستہ ہیں ہم اسکے تذکرے نے مجزوم قطعاً نہ ہیں گے۔

قبلہ ابا جی کے ساتھ حضور میاں صاحب کی 25 سالہ رفاقت ہے یقیناً یہ رفاقت اسی وقت

شروع ہوئی جب حضور مجدد عصر حاضر قبلہ مبارک صاحب دامت برکاتہم کی نگاہ محبت و نظری فیض نے انہیں ایک لڑی میں پر ڈیا۔ اس وقت سے دونوں احباب کی رفاقت اور ہمہ مشینی کون تو میں نظر انداز کر سکتا ہوں اور نہ کوئی اور منصف ہزارج شخص۔ آپ اس رسالے میں سلسلہ سیفیہ کے حوالے سے ان کی خدمات کو مختلف مضامین میں ملحوظ فرمائیں گے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان احباب سے وہ کام لیا جن پر نہ صرف حضور قبلہ مبارک صاحب تمام سلسلہ سیفیہ بلکہ پوری اہلسنت نازار ہیں۔ ہم اپنے آپ کو خوش قسمت اور خوش بخت سمجھتے ہیں کہ ہماری ایک سال سے زیادہ عرصہ پر محیط کا دش رنگ لاٹی اور ہم نے بارگاہ خدا میں ایک ایسی مقبول ہستی کا ذکر کیا جن کی محبت خلق خدا اور فاقہ عشق کے ہمنوا ہونے پر علماء کا ایک جمِ غیر زبان قلم سے پکار رہا ہے کہ اے لوگو! اس دور پر فتنہ میں محبت خدا و عشق رسول کے جام پینا چاہتے ہو تو اس عاشق رسول ﷺ کا میئے خانہ صح شام کھلا ہے جس کا ساتی دینے میں بجل نہیں کرتا تو تم لینے میں بجل نہ کرو۔

ہماری اس نمبر میں کتنی محنت ہوئی، ہمیں کیا کیا مشقتیں برداشت کرنا پڑیں ہیں ان کا تذکرہ نہیں کروں گا بلکہ آپ سے اس بات کا ملجمی ہونگا کہ خدارا ایسی ہستیاں روز روز جنم نہیں پیتیں اپنے آپ کو ایسے بزرگوں سے وابستہ رکھو۔

ہم نے ان زندہ بزرگان کا جو تذکرہ شروع کیا ہے وہ یقیناً اس روایت کو ترک کرتے ہوئے بتائے گا جو معاشرے نے روایت بنائی ہوئی ہے کہ جب کوئی بزرگ اس دنیاۓ فانی سے کوچ کر جائے تو اس کے تذکرے، جلے اور اعراض شروع ہو جاتے ہیں اور ان بزرگوں کی روحلیں زبان حال سے پکارتی ہیں کہ

وہ جیتے جی تو بہر عیادت نہ آ سکے

اب آرہے ہیں خاک اڑانے مزار کی

اس رسالہ کے مسودہ اور تیاری میں جن احباب نے ہمارے ساتھ شانہ بٹانہ کام کیا اور دامے در ہے، خنے، قد مے ہمارے ساتھ بمعاونت فرمائی میں انکا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سب

سے پہلے نمبر پر تو قبلہ ابادی ہیں جنہوں نے اپنے بیوی بھائی اور اپنے رفق خاص حضرت میاں صاحب مبارک کے متعلق معلومات و مضاہین فراہم کئے۔ اور بہت سے احباب کے ساتھ ساتھ گھری و محترمی بھائی غلام مرتضیٰ محمدی سیفی کی معاونت بھی ہمارے شامل حال رہی۔ بھائی شاہد حمید عابدی سیفی اور دیگر جنکا ہم نام ذکر نہیں کر سکے تہذیل سے ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب پر اپنا خصوصی فضل فرمائے۔ آمين

بجاه النبی الکریم

علیہ التحیۃ والصلیم

حضور مجدد عصر حاضر، غوث جهان، قطب الارشاد، مشرف من الله بمقام قيومية و  
صدقیقت وعبدیت وامامت وخلافت وفردیت واحسان محبوب بجان

## اخندزادہ سیف الرحمن مبارک مدظلہ العالی

کے

اپنے مرید صادق ایقین زبده العلاء والاتقیاء شیخ المشائخ، بذر الاولیا

## حضرت میاں محمد سیفی مبارک

کے بارے میں ارشادات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على رسوله المصطفى اما بعدا  
 تذكر ميشود که عزه از ادارت سندان ایں فقیر از آنجمله جناب  
 مولانا پیر محمد عابد حسین سیفی خواهش اظهار نظر ایں فقیر را  
 به ارتباط بیان محمد سیفی صاحب نموده اند حسب المقتضی  
 چند کلمه در مورد نگاشته میشود استعماع فرمایند. الحمد لله  
 سوجب الشکر است که در زمرة مریدانم ومخلصین واراد  
 تمدنانم ایں فقیر جم غیری از علماء و فضلاء و شیوخ الاحادیث  
 و مدرسین مدارس مهتممین مدارس و سادات کرام و صاحبزاده  
 گان واجب الاحترام و طالب العلمان و دیگر افراد را شخص ملکی  
 و نظامی و فوجی و صاحب رسوخ جامعه و طالبان سلوك و سائلان  
 راه حق شامل اند که هر یک ایشان حسب الاستعداد اخذ فیض  
 و حصول کمال باطنی از ایں فقیر نموده اند.

ناگفته نماند که فضیلت و مرتبت مسترشد عند المرشد منوط به  
 اندازه اخلاق و محبت او بمرشد و به اندازه فنائیت و در تامین  
 و اجرام او امرروا حکام محله بوى و عمل به مقتضان امور و احکام  
 شرعی و مراجعات نمودن آداب و شرائط ضروری طریقت در حضور  
 و غیاب که پکن اساسی را در زمینه تشکیل مید هد میباشد،  
 و هر که از این موازین و معایر دور افتاد و به آن خود را مساوی  
 ساخت از فیوض و برکات مرشد بی بهره و لانصیب خواهد ماند  
 پس نمیشود دیکی باز در پیگری ترجمیح اولاد لا با مرنظر داشت موازین

و تعاير مذکوره - چون این مقدمه دانسته شد پس آنیکه دروی این  
صفات جمع باشد بی درسی آیدوبی درنگ ظاهر میشود و احتیاج  
به اطهار و نظر در مورد نمی ماند -

**مصرع: آب آنجا رود که پستی است**

فاما به ارتباط ماده جناب میان محمد صاحب گفته شود که ایشان  
یکی از جمله سریدان و خلفای صاحب کمال این فقیر - خادم  
طريقت و شريعت و حقیقت و حامل آنها سنت و قاطع بدعت  
خلیفه مطلق من جانی قطب پنجاب و نائب مناب فقیر در آن  
حواله میباشد فی الجمله ایشان قدم بر قدم فقیر نهاده اندو محبت و  
تأید حنین شخص بهریک ضروریست - والسلام مع الخیر  
والاکرام -

فقری سیف الرحمن

اخندزاده پیر ارجمند خراسانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از تحریر ابو حافظ عرفان اللہ شیخ الحدیث والقرآن

مفتي پیر محمد عبدالحسین دامت برکاتہم عالیہ

اسم مبارک:- میاں محمد سیفی خنی مبارک

حضرت اخندزادہ مبارک دامت برکاتہم عالیہ سے نسبت کے بعد میاں محمد سیفی خنی کے نام سے مشہور ہوئے۔

والد گرامی:- غلام محمد المعروف لالہ مولوی صاحب

سن پیدائش:- 1950ء کو موضع جٹ موہان (میانوالی) میں پیدا ہوئے، کچھ عرصہ بعد شہر کندیاں میں سکونت اختیار کی۔

ابتدائی حالات:- میاں صاحب مبارک کے پردادا اپنے دور کے عظیم المرتب ولی کامل تھے۔ میاں صاحب مبارک نے قرآن کریم ناظرہ اپنے وادا کے حقیقی بھائی مولا نا میاں مراد صاحب سے پڑھا۔ میاں صاحب مبارک کی ولادت سے ہی والدین پر بڑے عجیب و غریب قسم کے واقعات ظاہر ہوئے۔ صاحب بصیرت انسان میاں صاحب مبارک کی پیشانی دیکھ کر انکی عظمت اور علم و مرتبت ہونے کی بشارت دیتے۔ میاں صاحب مبارک کی دادی جان بھی اپنے دور کی شب زندہ دار صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تقوی و طہارت والی ایک عظیم ولیہ خاتون تھیں۔ نسر کار میاں صاحب مبارک نے ابتدائی تعلیم اپنے والد گرامی اور دادا حضور سے حاصل کی چونکہ آپکے والد گرامی زمیندار تھے اسلئے تعلیم کے بعد آپ نے والد

صاحب کے ساتھ زمینوں پر کلام شروع کیا پھر چشمہ بیراج کندیاں میں ملازمت اختیار کی۔ پانچ سال کے عرصہ کے بعد ایک دوست صوفی رب نواز کے بھائی محمد خان کے بیٹے کی پیدائش پر مبارکباد دینے کیلئے راوی ریان تشریف لائے۔ یہ احباب حضرت میاں صاحب مبارک کی خاندانی شرافت اور شخصیت کو جانتے تھے اسلئے عرض کی کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو یہاں تشریف لے آئیں، یہاں پر میں اس بات کو فرماؤش نہیں کر سکتا کہ میاں صاحب مبارک کے ابتدائی بچپن کے حالات عام بچوں کی طرح نہ تھے اور یہ افراد میاں صاحب مبارک کی ذاتی شرافت سے متاثر تھے اسی بنا پر اپنے گھر کے ساتھ میاں صاحب مبارک کو نہیں سمجھا۔

میاں صاحب مبارک نے بروقت فیصلہ نہ فرمایا اگرچہ دل نے اس چیز کو قبول کر لیا تھا اور ان احباب سے وعدہ فرمایا کہ میں اپنے بزرگوں سے باہم مشورہ کے بعد اس کا فیصلہ کروں گا۔ جب آپ اپنے آبائی گاؤں تشریف لے گئے اور اپنے والدگرامی اور دادی جان سے مشورہ کیا جس پر ان احباب نے بھی اجازت کے ساتھ خوشی کا اظہار کیا بالآخر 10 اکتوبر 1971ء کو رخت سفر باندھ لیا۔ چونکہ میاں صاحب ایک روحاںی اور دیانتدار خاندان سے تعلق رکھتے تھے اس وجہ سے یہ سفر محض روزگار ہی کیلئے نہ تھا بلکہ یہ بھرت کا سماں تھا جس میں محبوب خدا ﷺ کی سنت بھی ادا ہو رہی تھی مگر اس پارکمل سامان ساتھ نہ لے جاسکے شاید یہ اسلئے تھا کہ حضور ﷺ کی سنت کی تحریکیں ہو رہی تھیں دوبارہ تقریباً ایک ماہ بعد نومبر میں مکمل بھرت کی اسوقت گردالے بھی آپ کے ساتھ تھے ابتدائیں مکان کرایہ پر حاصل کیا جس کا کرایہ اس زمانہ میں پچیس روپے تھا۔ راوی ریان تشریف آوری کے بعد ارادتاً بھی کسی جمعرات حضور دامت علیہ الہمۃ الرحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری کو موخر نہ فرمایا پھر اتحاد کیسیکل میں ملازمت اختیار کی تقریباً 23 سال ملازمت کی کچھ عرصہ بعد آپ نے راوی ریان تشریف میں پانچ مرل کا پلاٹ خوبیا اور وہاں گھر تعمیر کیا اور مستقل وہاں سکونت اختیار کی اور ساتھ ہی مزید پانچ مرل کا پلاٹ گھر کے متصل مہمان خانہ کے طور خریداً اگر بعد میں اسی پلاٹ پر پیدا

مرشد حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب کے ارشاد پر آستانہ تعمیر کیا۔

**شادی:** - حضرت میان صاحب مبارک کی شادی 1965ء میں اپنے حقیقی چچا صوفی نور محمد مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی۔ شادی کے وقت میان صاحب مبارک کی عمر تقریباً 15 سال تھی۔ اس سال کو 1965ء کی جنگ کی وجہ سے تاریخی شہرت حاصل ہے۔ چونکہ میان صاحب مبارک کا خاندان ایک دینی خاندان تھا اس لئے شادی پر بہو و عب اور موجودہ دور کے اخراجات نہ تھے۔ ایک مشہور مثال ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے دین کا کام لیتا ہوا کسے ابتدائی حالات میں بھی انگلی طہارت و پاکیزگی میں مدد فرماتا ہے اور زمانے کے فتوں سے اسے حفظ رکھتا ہے۔ جیسے متعدد اولیاء کبار کی مثالیں موجود ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل“ اور انہیاء کرام کے اعلان نبوت سے پہلے انگلی طہارت کی حفاظت ایسے ہی فرماتا ہے جیسے اعلان نبوت کے بعد۔ بہر کیف شادی کی تقریب بہت اچھے ماحول میں ہوئی۔

**تقویٰ:** - حضرت میان صاحب مبارک بچپن سے ہی تقویٰ کے پیکر تھے اور آپ کا تقویٰ عمر کے ساتھ ساتھ مزید تقویٰ ہوتا گیا اور تمام دوست احباب اور رشتہ دار اس امر کے گواہ ہیں کہ کبھی لڑکپن میں بھی آپ سے خلاف اولی سرزنشیں ہوا۔ جوانی میں آپ کے کردار میں مزید نکھار آیا خاص طور پر آپ کی ملازمت کے دوران آپ کے ساتھی ملازمین اور افران آپ کے تقویٰ اور دیانت سے بہت متاثر تھے اور ہوتے بھی کیوں نہ، آپا طریقہ عمل ہی توجہ اور تعریف کے لائق تھا۔ کبھی بھی کسی افسر کو آپ سے کسی قسم کی کوئی شکاست نہ ہوئی اور آپ نے ہمیشہ نہایت مستعدی اور جانشناختی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا اور اگر کبھی آپ کسی ضروری ابر کی وجہ سے ملازمت پر حاضر نہ ہوتے تو اس دن کی تخلوہ ماہانہ رقم سے کٹوا دیتے اور دیگر امور و معاملات میں بھی انتہائی احتیاط فرماتے کبھی بھی آپ نے کسی سیاہی سرگرمی میں حصہ نہ لیا۔ - حضرت میان صاحب مبارک تقویٰ کے ساتھ طہارت میں بھی مصمم

ہیں کیونکہ طہارت کے بغیر کوئی عبادت عمل کامل نہیں۔ میں نے مرشدِ کامل حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک اور پیر طریقت سید نور علیہاہ صاحب گیلانی کے بعد میاں صاحب مبارک کو جتنا طہارت کے معاملہ میں محتاج پایا کم لوگوں کو دیکھا ہے۔ آپ طہارت کیلئے پہلے بیشو پیچہ استعمال کرتے ہیں اور بعد از یہ پانی سے طہارت فرماتے ہیں۔ جس طرح حضور ﷺ اصحاب قبا سے ان کی طہارت کی وجہ خوش تھے کیونکہ اصحاب قبا طہارت کیلئے پہلے ڈھیلہ استعمال کرتے اور پھر پانی استعمال کرتے اور طہارت میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے۔

**آستانہ عالیہ کی تعمیر:**۔ ابتداءً گھر کے ساتھ ملحقة جوز میں خریدی تھی حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کے ارشاد پر اس پر آستانہ تعمیر کر دیا گیا مگر تھوڑے ہی عرصہ میں ذکر و فکر کرنے والے سالکین کی جماعت برہتی گئیں اور آنے والے سالکین کے سینے ذکر و فکر سے روشن ہوتے گئے ایک ایک سالک جماعت کی شکل اختیار کرتا گیا جس سے کئی بدقاش افراد کو راہِ سنت نصیب ہوئی۔ ذاکر ذاکر زنی مچھوڑ کر سالک ذاکر اور سعی سنت بنتے گئے۔ بد عقیدہ جنہیں حق کی دولت نصیب ہوئی جگہ تنگ ہونے کی وجہ سے ملحقة مکان کی گلیاں بھی بند ہونے لگیں۔ بالآخر مجبور ہو کر راوی ریان مل کی مرکزی مسجد کارخ کیا گیا جو سعیت کے اعتبار سے علاقہ بھر کی تمام مساجد سے عظیم تر تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد اسکا وسیع ہونا محدود ہو گیا اگرچہ اس سے پہلے محلہ کی مسجد میں محفل کو منتقل کیا گیا تھا۔ اس مسجد میں بھی زیادہ رش ہونے کی وجہ سے سالکین ذاکرین گلیاں بھی بند کر دیتے تھے جس سے محلہ کی آمد و رفت متاثر ہوتی تھی۔ راوی ریان کی مرکزی جامع مسجد میں محفل تقریباً دو سال تک جاری رہی اب سب خلفاء سالکین و مریدین نے ملکر مشورہ کیا کہ کیوں نہ آستانہ اور مسجد کیلئے وسیع جگہ خریدی جائے ان دونوں اسی مقام پر جہاں آج جامع مسجد انوار مدینہ تعمیر ہے۔ شیعہ لوگوں نے یہ جگہ اپنے امام بارگاہ کیلئے خرید رکھی تھی۔ ان دونوں راوی ریان میں شیعہ سنی کا بہت براقتہ پیدا ہوا تھا اور اس فتنہ میں بات فائزگن تک پہنچ گئی جسمیں ایک آدمی محمد صدیق جکا تعلق سنی مسلک سے تھا وہ

شہید بھی ہو گیا۔

اس فتنے کے حل میں مرکزی کردار حضرت میاں صاحب مبارک کا ہے جن کی وجہ سے اہلسنت و جماعت کی عظمت کا جھنڈا آج ہی راوی ریان شریف میں لہر رہا ہے اور آپ نے سنیوں اور شیعوں کے مابین اس خطرناک تازع کو اپنے روحاں فیض و برکت سے کمال دانائی و حکمت عملی سے سلحداد یا اور شیعہ حضرات نے جو جگہ اپنی امام بارگاہ کیلئے خریدی تھی وہی جگہ میاں صاحب مبارک نے مسجد انوار مدینہ کیلئے خرید لی کیونکہ اگر وہاں شیعہ حضرات کی امام بارگاہ بن جاتی تو وہ بھی ایک بڑا فتنہ ثابت ہوتا تھا۔ میاں صاحب مبارک نے اتحاد کیمیکل سے اپنا ذاتی بونس جوانا کا اور انکی اولاد کا حق تھا اسی ہزار روپے نکلا کر اس زمین کی قیمت ادا کی جو اہلسنت پر بہت بڑا احسان ہے ورنہ اگر وہ شیعہ کی امام بارگاہ بنتی تو وہاں کے حالات کیا ہوتے۔

آستانہ عالیہ تعمیر ہونے سے پہلے کچھ افراد جو وہاں آباد تھے ان کا تعلق قادیانی فرقہ سے تھا جب محفل ذکر کا آستانہ پر آغاز ہوا تو ابتدائی مخالف میں ہی وہ لوگ میاں صاحب مبارک کی نظر میں آگئے تو ایسی تبدیلی رونما ہوئی کہ وہاں سے قادیانیت کی جزیں اکھر گئیں، ایسے مسلمان ہوئے کہ جن بچوں کے قادیانیوں سے رشتے کے ہوئے تھے وہ بھی توڑ کر دوبارہ نئی مسلمانوں کیستھا تووار کئے اور نہ صرف وہ پکے مسلمان ہوئے بلکہ سرکار میاں صاحب مبارک کی توجہ کی برکت سے ان کے سینے ذکر الہی سے مہک اٹھانے کے علاوہ وہاں چوری اور ڈکیتی کی وجہ سے عجیب ماحول بنا ہوا تھا اور لوگوں نے اپنے گھروں کی چھتوں پر پھرے دار مستین کیے ہوئے تھے جب آستانہ عالیہ سیفیہ میں ذکر و فکر کا بازار گرم ہوا تو مریدین سالکین و ذاکرین کی کثرت و شب و روز کی آمد و رفت کی وجہ سے چوروں اور ڈکیتوں کی راہوں میں رکاوٹیں پیدا ہو گئیں۔

حضرت میاں صاحب مبارک کے بارے میں خود ان کے شیخ المکرام سلطان اولیاء شیخ الاسلام مجدد ملت امام خراسانی اخذزادہ سیف الزمن مبارک فرماتے ہیں ”فی الجملہ اشیا قدم بر قدم

نقیر نہادہ اند،“ کیونکہ میاں صاحب مبارک قدم قدم پر سرکار مبارک کی ایتائ فرماتے ہیں اور توجہ شریف سے لے کر طریقہ نماز اور کپڑے عمامہ جوتے موزے الغرض ہر عمل کو اپنے مرشد گرامی کے طریقہ کے مطابق اپناتے ہیں ایسی کیفیت بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے آپ کو شیخ کی ذات میں گم کر دیتے ہیں ذالک فضل اللہ یئوقیہ من یشاء۔

حضرت میاں صاحب مبارک کی اپنی مریدوں اور خلفاء کرام پر جو عنایات ہیں میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ انکی نوازشوں اور شفقوتوں کا کوئی بدلتی نہیں کنی موقوتوں پر اپنے احباب پر احسانات کو دیکھ کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ چند روز پہلے ڈاکٹروں نے حضرت کو آرام کرنے کا کہا اور خاص مریدوں نے مجھے (رقم المحرف) سے کہا کہ آپ کہیں کہ وہ زیادہ آرام کیا کریں تو اس پر میں نے گذارش کی کہ میاں صاحب جب ڈاکٹر آپ کو زیادہ کام سے منع کرتے ہیں تو آپ آرام کیا کریں۔ زندگی کا کیا پتہ آپ اپنی صحت کا خیال کیا کریں تو فرمانے لگے کہ ”میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہ زندگی کا کیا بھروسہ کہ دوبارہ خدمت کا موقع ملے گا یا نہیں یہ لوگ بڑی محبت سے دور دور سے آتے ہیں اور میں اپنی زندگی اور صحت کو لے کر بیٹھ جاؤں“ آپ آنے والوں پر خصوصی شفقت فرماتے ہیں کہ آنے والے آپ ہی کے ہو کر رہ جاتے ہیں۔ آپ کی خدمتِ اقدس میں رہنے والوں سے میں نے خود دریافت کیا کہ کتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ آپ گھر نہیں گئے کسی خادم نے سال اور کسی نے دوسال کہا تو میں نے ان خاص خادموں سے پوچھا آپ اپنے گھر والوں کیلئے ادا نہیں ہوتے تو کہنے لگے کہ ”حضرت ہمیں مبارک صاحب کی محبت نے ایسا متاثر کیا ہے کہ سب کچھ ہم آپ کی شفقت اور محبت کی وجہ سے بھول چکے ہیں اگرچہ سرکار ہمیں گھر جانے کیلئے اکثر فرماتے رہتے ہیں“۔

حضرت کی شخصیت اپنے احباب کیلئے خاص کشش رکھتی ہے بلکہ دوسروں کیلئے بھی ایسے ہی ہے جو آتا ہے دل دے سکتے جاتا ہے جب بھی کبھی طریقت کا مسئلہ پیدا ہوا ہو یا مسلک کا تو فوراً سب پیر بھائیوں کا اجلاس بلا لیتے ہیں یا کوئی دیگر اہم کام درپیش ہو تو خصوصی

طور پر رقم الحروف کو یاد فرماتے ہیں۔ باقی پیر بھائی میر انداق اڑاتے ہیں کہ میر صاحب تو راوی ریان سے فون آتے ہی فوراً دوڑ پڑتے ہیں مگر میں آپ کی ہر آواز پر بلیک کہنا اعزاز سمجھتا ہوں۔ اکثر میشنگیں حضرت سرکار اخندزادہ مبارک کے ارشادات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ جب میں جاتا تو کچھ دیر بعد وہ دیگر خلفاء بھی وہیں آجاتے تو میں ان سے دریافت کرتا کہ آپ تو مجھے کہہ رہے تھے اب آپ خود آگئے تو وہ جواباً کہتے کہ مرشد کا حکم ہے۔ اس فقیر کوئی حوالوں سے میاں صاحب مبارک کا قرب حاصل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میں نے حضرت سرکار میاں صاحب مبارک کی ذات کوئی پہلوؤں سے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ آپ مبارک کی ذات مجھے ایسے نظر آتی ہے جیسے ہیرا کہ اسکو جس طرف سے بھی دیکھا جائے ہر زادویے میں ایک نئی اور خوبصورت چمک دکھائی دے گی اور ہر رنگ ایک نیا رنگ نظر آتے گا۔ ویسے تو میاں صاحب مبارک کی ذات کو سمجھنے کیلئے سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک کے الفاظ ہی کافی ہیں مگر چند پہلوؤں پر اجمالی جھلک پیش خدمت ہے۔

### قطب پنجاب حضرت میاں محمد سینفی مبارک کی سادگی

ہر معاملہ میں سادگی آپ کا طرہ امتیاز ہے لباس خوراک زبان اور انداز ہر پہلو سے آپ مبارک کا سادگی اور بے تکلفی دیکھ کر قروں اولیٰ کے بزرگوں کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ سرکار میاں صاحب مبارک اپنے آستانہ عالیہ کی تعمیر اور خصوصاً مسجد کی تعمیر میں مزدوروں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں جس سے کام کرنے والوں کا ذوق و شوق اور زیادہ ہو جاتا ہے۔

### حضرت میاں صاحب مبارک کی توضیح

آپ میاں صاحب مبارک کی ذات گرامی قدر میں غور تکبر یا بڑائی نام کی کوئی چیز نہیں۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب کا آنا جانا ہے۔ آپ ہر آنے والے احباب کی خدمت کا خیال رکھتے ہیں اور سب کو عزت و احترام اور حسب ضرورت اہمیت دیتے ہیں اور خاص کر کے علماء و فضلاء سے خصوصی توضیح اور انکساری سے

پیش آتے ہیں اس میں امیر غریب کی تفریق کو ہرگز خاطر میں نہیں لاتے۔ رقم المحروف نے ایک گذارش کی کہ کم از کم آپ ان علماء سے ایسی عاجزی واکساری نہ کیا کریں کہ جو آپ کے مرید ہیں تو فرمائے گے کہ یہ بات میرے اختیار میں نہیں کئی بارا جلاس آستانہ عالیہ پر بلا یا گیا، آپ فرمائے گے کہ علماء کو زحمت نہیں دینی چاہیے کیونکہ ان کا وقت بہت قیمتی ہے ہمیں خود علماء کرام کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا چاہیے۔ سنی کنوش لاہور مopicی دروازہ سنی کانفرنس مینار پاکستان لاہور اور سنی کانفرنس ملتان کیلئے خود چل کر علماء و فضلاء کے پاس گئے اور ہر طرح کامالی و جانی تعاون کیا اور آپ نے فرمایا جس میں غیرت مسلک نہیں وہ بے غیرت ہے اور ایمان ہی سب سے بڑی غیرت ہے۔

ایک مرتبہ میری سرکار اخندزادہ صاحب مبارک کی کتاب ہدایت السالکین کی وجہ سے ہمارے طریقت علامہ پیر سید شمس الدین بخاری مدظلہ سے تھوڑی تلخی سی ہو گئی جب آپ کو پتہ چلا تو مجھے فرمائے گے کہ چل ان سے معافی طلب کرو میں نے کہا کہ میاں صاحب ایسی کوئی سخت بات تو نہیں ہوئی معمولی تلخی ہوئی جو کسی مسئلہ کی وجہ سے تھی۔ میاں صاحب مبارک فرمائے گے وہ سیدزادہ ہے اور ہمارے لئے قبل صد احترام ہے۔ مجھے ساتھ لیا اور ہم مولانا سید شمس الدین بخاری کے گھر گئے اور ابھی میں بولا بھی نہیں تھا فرمائے گے اسکی طرف سے میں معافی طلب کرتا ہوں۔ خیر میں نے بھی مغدرت کی جب واپس آئے تو میں نے عرض کیا کہ میاں صاحب جب میں خود ان سے مغدرت کیلئے حاضر ہو گیا تھا آپ نے یہ کیوں کہا کہ اس کی طرف سے میں مغدرت کرتا ہوں۔ کہنے لگے مجھے خدا شہ تھا کہ شاید تو مغدرت نہ کرے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کس قدر علماء مشائخ اور سادات کرام کا احترام فرماتے ہیں۔

## حضرت میاں صاحب مبارک کی بے تکلفی

حضرت میاں صاحب مبارک کی ذاتِ بُرَأَی میں تکلف، تصنیع یا ریکارڈ نام کی کوئی چیز نہیں دنیا داروں کا احترام اس حد تک نہیں فرماتے، اس میں غلو پایا جائے اور عالم لوگوں کو بھی کبھی نظر انداز نہیں فرماتے اپنوں اور بیگانوں نہیں کوئی امتیاز نہیں فرماتے بلکہ سب کو مناسب اہمیت marfat.com

دیتے ہیں آپ کے آستانہ عالیہ پر وزریوں، مشیروں اور فقیروں سب کی آمد و رفت رہتی ہے مگر آپ ایک صاحب وقار اور ایک باعل شیخ کی حیثیت سے اپنے مقام اور وقار کو منظر رکھتے ہوئے عزت کرتے ہیں اور کبھی بھی بے جا خوشامد نہیں کی اور یہ حقیقت ہے کہ آپ جو کچھ ہیں وہی نظر آتے ہیں کبھی بھی بنادث یا تصنیع کا لبادہ نہیں اور یہ حاصلی کہ فرائض کی انجام دہی میں آپ مبارک نے کبھی کسی ادا یا جگہ یا بجا آوری میں سستی کی اور نہ ہی آپ مبارک نے کسی کوتا ہی کی صورت میں اپنے آپ کو چھانے کی کوشش کی۔ آپ کی زندگی کھلی کتاب کی طرح ہے جس کی خوبیاں اور کمزوریاں ہر معاملہ احباب کے سامنے ہے۔ اپنے مرشد گرامی کی طرح کوئی بات پوشیدہ نہیں اور حق کیلئے جان بھی حاضر ہے۔

آپ کے ظاہر و باطن میں کوئی فرق نہیں جو فرماتے ہیں وہ کرتے ہیں جو کہتے ہیں اس پر پہلے اپنا عمل ہوتا ہے۔ جو کہتے ہیں دونوں کہتے ہیں اس میں کبھی مصلحت کو آڑنے نہیں آنے دیا آپ مبارک کو منافقت سے سخت نفرت ہے اور لوگوں کے مناقاہ و رویہ پر سخت افسوس کرتے ہیں۔ اگرچہ علماء و مشائخ کا بے حد احترام کرتے ہیں مگر عمل کے بارے میں واضح تقریر فرماتے ہیں، بے عمل کی بے عملی کو کبھی بھی معاف نہیں فرماتے، داڑھی کو نانے والوں، عمائدہ ترک کرنے والوں کو خوب رد کرتے ہیں۔ شرم نہیں آتی مگر اے مسلمان تجھے کیا ہو گیا ہے تو اپنے نبی ﷺ کی سنت کو اپناتے ہوئے شرما تا ہے۔ آپ جو کہنا چاہئے ہوں وہ کہہ دیتے ہیں کبھی بھی کسی سے شرماتے دیکھانہ ڈرتے۔

## حضرت میاں صاحب مبارک کا حسن سلوک

حضرت میاں صاحب مبارک اپنے آستانہ عالیہ اور مدرسہ محمد یہ سفیہ اور جامع مسجد گلزار مدنیہ کے خادمین اور ملازمین کے ساتھ حسن سلوک اور انتہائی ہمدردی سے پیش آتے ہیں نے سالکین کی تعلیم و تربیت میں آداب کو لمحظ خاطر رکھ کر خصوصی شفقت فرماتے ہیں اگر کسی طالب یا سالک سے غلطی کا ارتکاب ہو جائے تو بھی حسن کار کر دگی سے اس مسئلہ کو حل فرماتے ہیں اور اکثر اوقات زبانی تلقین و نصیحت پر انحصار فرماتے ہیں ہر صورت میں اصلاح کی کوشش

فرماتے ہیں مدرسہ کے درمیں خاص کر کے ان بختنی اور فرض شناس اساتذہ کی ضروریات کا خود خیال فرماتے ہیں۔ آپ نے جب خود ملازمت کی انتہائی بخت اور لگن سے کام کیا اور جس روز رخصت کی اس دن کی تنخواہ خود کٹوائی۔ دوسروں کی طرف سے سستی، کامیابی اور کام چوری کو ہرگز پسند نہیں کیا۔

اپنے احباب جو ملازم ہیں سب کے ساتھ آپ کارویہ انتہائی شفیقانہ ہے اپنے خادمین کی تمام ضروریات کا ذاتی طور پر خیال فرماتے، آپکی تمام احباب کے ساتھ شفقت و محبت دیکھ کر رشک آتا ہے۔

کسی بھی کام کی کامیابی کا انحصار ادارہ یا آستانہ کے سجادہ نشین کے اخلاص و عمل اور اس کے مقاصد کے ساتھ غیر متزلزل لگاؤ پر ہوتا ہے۔ سرکار میاں صاحب مبارک کی شب و روز بخت و کوشش اور سالکین کا جم غیر اس بات کی دلیل ہے کہ اس آستانہ کے سجادہ نشین از حد بختنی، پر خلوص اور تندیہ کے ساتھ عظیم الشان مشن کیلئے منہج ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اس آستانہ عالیہ کی پہلی اینٹ سے لیکر اب تک کم عرصہ میں مدرسہ مسجد تعمیر کی بلکہ وہ جگہ جس پر یہ سب پچھے تیار کیا گیا وہ جگہ بھی حاصل کی اس سلسلہ میں سرکار میاں صاحب مبارک کو پہلے سے کوئی چیز بھی تیار نہیں اس کے علاوہ کئی دوسرے آستانے مسجدیں، مدرسے اور ذیلی اداروں کا مرکز بھی یہی آستانہ ہے اور اب بھی سرکار میاں صاحب مبارک نے اپنے آپ کوشب و روز اس مبارک مشن کیلئے اور اس کی مزید ترقی اور کامیابی کیلئے وقف کر رکھا ہے۔ آپ نے کبھی بھی اپنی ذات اور اپنے خاندان کی اس حد تک پر واد نہیں کی کہ ان کو اپنے دینی معاملات پر ترجیح دیں آپ کی قربانیوں کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ جس کو احاطہ تحریر میں لانا بہت مشکل ہے کیونکہ اس اخلاص، قربانیوں اور ایثار کے واقعات کو خود میاں صاحب مبارک ہی جانتے ہیں کہ انہوں نے اس راہ میں کتنی کمپن بصیرتیں برداشت کی ہیں۔

## ہدایت السالکین کی اشاعت اور اس پر پیدا ہونے والے اختلافات اور اس میں حضرت میاں صاحب مبارک کا مرکزی کردار اور کوششیں

آپ آستانہ عالیہ محمد یہ سفیہ اور جامع مسجد انوار مدینہ دارالعلوم حنفیہ سفیہ کی انتظامی مصروفیات کے علاوہ ذکر و فکر کی مخالف کے ساتھ ساتھ مختلف پروگراموں میں شمولیت کرتے ہیں اور ہر پندرہ دن کے بعد آستانہ عالیہ بازار شریف کی حاضری کیلئے بھی جاتے ہیں اور مذکورہ اختلاف کے دوران کم از کم ہر ہفتہ کہ ہم سب احباب کی بازار شریف میں طلبی ہوتی تھی۔ اخبارات میں من گھڑت خبریں اس کثرت سے چھپنے لگیں، علماء کرام اور مشائخ کے اندر راغوئر پیچر کی تقسیم بہت زیادہ ہو گئی اس کی تفصیل عزیزم حافظ عرفان اللہ عابدی سفی کے مضمون ہدایت السالکین تاریخ کے جھروکوں سے علمی مجلہ الطریقة والا رشاد شمارہ نمبر 2 جلد نمبر 1 ص 14 اشاعت ربیع الاول بمطابق جون 2001 میں موجود ہے اور اس دوران جس قدر مخالفت اور مخالفت میں کتابوں اور رسالوں کی اشاعت ہوئی اس مضمون میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔ یہاں اجمالاً ذکر مناسب جانتا ہوں مخالفت کا بازار گرم ہو گیا مخالفین نے مخالفت میں دن رات ایک کر دیا ہے بڑے بڑے محبت کرنے والے اور مرشد گرامی کے عاشق صادق بھی پریشان ہو گئے وفاتی حکومت اور صوبائی حکومت سرحد اور پنجاب بھی ان حالات سے پریشان ہو گئی مخالفین نے بازاروں اور مارکیٹوں میں کتابیں مفت تقسیم کرنا شروع کر دیں۔ بڑے بڑے اشتہار جن کا عنوان گالی تھی پشاور سے علیحدہ انتظام ہوتا چند ہی رسائل بھی بر مر پیکار تھے اور ان رسائل میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سفیہ حضرت اخدرزادہ مبارک کی ذات گرامی پر بے جا اعتراضات ہوتے۔ ان رسائل میں جو رسائل پیش چیل رہے ان میں القول السدید لا ہور، ماہنامہ رضا مصطفیٰ گوجرانوالہ وغیرہ شامل تھے۔ اخبار میں روزنامہ خبریں شہر وہ زمانہ اشتہار پھیلائے تھے۔ اسکے علاوہ چند مولوی جنہیں مخالفین نے

خرپیدا ہوا تھا وہ بھی اسی شہر میں لگے ہوئے تھے اس دوران حضرت میاں صاحب مبارک اور راقم المعرف نے پورے پاکستان کا دورہ کیا علماء و مشائخ کو حقیقت حال سے باخبر کیا اور روز نامہ خبریں کے ایڈٹر خیاء شاہد کو پشاور ساتھ لے جا کر سرکار مرشدی غوث عالم پیر ان پر سیدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کی زیارت کرواتی اور انہوں نے کیا جس کو روز نامہ اپنی رنگین اشاعت کے ساتھ عوام میں شائع کیا راقم اور میاں صاحب مبارک ایک ماہ تک مختلف جگہوں پر پھرتے رہے اور عوام کو حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کے متعلق بتایا کہ اصلی مسائل جن کی وجہ سے اختلاف پیدا ہوئے اس رسوائے زمان مولوی پیر محمد چشتی ہے جو قرآن کی آیات کا بیکرا اور بے دین شخص ہے۔

سرکار اخندزادہ سیف الرحمن مبارک جو خود بڑے مجاہد ہیں اور روس کے خلاف جہاد کرتے رہے ہیں لاکھوں کی تعداد میں آپ کے مرید شامل جہاد تھے اور بے دین کو روس کی طرف مال ملا ہوا تھا وہ سرکار اخندزادہ صاحب مبارک کی توجہ کو جہاد سے بنا کر دوسری انبواثوں کی طرف لے جانا چاہتا تھا۔ اس اختلاف کے ابتدائی حالات ہدایت اللئین کے مقدمہ میں درج ہیں اور سرکار اخندزادہ مبارک کے خطوط میں درج ہے گریہ صرف میاں صاحب مبارک کی خدمت کے حوالے ہے اجمالاً ذکر ہے۔ میاں صاحب مبارک نے رات دن ایک کر کے اپنے مرشد گرامی کا تحفظ کیا اسی دوران ایک واقعہ جو مجھے یاد ہے جب پشاور سے ہم لوگ فیصل آباد اور فیصل آباد سے گجرات اور پھر گجرات سے دوبارہ گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہوئے پھر گوجرانوالہ سے سرگودہا گئے۔ سرگودہا سے خانقاہ ڈولراں آئے میاں صاحب مبارک بیٹھے تھے اور آنکھوں سے دیکھ رہے تھے مگر میری بات کا جواب نہیں دے رہے تھے میں نے انکو اچھی طرح ہلایا جب ہوش آیا تو کہنے لگے دن رات سفر اور علماء سے انگلوکی وجہ سے میری آنکھیں جاگ رہی ہیں اور دماغ سو گیا ہے۔ یقیناً یہ سب کوشش اور محنت مرشد گرامی کی محبت کی وجہ سے تھیں پھر میاں صاحب مبارک کی مسلک اہلسنت کے حوالے سے بہت خدمات میں سے کافرنس ایک، سی کونشن موبی دروازہ، لاہور سے کافرنس مینار پاکستان، سی

کافرنس ملتان میں سرکار میاں صاحب مبارک کا کردار قائدین جماعت اہلسنت سے بھی کوچھ حصہ زیادہ ہے۔ اسکیں مالی خدمت کے علاوہ جگہ جگہ دورے کیے گئے، بیز زیارت کروائے دور دوستک لگوائے گئے، اشتہارات کی خود اشاعت کرو اکر لاکھوں کی تعداد میں دیگر مقامات اور شہروں میں پھیلوائے گئے، دور دراز علاقوں سے سامعین کیلئے کافرنسوں میں شامل ہونے کیلئے بسوں ویکنوس کا انتظام کیا لاکھوں افراد کیلئے لٹکر کا انتظام کیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ موچی دروازہ کنوش میں ان دنوں رینا ہر منٹ پر جو کچھ نیکنیزی سے ملاس رقم کا اکثر حصہ لٹکر پر خرچ کر دیا علماء مشائخ تو بہت ہیں ان میں سے ہر ایک انفرادی شان کا مالک ہے مگر میں نے مسلک کا درود دوسرے لوگوں سے زیادہ میاں صاحب مبارک میں دیکھا ہے۔ مسلک کا درود اخلاص محبت جوان کی ذات میں پایا جاتا ہے اس کی مثال موجودہ زمانے میں بہت کم ملتی ہے جس کا اعتراف اکثر احباب کو ہے۔

## حصول علم ظاہر

جب حضرت مرشدی سرکار اخندزادہ مبارک سے میاں صاحب مبارک نے ذکر و بیعت کی سعادت حاصل کی تو سرکار مبارک نے علم ظاہر کے حصول کا حکم فرمایا تو درس نظامی کی فارسی و عربی کی ابتدائی کتب شروع کیں بعد میں کچھ فقہ، حدیث کی ابتدائی کتب سے بھی استفادہ کیا پھر فدق کی کتب کی تجھیل کے بعد تفسیر مظہری پڑھ رہے ہیں۔ میاں صاحب مبارک کے اساتذہ جن سے آپ نے علم ظاہر حاصل کیا۔

1-حضرت میاں مراد صاحب (حضرت میاں صاحب مبارک کے دادا کے چھوٹے بھائی ہیں)

2-مولانا قاری اللہ یار محمدی سیفی صاحب

3-استاد العالماء حضرت مولانا محمد ابراہیم سیفی (آپ افغانستان کے ذریعہ زادہ کوہاڑے)

4-مولانا قاری محمد شیر سیفی صاحب (میانوالی وال پنجاب)

## ذکر و بیعت و خلافت

حضرت میاں صاحب مبارک نے 1983ء میں سرکار اخندزادہ مبارک سے ذکر و بیعت حاصل کیا۔ رقم المدحوف کو اچھی طرح وہ زمانہ یاد ہے کہ میرے عم الحاج عبد الغفور کے ساتھ میاں صاحب مبارک آستانہ عالیہ نقشبندیہ، مجددیہ، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ منہ میں باز امیں حاضر ہوا کرتے تھے اگرچہ میاں صاحب مبارک اور پچھا جان پیر بھائی تھے مگر زیادہ تر تربیت میں پچاہی کا ہاتھ ہے اور ابھی بھی کئی باتیں جب سنتا ہوں اور میاں صاحب مبارک انفلتو کرتے ہیں تو کافی چیزیں اسی انداز کی پائی جاتی ہیں اس پرانے زمانے کی بات ہے کہ مجھے ناچیز کامیاب صاحب مبارک ہذا احترام فرماتے تھے اور اس احترام کی وجہ یہ ہے کہ مجھے آپ کے گھر سے فیض ملا ہے اس سے مراد پچھا عبد الغفور تھے کیونکہ میاں صاحب مبارک نے سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک تک رسائی انہی کی وجہ سے حاصل کی اور چاروں طریقوں کے اس باقی کی تربیت بھی انہی سے حاصل کی بعد میں حاجی عبد الغفور اور صاحب مبارک کے تعلقات خراب ہو گئے تو حاجی صاحب سے بھی وہ تعلق ترہا جب مرشد سے ہی وہ مخلص نہ رہے تو میاں صاحب مبارک کا بھی ان سے مخلص رہنا مشکل ہو گیا یہاں پر اس بات کا ذکر اس وجہ سے کیا جب پچھے معاملات میں صاحب مبارک نے حاجی عبد الغفور کو تجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے صاحب مبارک کی بات پر عمل نہ کیا تو صاحب مبارک نے انکو آستانہ پر آنے سے منع فرمادیا اور ساتھ ہی تمام مریدوں کو میاں صاحب مبارک کے حوالے فرمادیا کیونکہ صاحب مبارک جب کسی کو بیعت فرماتے تو تربیت کیلئے حاجی عبد الغفور کے آستانہ پر حکم فرماتے۔ اب جب ان کو حکم کیا تو ساتھ ہی میاں صاحب مبارک کا اعلان فرمادیا اس پر حاجی صاحب مبارک کو کہا کہ میاں صاحب تو عالم دین نہیں۔ آپ نے ایسے شخص کو قطب کے منصب پر سرفراز کر دیا، میاں صاحب بجادہ اور عوامی آدمی ہیں اور اس ارشاد کے کام کس طرح کر لیں گے۔ خود میاں صاحب مبارک بھی اس وقت پریشان تھے کہ میں یہ ذمہ داری کس طرح پورا۔

کر سکوں گا مگر مرشد گرامی کے کمالات پر قربان جاؤں انہوں نے ارشاد فرمایا کہ عبد الغفور جب میں نے تمہیں اجازت ارشاد دی تھی تو تو اس قابل تھا اگر تم اس ارشاد کے کام کو میری دعا اور توجہ سے اس قدر کر سکتے ہو تو اب میں ہی میاں محمد سعفی کو مقرر کرتا ہوں اور ساتھ ہی حکم صادر کر دیا اور دوبارہ حاضری کا ارشاد بھی فرمایا جب میاں صاحب دوسرا بار آئے تو باقاعدہ حکم صادر ہو گیا اور اس دن سے لے کر آج تک میاں صاحب مبارک ارشاد کا کام کر رہے ہیں اور مبارک کی نظر کرم کی برکت سے اس زمانہ کے علماء و دیگر مشائخ جو شریعت و طریقت کا کام نہیں کر سکے، جس طرح میاں صاحب مبارک نے کام کیا اور کر رہے ہیں ان کی توجہ اور ذکر و بیعت کی برکت سے جو ہدایت نصیب ہو رہی ہے میاں صاحب کے مریدوں میں دس ہزار ایسے افراد ہیں جن کی تربیت کر کے وہ آپ مبارک مرشد کی خدمت القدس میں لے گئے اور مرشد گرامی نے انکو خلافت سے سرفراز کیا اور ان میں پچاس کے قریب خلیفہ مطلق ہوئے، الحمد للہ۔

میاں صاحب مبارک کو علوم باطنیہ میں اس توجہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک بلند مقام عطا فرمادیا ہے۔

اس کے بعد جو تربیت کی باقی کی تھی وہ سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک نے پوری فرمادی اور باقی تربیت بھی ساتھ ساتھ فرماتے رہتے ہیں سرکار اخندزادہ مبارک کا تربیت کا انداز باقی مشائخ کرام سے بہت مختلف ہے آپ ہر صحت اور ہر حفظ میں کسی نہ کسی بات پر اصلاح ضرور فرماتے ہیں اور میاں صاحب مبارک کا اپنے مرشد گرامی سے رابطہ بہت زیادہ ہے پہلے تو میاں صاحب مبارک کی خلافت مقید تھی مگر ہماری سب پیر بھائیوں کی دعوت پر مرشد گرامی پنجاب تشریف لائے تو راقم المخدوف نے ایک خواب دیکھا اس خواب کی وجہ سے اس وقت سرکار اخندزادہ کا قیام ہمارے پیر بھائی امجد یوسف چیمہ کے گھر سردار باؤس نزد من آباد موز ایا ہو رہا تو ہم چار پیر بھائیوں کو حکم فرمایا کہ تم ہمارے دورہ مکمل ہونے پر پشاور آستانہ عالیہ پر حاضری دو تو میں تم چاروں پیر بھائیوں کو خلافت مطلق سے سرفراز کروں گا تو

بہم مورخ کو جب آستانہ عالیہ بازا حاضر ہوئے تو ساتھ کرم کی بارش بھی ہوئی۔ ساتھ میاں صاحب مبارک کے ارشاد خط کی زیر نظر فونو کاپی بھی لگادی گئی ہے کیونکہ آپ مبارک نے تحریر میں مطلق اجازت نام تحریر فرمایا تھا۔

نوث:- یہاں پر مرشد گرامی کے ارشادات تحریر اراثم کے پاس موجود ہیں اس تحریر میں صرف اجمالاً ذکر کیا ہے۔

## کمالاتِ باطنی

راہِ سلوک میں آپ کے کمال اور ارفع و اعلیٰ مقام کا اندازہ آپ کے مرشد کے اجازت نام اور مکتوپات اور ارشادات سے لگایا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت میاں صاحب مبارک کے سالکین کے کشف اور کمالات بھی ان کے اعلیٰ کمالات پر دالت کرتے ہیں کیونکہ جب اعلیٰ تربیت ہو گئی تو اعلیٰ کمالات حاصل ہو گئے اور ملک پاکستان کے اعلیٰ افراد کے تاثرات بھی ان کمالات کے لئے گواہ ہیں اس قدر علماء و مشائخ کی رائے یہ علماء و مشائخ ان مریدوں میں شامل نہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میاں صاحب مبارک کی عمر صحت اور علم و کمالات میں اور برکت نازل فرمائے (آمين) صلی اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ جمعین

## حضرت میاں صاحب مبارک کی اولاد

حضرت میاں صاحب مبارک نے دو شادیاں کیں پہلی بیوی سے ایک بیٹا اور دو صاحزادیاں ہیں۔ بیٹے کا اسم گرامی محمد آصف ہے جس کی شادی حال ہی میں میاں صاحب مبارک کی بہشیرہ کی بیٹی سے ہوئی۔ بڑی بیٹی کی شادی میاں صاحب مبارک کی خالہ کے بیٹے جناب صوفی سیف اللہ محمدی سیفی سے ہوئی اور دوسری چھوٹی بیٹی کی شادی پیر طریقت سید انصاف شاہ محمدی سیفی سے ہوئی۔ حضرت میاں صاحب مبارک کی دوسری شادی سے ابھی تک ایک بیٹی اور ایک بیٹا پیدا ہوئے ہیں۔

## حضرت میاں محمد سیفی اور عشق رسول ﷺ

نبوت و رسالت ﷺ کے عقیدے کا لازمی تجوہ حضور ﷺ سے والہانہ محبت اور عشق اور آپ کی اطاعت و کامل پیروی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اپنے جبیب ﷺ جسی ہیز وی چاہتا ہے وہ اسی وقت ممکن ہے جب آدمی کا دل حضور ﷺ کے عشق و محبت سے سرشار ہو۔ اگر کوئی شخص آپ کو نبی مانتا ہے مگر دل سے حضور ﷺ کی نایت درجہ محبت سے محروم ہے تو اس کا ایمان ہی مشکوک و مشتبہ ہے کیونکہ کامل و مکمل محبت کے بغیر اطاعت و فرمانبرداری کی منزلیں طائفیں ہو سکتیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ کسی کا ایمان اس وقت تک کامل و مکمل نہیں جب تک وہ مجھے اپنے اور اپنی اولاد اور اپنے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھتا ہو یہی وجہ ہے کہ مسلمان علماء و فضلا اور شراء نے اپنے اپنے رنگ میں حضور ﷺ سے اپنے والہانہ عشق کا اظہار کیا ہے۔

حضور ﷺ سے عشق کے بہت سے مظاہرے ہیں مثلاً ذکر حضور ﷺ کرنا، سیرت پاک پڑھنا، حدیث رسول ﷺ پڑھنا پڑھنا، نعت سننا سننا، میلاد النبی ﷺ شریعت مطہرہ کے مطابق منانا وغیرہ آج کل لوگوں نے ان میں اپنی پسند کی چیز اختیار کر لی کسی نے تو صرف نظر لگانے کو عشق رسول مجھے لیا ہے یعنی اطاعت رسول ﷺ سے صرف نظر کرتی ہے یہ بڑی بدقسمتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ بالا سب امور عشق رسول ﷺ اور محبت رسول کے مظاہرے ہیں۔ حقیقت میں اصل عشق رسول ﷺ یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی کو اسہ ر رسول ﷺ کے تابع بنالے کسی معاملے میں اپنی رائے کو باقی نہ رکھے اس کے پیش نظر ہر وقت یہ بات ہو کہ حضور ﷺ کا عمل کیا تھا اور حکم کیا تھا بعض زبان سے عشق کے دعوے کرنا اور عمل سے اس کی نفی کرنا کسی صورت میں حضور سرور عالم ﷺ کا عشق نہیں کہلا سکتا۔

زبدۃ العلماء شیخ الشافعی حضرت میاں محمد سیفی مبارک اسلامی معاشرت کے معاملات اور شریعت مبارک میں استقامت دین کے چھوٹے چھوٹے امور میں ذرہ برا بر غلط اختیار نہیں فرماتے ان کا مقصد ہی دین ہے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اتباع شریعت مدنظر رکھتے

ہیں۔ خلاف شریعت کام کے بارے میں کبھی زمی کا تصور ہی نہیں۔  
سرکار مجدد ملت اخندرزادہ سیف الرحمن مبارک کی تربیت ہی ایسی ہے کہ حضور ﷺ کی شریعت  
اور احکام دین تقویٰ و طہارت میں زمی برداشت نہیں اصل میں اتباع شریعت ہی عشق  
رسول ﷺ کی بنیاد ہے اگر اتباع نہیں تو عشق نہیں۔

## شیخ العلماء حضرت میاں محمد حنفی سیفی اور شیخ سے محبت

پیر طریقت شیخ الشائخ حضرت میاں محمد سیفی مبارک کو اپنے شیخ محمد سلطان ۱۱اولیاء بدر کامل  
ہش العارفین سراج السالکین سرفراز مقام قیومیت و صدقیقت و عبیدیت و امامت والجان  
حضور محبوب سبحان سیدنا و مرشد اخندرزادہ سیف الرحمن مبارک المعروف پیر ارجمند و خراسانی  
سے ہے انتہا محبت ہے اور طالبین را و سلوک و معرفت و احسان کیلئے شیخ کی محبت اشد ضروری  
اور لازمی چیز ہے اور قدم قدم پر محبت شیخ اس کی معادن اور مددگار ثابت ہوتی ہے۔  
و شیخ سے عشق کی وجہ سے یکسوئی میر آتی ہے اور انسان معرفت و سلوک کی طرف جذبہ اور لگن  
کے ساتھ رہن کرتا ہے۔ عقیدت کے ساتھ جب محبت کی آمیزش ہو جائے تو پھر منزل تک  
رسائی بڑی ہلکی ہوتی ہے۔ حضرت میاں محمد سیفی کے اس محبت میں جذبے کے ساتھ خرد کا پہلو  
بھی ہے اپنے شیخ المکرم سے انتہائی محبت ہے مگر عشق و محبت کے ساتھ ساتھ بہوش و عزم اور  
احیاط کو ہاتھ سے کبھی نہیں جانے دیا اور جب کبھی قربانی کی ضرورت پیش آتی تو ہر قسم کی مالی  
بدنی قربانی سے دریغ نہیں کیا جو چیز اللہ تعالیٰ نے مرشد کے دلیل سے عطا فرمائی۔ اگر وہ چیز  
سرکار مرشدی اخندرزادہ مبارک کے پاس نہیں تو فوراً اس کو دربار عالیہ پر جا کر پیش کر دیا اور  
فوراً اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام بھی حاصل کیا مثلاً سرکار اخندرزادہ مبارک کی لاہور آمد پر  
گاڑی پیش کی تو چند دنوں میں پچارواں کے بدالے میں مل گئی اور لاہور مولا نامند و مزادہ شیخ  
الحدیث محمد حمید اللہ جان کو مدظلہ الگانی کو جیپ پیش کی تو اس کا بھی نعم البدل مل گیا۔ یہ دون  
ملک سے ایک دوست نے ایک قیمتی گھڑی کو مرشد گرامی کی گھڑی سے قیمتی دیکھا تو فوراً اس کو  
تمموں پر چھاوار کر دیا۔ حضرت میاں محمد سیفی کی اپنے مرشد خانہ کے حوالے سے اس قدر

خدمات میں جس کو شمار کرنا اور تحریر میں اتنا مشکل ہے۔  
اللہ تعالیٰ انکو اپنے مرشد کی محبت میں اور مضبوط فرمائے۔ اُنکے اس بلند مقام کی وجہ سے  
محبت اور استقامت ہے اور جو بھی اس راہ پر گامزن ہو اس کو مقام عالیٰ نصیب ہوا۔

## حضرت میاں محمد سعفی کی سادات اور بزرگوں کی اولاد سے محبت

حضرت میاں محمد سعفی کی سادات اور بزرگوں کی اولاد اور خود بزرگان دین سے پیار اور محبت فرماتے ہیں۔ اُنکے آبا اور اجداد کے پیغمبر خانہ یا علاقہ کے مشائخ اور اولاد سے کوئی جب بھی آستان عالیہ محمد یہ سعفی پر آئے تو بہت زیادہ عزت و احترام سے نواز نے کے بعد جب وہ صاحبزادے یا علماء یا مشائخ واپس جائیں تو جو بھی ممکن ہو سکے جاتے وقت ہر یہ جات پیش کئے بغیر نہیں جانے دیتے۔ ہم پیر بھائی خصوص اقسام المکروف (محمد عابد سین) اُنکے آستان پر گیا تو ہر یہ کے بغیر نہیں آئے دیا اور آتے وقت اپنے ڈرانیور کو ساتھ بھیجا جو راقم کو بیٹھ گھر تک چھوڑ گیا۔ اگر چہ آپ ہر پیر و فقیر اور سادات کا احترام کرتے ہیں مگر ساتھ ساتھ شریعت اور محبت محمد مصطفیٰ ﷺ کا درس بھی جاری رکھتے ہیں کبھی کبھی وہ پیر و فقیر اور علماء و مشائخ جو صرف نام کے ہیں انکو بعض دفعہ حضرت میاں صاحب مبارک کی باتیں اچھی نہیں لگتی کیونکہ میاں صاحب مبارک نے کسی کی محبت کو مصطفیٰ ﷺ کے عشق و محبت کے اوپر کسی غیر کی محبت کو غالب نہیں ہونے دیا اور نہ کسی دنیادار کے حکم کو حضور ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر غالب ہونے دیا ہے۔ ہمیشہ حکم شریعت کو ترجیح دی ہے اور آنے والے صاحبزادوں اور عام پیر و فقیر کو خوب تبلیغ سے نوازتے ہیں۔ محبت اور عزت اپنی جگہ مگر احکام شریعت اپنی جگہ جب بھی کوئی اپنے پروگرام میں بلاعے تو احکام و نصیحت کا درس ضرور کرتے ہیں جا ہے کوئی پسند کرے یا نہ کرے اکثر اوقات فرماتے ہیں کہ انسان سے محبت ضروری ہے۔ تم انسان سے نفرت نہ کرو بلکہ برائی سے اور برے افعال سے نفرت کرو۔

زندگی کچھ بھی نہیں تیری محبت کے بغیر

اور بے روح محبت سے اطاعت کے بغیر

پیر طریقت الحاج میاں محمد سعیدی دامت برکاتہم عالیہ

## کے روزمرہ کے معمولات

حضرت میاں صاحب مبارک کے معمولات درج کرنے سے پہلے مرشدنا حضرت اخدرزادہ سیف الرحمن مبارک دامت برکاتہم عالیہ کامیاں صاحب کے متعلق ایک ارشاد تحریر کرنا ضروری ہے جو حضرت میاں صاحب مبارک کی اپنے مرشد کامل سے پختہ ارادوت اور اچھی پیروی پر دلالت کرتا ہے اور ایک اعزاز ہے۔

حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک دامت برکاتہم عالیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”میاں صاحب میرے قدم پر قدم رکھ کر چلتے ہیں۔“ حضرت میاں صاحب مبارک مصروف ترین دن گزارتے ہیں۔ رات کے پچھلے پہر نماز تجدیلیے بیدار ہوتے ہیں اور تجدید کے نوافل ادا فرماتے ہیں اور اکثر تلاوت قرآن مجید فرماتے ہیں۔ صبح صادق ہوتے ہی نماز فجر کی سنتیں ادا کرتے ہیں اور نماز فجر مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نماز فجر کے بعد قاری صاحب سے سورۃ یسین شریف کی تلاوت سنتے ہیں، اسکے بعد حلقة ذکر ہوتا ہے اور سالکین روحانیت کے اس سعیر بیکار سے جو کہ قبلہ میاں صاحب مبارک کی چشم ان کرم سے موجزن ہے اپنی کھیتیاں سیراب کرتے ہیں۔ پھر آپ نماز اشراف ادا فرماتے ہیں اور اکثر اپنی زمینوں پر سیر کیلئے تشریف لے جاتے ہیں۔ وہ اپنی پرآپ ناشتہ کرتے ہیں اور آستانہ کے روزمرہ کے معاملات اور انتظامی امور کے متعلق خادمین سے گفتگو فرماتے ہیں اور مہمانوں سے بھی ملاقات فرماتے ہیں گیارہ بجے کے بعد آپ آرام کیلئے گھر تشریف لے جاتے ہیں اور کچھ دیر آرام فرماتے ہیں اسکے بعد کھانا تناول فرماتے ہیں اور نماز ظہر مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں پھر سورۃ قیمتی کے آخری رکوع کی تلاوت ہوتی ہے جسکی آپ ساعت فرماتے ہیں۔ نماز ظہر کے بعد پھر محفل ذکر ہوتی ہے اسکے بعد آپ ایسے مخصوص کرے میں یا گھر

شریف لے جاتے ہیں اور نماز عصر باجماعت مسجد میں اور کرتے ہیں پھر ختم خواجگان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بے حد شناع اور حضور سرور کائنات ﷺ پر لاکھوں درود کے بعد واضح ہو کہ ختم خواجگان، خزینہ الاسرار کے آخر میں آیا ہے۔ اس کے بہت فوائد ہیں۔ ختم شریف ارواح طیبات کے ایصال ثواب، فیضان و فتوحات کے حصول اور دفع بلیات و رفع حاجات کے لئے پڑھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کے دیگر بے شمار فوائد ہیں۔ اس کے پڑھنے کی ترکیب تحریر کی جاتی ہے۔

## ختم خواجگان یہ ہے

- ۱۔ سورۃ فاتحہ شریف سات (۷) مرتبہ
- ۲۔ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اُتُوبُ إِلَيْهِ سو (۱۰۰) مرتبہ
- ۳۔ درود شریف اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْهُ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ سو (۱۰۰) مرتبہ
- ۴۔ سورۃ المشرح آناسی (۷۹) مرتبہ
- ۵۔ سورۃ اخلاص ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ
- ۶۔ سورۃ فاتحہ شریف سات (۷) مرتبہ
- ۷۔ درود شریف ..... مذکورہ بالا سو (۱۰۰) مرتبہ

## ختم حضرت ابو بکر صدیق رضی الله عنہ

- ۱۔ درود شریف ..... مذکورہ بالا سو (۱۰۰) مرتبہ
- ۲۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ..... پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ
- ۳۔ درود شریف ..... مذکورہ بالا سو (۱۰۰) مرتبہ

**ختم خلفائه ثلاثة يعني حضرت عمر فاروق ،حضرت عثمان  
غنى ،حضرت على كرم الله وجه رضى الله تعالى عنهم**

١- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

٢- سبحان الله و الحمد لله ولا اله الا الله و الله اكبر ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبة

٣- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

**ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمة الله عليه**

١- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

٢- ولا حول ولا قوة الا بالله ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبة

٣- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

**ختم حضرت خواجه معصوم اول قدس الله سوه العزيز**

١- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

٢- لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبة

٣- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

**ختم حضرت شاه نقشبند قدس الله سوه العزيز**

١- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

٢- اللهم يا خفى الطف ادر کنا بلطفک الخفى ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبة

٣- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

**ختم حضرت مولانا محمد هاشم سمنگانی قدس الله سوئه**

**العزيز**

١- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

٢- اللهم يا اخفى اللطف ادر کنا بلطفک الاخفى ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبة

٣- درود شريف ..... مذکوره بالا ..... سو (١٠٠) مرتبة

## ختم حضرت مرشدنا اخندر زاده سيف الرحمن صاحب

### اطال الله حياته

- ١- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سو (١٠٠) مرتبہ
- ٢- سورۃ القریش ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبہ
- ٣- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سو (١٠٠) مرتبہ

## ختم حضرت میان محمد صاحب مبارک اطال الله حياته

- ١- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سو (١٠٠) مرتبہ
- ٢- اللهم اغفر لى امت محمد صلی الله علیہ واله وسلم ورحمة علی امت محمد  
صلی الله علیہ واله وسلم وتجاوز عن جميع سیعات امت محمد صلی الله علیہ  
واله وسلم ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبہ
- ٣- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سو (١٠٠) مرتبہ

## ختم حضرت اویس قرنی رحمة الله عليه

- ١- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سات (٧) مرتبہ
- ٢- حسینا الله و نعم الوکيل نعم المولی و نعم الصیر ..... سو (١٠٠) مرتبہ
- ٣- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سات (٧) مرتبہ

## ختم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمة الله عليه

- ١- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سو (١٠٠) مرتبہ
- ٢- ولا حول ولا قوة الا بالله ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبہ
- ٣- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سو (١٠٠) مرتبہ

## ختم حضرت خضر علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام

- ١- درود شریف ..... مذکورہ بالا ..... سات (٧) مرتبہ
- ٢- و اوفوض امری الى الله ان الله بصير بالعباد ..... پانچ سو (٥٠٠) مرتبہ

- ٣- ورو شريف ..... ذكره بالا ..... مراتب سات (٧) مراتب
- ٤- اللهم يا احل المشكلات ..... مراتب (١٠٠)
- ٥- اللهم يا كافى المهام ..... مراتب (١٠٠)
- ٦- اللهم يا دافع ال بليات ..... مراتب (١٠٠)
- ٧- اللهم يا شافي الامراض ..... مراتب (١٠٠)
- ٨- اللهم يا رافع الدرجات ..... مراتب (١٠٠)
- ٩- اللهم يا مجيب الدعوات ..... مراتب (١٠٠)
- ١٠- اللهم يا هادى المضلين ..... مراتب (١٠٠)
- ١١- اللهم يا امان الخائفين ..... مراتب (١٠٠)
- ١٢- اللهم يا دليل المستجيرين ..... مراتب (١٠٠)
- ١٣- اللهم يا راحم العاصيin ..... مراتب (١٠٠)
- ١٤- اللهم يا اجار المستجيرين ..... مراتب (١٠٠)
- ١٥- اللهم يا ميسر كل عسير ..... مراتب (١٠٠)
- ١٦- اللهم يا منجى الغرقى ..... مراتب (١٠٠)
- ١٧- اللهم يا منقذ ال هلكى ..... مراتب (١٠٠)
- ١٨- اللهم يا مسبب الاساب ..... مراتب (١٠٠)
- ١٩- اللهم يا مفتح الابواب ..... مراتب (١٠٠)
- ٢٠- اللهم يا خير الناصرين ..... مراتب (١٠٠)
- ٢١- اللهم يا خير الر ازقين ..... مراتب (١٠٠)
- ٢٢- اللهم يا خير الفاتحين ..... مراتب (١٠٠)
- ٢٣- اللهم يا ارحم الرحمين ..... مراتب (١٠٠)
- ٢٤- اللهم يا اكرم الاكرمين ..... مراتب (١٠٠)

٢٣- اللهم يا غياث المستغيثين ..... سو (١٠٠) مرتبة  
 اغثنا بفضلك و كرمك يا اكرم الاكرمين و يا ارحم الرحامين  
 و صلى الله تعالى على خير خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعين  
 برحمتك يا ارحم الرحامين (ايك مرتبة)



## دعا بعد ختم خواجگان

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خير خلقه محمد و آله و  
 اصحابه اجمعين

اللهم انس و حثتنا في قبورنا. اللهم ارحمنا بالقرآن العظيم  
 وجعله لنا اماما و نورا و هدا و رحمة. اللهم ذكرنا منه ما نسينا و علمنا منه  
 ما جهلنا و رزقنا تلاوته انا و اليل و اناه النهار و جعله لنا حجة يا رب  
 العالمين. اللهم اجعل القرآن ربیع قلوبنا و نور ابصارنا و جلاء حزننا و  
 ذهاب همنا اللهم بلغ و اوصل ثواب هذا الختم الى روح حضرت سیدنا  
 رسول اکرم صلی الله علیہ وآلہ وسلم و الى ارواح جميع الانبياء  
 والمرسلین عليهم الصلوات والتسليمات و الى ارواح جميع الصحابة  
 والتتابعين وتابعين رضوان الله تعالى عليهم اجمعین و اليه ارواح  
 جميع المشائخ الكبار من الطرق الاربعة خصوصا الى روح حضرت  
 الشیخ محمد بنها والدین شاه النقشبند رحمة الله علیہ و الى روح  
 حضرت الشیخ عبدالقدیر الجلیلانی رحمة الله علیہ و اليه روح حضرت  
 الشیخ معین الدین الجشتی رحمة الله علیہ و الى روح حضرت الشیخ

شهاب الدین السهوری رحمہ اللہ علیہ و الی روح حضرت الشیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ علیہ و الی روح حضرت امام الربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد الفاروقی السرهندي رحمہ اللہ علیہ و الی روح حضرت امام محمد معصوم اول رحمہ اللہ علیہ و الی روح حضرت شیخنا و مولانا و مقتدا و سیلتنا الی اللہ حضرت سیدنا امام خراسانی رحمہ اللہ علیہ و الی روح حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی رحمہ اللہ علیہ و الی روح حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی رحمة الله عليه و الى روح حضرت اویس فرنی رحمة الله عليه و الى روح حضرت خضر علی نبینا و علیه الصلوٽ والسلام.

ثُمَّ خوجگان کے بعد اکثر اوقات آپ تازہ وضو کے لیے تشریف لے جاتے ہیں پھر نماز مغرب ادا فرماتے ہیں اور اپنے منحصراً مخصوص مجرہ شریف میں مہمانوں کے ساتھ یا تمام سالکین کے ساتھ کھانا تاول فرماتے ہیں۔

نماز عشاء بجماعت کے بعد سورۃ ملک کی حلاوت سنتے ہیں نماز عشاء کے بعد بھی محفل ذکر ہوتی ہے جس کے اختتام پر آپ گھر تشریف لے جاتے ہیں۔

اپنے روزمرہ کے معمولات میں آپ خصوصاً نقشبندی شریف کافی اثبات کرتے ہیں اور سلسلہ کے چھتیں مراقبات کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ چشتیہ شریف کے اس باقی پھر سلسلہ عالیہ قادریہ شریف اور سہروردیہ شریف کے اس باقی و مراقبات ادا کرتے ہیں جن کی ترتیب اور طریقہ اس طرح سے ہے۔

### نفی اثبات

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں) اس راہ کے سالک کے لیے ضروری ہے کہ وہ نفی اثبات کرنے لگے تو اپنی زبان کو منہ کے اوپر والے حصہ یعنی تالوک ساتھ پیوست کرے دونوں لب آپس میں ملا لے اور جس دم کے ساتھ لا کا کلمہ قصور کے

ساتھ خاف سے قائم تک کچھ اور الہ کا کلم خیال سے دائیں کندھے پر لے جائے اور وہاں سے الا اللہ کی ضرب پورے خیال کے ساتھ قلب پر لگائے یہاں تک کہ ذکر کی حرارت عالم امر کے تمام لطائف میں ظاہر ہو جس سائنس میں تنگی محسوس ہو تو سائنس کو طاق پر خالی کر دے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا خیال کرے یعنی خیال سے ادا کرے اور خیال سے ہی یہ دعا کرے۔

اللہی انت مقصودی و رضاک مطلوبی اعطینی محبة ذاتک و معرفة صفاتک

جب کلم اللہ کہے تو درج ذیل چار معنوں میں سے کسی ایک کا خیال کرے

۱۔ لا معبود الا الله (کوئی معبود نہیں مگر اللہ)

۲۔ لا مقصود الا الله (کوئی مقصود نہیں مگر اللہ)

۳۔ لا موجود الا الله (کوئی موجود نہیں مگر اللہ)

۴۔ لا مطلوب الا الله (کوئی مطلوب نہیں مگر اللہ)

#### مراقبات :

مراقبۃ ترقب سے مشتق ہے۔ اور اس کا معنی ہے فیض کا انتظار کرنا۔ اس میں پونکہ اللہ تعالیٰ کے فیض کا انتظار کیا جاتا ہے اس لیے اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔ رازِ الہی کے وقوف حاصل کرنے کے لیے آنکھ کان اور لب کو بند کرنا پڑتا ہے۔

چشم بند و گوش بند و لب پر بند گردنہ یعنی سر حق بر من نہ

ترجمہ اپنی آنکھیں کان اور لبوں کو بند کر لے (اور محو انتظار ہو جا) اگر تجھے رازِ الہی نظر نہ آئے تو مجھ پر نہیں لینا۔ (یعنی مجھے بر اجلہ کہہ لینا۔)

معمولات مظہر پر میں ہے کہ سلسلہ عالیٰ نقشبندیہ میں مراقبہ یہ ہے کہ پہلے آنکھ بند کر کے لطائف عشرہ میں سے کسی ایک لطیف کی طرف متوجہ ہونا چاہیے اور باری تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے اس اظیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیے۔

وقال رسول الله ﷺ لا حسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراک. (رواہ مسلم. احفظ الله تجامک رواہ احمد و ترمذی) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر اس کو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھنے ہی رہا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھو اپنے مقابل پاؤ گے۔

ذکرہ حدیث کے یہ الفاظ مراقبہ کی صاف اور واضح دلیل ہیں۔ اس بات کا ہر دم دھیان رکھنا کہ خدا ہم کو دیکھ رہا ہے اس کی جانب سے مراقبہ ہے۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کے فرزند ارجمند نے اپنی کتاب فوائی میں فرمایا: ”مراقبہ یہ ہے کہ اپنی طاقت و قوت اور اپنے احوال و اوصاف سے منہ پھیر کر جمال الہی کا شوق پیدا کرنا اور اس کے عشق و محبت میں غرق ہو کر خداوند تعالیٰ کے انتصار میں متوجہ ہو جانا۔“ ہمارے امام قبلہ حضرت شیخ بہاؤ الدین نقشبندی نے فرمایا: ”مراقبہ کا یہ طریقہ تمام راستوں سے زیادہ قریب ہے۔“

مراقبہ کا ثبوت بہت ہی آئیوں اور احادیث سے ثابت ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

و اذْكُرْ رَبَّكَ اذَا نَسِيْتَ (اپنے رب کو یاد کر جب تو اس کو بھول جائے۔)

مراقبہ تمام سلاسل کے بزرگوں کا معمول ہے۔ بالخصوص حضرات نقشبندیہ اس کو بہت ہی اہم سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ غبارت ذکرہ بالا سے ظاہر ہوا کہ خدا نک رسانی کے لیے یہ راستہ تمام راستوں سے زیادہ قریب ہے۔ چنانچہ ابوالقاسم قشیری نے اپنے رسالہ میں زیر حدیث ذکر فرمایا: ”شیخ کا ارشاد ہے کہ نبی مکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ اگر تو اس کو نہیں دیکھتا تو وہ تجھ کو دیکھتا ہے۔ یہ حالت مراقبہ کی طرف اشارہ ہے۔“

مراقبہ یہی ہے کہ بندہ یہ یقین رکھے کہ رب سماں و تعالیٰ اس کے ہر حال کو جانتا ہے۔ بندہ ہر دم اور ہر حال میں اس کا علم و یقین رکھے۔ یہی بندہ کے لیے ہر خیر اور نیکی کی جڑ ہے۔

## مراقبات اور انکسی شرافت۔

یہ مراقبات اس وقت تجویز ہوتے ہیں جبکہ مراقب (مراقب کرنے والا) مرشد کامل و مکمل کی صحبت میں رہ کر لٹائنف عالم امر اور عالم خلق کی تحریک کر لے؛ ذکر الہی جاری ہو چکا ہو اور نئی اثبات کا جس طرح کضروری ہے عامل ہو۔ اس کے بعد مراقبات شروع کرے۔ یہ مراقبات ہر اس شخص کے لیے مفید ہیں جو اہل سنت و جماعت ہے اور ہر طرح سے تائب ہو کر مرشد کامل و مکمل سے اجازت حاصل کر چکا ہو۔

۱۔ وقت مراقبہ کامل طہارت ہو اور بجمع خاطر اس طرح فیضان الہی کی طرف متوجہ ہو کر سوائے اصل کے اور کسی طرف میلان نہ ہو۔

۲۔ ہر مراقبہ میں توقف ایام یعنی دنوں کی تعداد مرشد موصول کے حکم پر موقف ہے۔

۳۔ ہر مراقبہ کی ایک کیفیت اور آثار ہوتے ہیں۔ مراقب کو چاہیے کہ سنن اور آداب طریقت کی پیروی (متابع) کے خلاف نہ کرے تا کہ اس کی چاشنی اور کیفیت کو یا لے اور سلسلہ میں از حد کوشش کرے۔ نیز اگر کچھ اس سے معدوم ہو جائے تو اپنی کوتا ہیوں کی طرف متوجہ ہو۔

۴۔ مراقبہ کے وقت بیٹھا رہے۔ اگر نیند کی حالت طاری ہو تو تجدید وضو کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ مراقبہ میں کیفیت نیند بھی ہے۔ جیسا کہ علامہ بحر العلوم نے شرح فتاویٰ اکبر میں کرامات اولیاء میں تریکیا ہے اور تفصیل بھی اسی مقام پر ہے۔

۵۔ جو کیفیات و اوقاعات حالت مراقبہ میں مراقب پر ظاہر ہوں وہ اپنے مرشد گرامی کے حضور عرض کرے۔ بالخصوص عالم امر کے ظہور میں کہ اس مقام پر مشاہدہ پیغام نیت کو دیکھے گا۔

اپنے آپ کو اس صورت میں دیکھ کر فریفت نہ ہو کیونکہ بہت سے سادہ لوح حضرات اس وادی میں سوئے ہوئے ہیں۔ (یعنی اس مقام پر رہ گئے ہیں)۔

۶۔ مراقب کو چاہیے کہ جن ایام کی کمی پر معمور ہو اس میں غفلت اور سکتی نہ کرے ہر طالب حق کو چاہیے کہ حتی الامکان کوشش کر کے مراقبات کی نیت کو یاد کر لے۔ اور مشائخ کے طریقہ کو کسی وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ دے کیونکہ طریقہ فقط جبہ اور دستار کا نام نہیں۔ مشائخ کا

طریقہ اپنا کر اپنی منزل کی ضروریات اور اس کے تقاضوں کی پہچان کرے۔ ہر جا ہل، غافل اور ست انسان بزرگی اور اقبال کے لائق نہیں ہوتا۔ سائلک کی تسلیک شیخ کامل و مکمل کی توجہ کے ساتھ مربوط ہے۔ اگر مراقبہ کرنے والا ایسا ہو کہ اسے حیات لٹائنگ کی اطلاع نہ ہو تو اس کی مثال ایسی ہے کمٹل الحمار یا حمل اسفارا۔

7- طالب کو چاہیے کہ مرشد کے فیض اور توجہ کا ہدم انتظار کرے۔ بلکہ مرشد کی توجہات سے پورا فائدہ اٹھائے تاکہ مراقبہ معیت سے حاصل ہونے والے ولایت صفری کے دائرے کو تیزی سے عبور کر سکے ورنہ یہ مقام نہایت دشوار گزار ہے۔ ہزاروں سلوک کے راہی اس وادی میں رک کر اپنی ترقی کی منزلیں کھو بیٹھے ہیں اور اپنے آپ کی اور اپنے عروج کی کچھ خبر نہیں رکھتے۔ اور وحدت الوجود کے قائل اس مقام میں انسالحق اور تمام شفیعیات کے اقرار میں بتلا ہوئے ہیں۔

اس مقام پر مرشد کامل و مکمل کی توجہات اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ خاص طریقے سے اس مقام سے سلوک طے کروا کے ولایت کبریٰ کے دائرے میں شامل کردیتی ہیں اور طالب اپنی تیز رفتاری پر حیران رہ جاتا ہے۔

8- مراقبات شریف کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ علیہ نے ان مراقبات کی نیت فارسی مقرر فرمائی ہے۔ نیز دوسری زبان اختیار کرنے سے الفاظ بدل جانے اور فیض ختم ہو جانے کا اندیشہ اور ترقی رک جانے کا خدش ہے۔

لہذا 36 مراقبات ہیں، انکی تفصیلات پڑھنے کیلئے معمولات سیفیہ کا مطالعہ فرمائیں۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ، سلسلہ عالیہ قادریہ اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے اسماق درج ذیل ہیں:-

حضرت میاں صاحب مبارک سلسلہ عالیہ چشتیہ کے یہ اس باق پڑھتے ہیں ۱۔ ہو: روح سے قلب، قلب سے سر، سر سے انہی، انہی سے خفی، خفی سے دوبارہ روح پر لانا ہے، زبان سے بھی کہنا ہے۔ بلکہ ہوتلوار کی طرح فرض کرنا ہے اور ما سو اللہ باطن سے قطع کرنا ہے اور جنگ کی طرح لٹائف میں گردش کرنا ہے تھنے کے بعد عرش عظیم سے فوق یا کہ بلا کیف مینار فرض کرنا جو کہ لاقین تک پہنچا ہوا دراس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا الی لاقین اور تفصیل اسماء و صفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔ یہ عربی سبق ہے۔

۲۔ اللہ ہو: اللہ قلب پر اور ہو روح پر اور زبان سے بھی کہنا ہے۔ ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاقین تک گول گردش کے ساتھ عروج کرنا ہے اور ما میں الاجمال و تفصیل مرتبہ اسماء و صفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔ یہ بھی عربی سبق ہے۔

۳۔ هو اللہ: ہو روح پر اور اللہ قلب پر، زبان سے بھی کہنا ہے، لاقین تک مینار کے اندر سیدھا عروج کرنا اور اسماء و صفات کے اجمال مخصوص سے فیض حاصل کرنا ہے۔ یہ بھی عربی سبق ہے۔

۴۔ انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو: انت الہادی قلب پر، انت الحق انہی پر، لیس الہادی انہی سے دوبارہ قلب تک، الاقلب پر اور ہو روح پر ساتھ ہی زبان سے بھی کہنا ہے۔ یہ نزولی سبق ہے۔ عالم کے ارشاد کے لئے رجوع کرنا ہے۔ سلسلہ عالیہ چشتیہ میں گفتگی کا لحاظ نہیں ہے بلکہ نقشبندی کی طرح دائی طور پر ذکر کرنا ہے۔

## سلسلہ عالیہ قادر یہ شریف میں درج ذیل اس باق ہیں

اس باق سے پہلے استغفار..... (أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ) ..... ۱۳۳ بابر پڑھیں۔

۱۔ کلمہ طیبہ (نفی اثبات):

اس طور پر پڑھیں کہ لا قلب سے دائیں کندھے کو اور اللہ قلب سے ہو کر بائیں کندھے پر

اور الا اللہ قلب پر۔ اس کے ساتھ ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے اور آخر میں ہر سو (۱۰۰) کے بعد ان غافلیتیں رکھنے کا ترتیب ہے۔ (ایک ہزار بار پڑھنا ہے۔)

٢. اثبات (الا لله):

پہلی دفعہ کلمہ طیبہ مذکورہ ترتیب سے۔ پھر الا اللہ قلب پر..... (۱۰۰)۔ اس کے ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔ ہر سو (۱۰۰) مرتبہ کے بعد انہی پر محمد رسول اللہ ﷺ کہنا ہے۔ (ایک ہزار بار بڑھنا سے۔)

اسم ذات (الله):

قلب پر پہلی وقوع اللہ جل جلالہ پھر اللہ اللہ۔ ہر سو (۱۰۰) بار پورا کرنے کے بعد جل جلالہ زیان سے کہنا ہے اور دل پر ضرب بھی لگانا ہے۔ (ایک ہزار مرتبہ دہرانا ہے)

- ۲ -

روح سے قلب، قلب سے بڑا بڑا سے انھی، انھی سے خفی اور خفی سے دوبارہ روح پر لانا ہے اور زبان سے بھی کہنا ہے۔۔۔ (کلمہ ہوتکوار کی طرح فرض کرنا ہے اور ماوسا اللہ باطن سے قطع کرنا ہے اور چرخ کی طرح لٹاکنگ میں گردش کرنا ہے۔ نقش بننے کے بعد عرشِ عظیم سے فوق ایک بلا کیف مینار فرض کرنا ہے جو کہ لا تھیں تک پہنچا ہو رہا اور اس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا لا تھیں کی طرف اور تفصیلًا اسماء و صفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔۔۔ پہلی دفعہ شروع کرنے پر بھی ہو جل جلالہ اور ہرسو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد بھی جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ عربی سنت ہے۔ (یہ بھی ایک ہزار مرتبہ پورا کرنا ہے۔)

## ۵. هر آنچه:

نماز فجر اور نمازِ عصر کے بعد مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے سانس بند کر کے بیٹھنا ہے اور قلب میں اللہ اللہ کہنا ہے۔ کتنی اور طاقت عدد کی ترتیب کا لحاظ نہیں ہے۔ اپنے قلب کو نبی اکرم ﷺ کے قلب مبارک بجئے بالقابل تصور کرنا اور قلبِ مصطفیٰ ﷺ سے نور حاصل کرنا ہے۔۔۔ یہ مراقبہ یا خیال منٹ تک یا چار رکعت نماز کی مقدار کے برابر ہے۔

۶. اللہ ہو :

اللہ قلب پر اور ہر روح پر اور زبان سے بھی کہنا ہے۔ ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاقین تک گول گردش کے ساتھ عروج کرنا ہے اور مائین الاجمال والتفصیل مرتبہ اسماء و صفات سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ بھی عربی سبق ہے۔ (یہ بھی ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۷. هو اللہ :

ہر روح پر اور اللہ قلب پر۔ زبان سے بھی کہنا ہے۔ تعین تک میتار کے اندر سید حافظ عروج کرنا ہے اور اسماء و صفات کے اجمال محبث سے فیض حاصل کرنا ہے۔ پہلی دفعہ اور ہر سو (۱۰۰) مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ بھی عربی سبق ہے۔ (ایک ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۸. انت الہادی انت الحق لیس الہادی الا ہو :

انت الہادی قلب پر انت الحق اُنھی پر لیس الہادی اُنھی سے دوبارہ قلب تک،  
اُلاً قلب پر اور ہر روح پر۔ ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔ یہ نزولی سبق ہے۔ عالم کے ارشاد  
کیلئے رجوع کرنا ہے۔ (یہ بھی ایک ہزار مرتبہ کہنا ہے۔)

۹. اللهم صل على محمد وعلى محمد و الله عترته بعدد كل معلوم لك :

اُنھی میں تصور کرنا اور زبان سے بھی پڑھنا ہے اور مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے عطر لگاتے ہوئے بیٹھنا ہے اور نبی اکرم ﷺ کے اُنھی مبارک سے فیض حاصل کرنا ہے۔ یہ افضل طریقہ ہے لیکن بغیر عطر لگائے ہوئے اور مدینہ منورہ سے دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا بھی جائز ہے لیکن بغیر عطر لگائے ہوئے اور مدینہ منورہ سے دوسری طرف منہ کر کے پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور تکمیلہ لگانا بھی جائز ہے لیکن دونوں پاؤں دراز نہ ہوں۔ چلتے پھرتے پڑھنا جائز نہیں ہے اور بلا وضو پڑھنا بھی مشائخ قادریہ کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ چلنے پھرنے میں بے التفاوت اور بلا وضو ثواب نصف ہو جاتا ہے۔ عاشقین اور سالکین کا درود شریف حضور ابو علیؑ

بذات خود نہتے ہیں۔ (یہ بھی ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا ہے۔)

طریقہ سہروردیہ شریف کے اس باقی بعینہ طریقہ قادریہ شریف کے اساق کی طرح ہیں۔ ترتیب بھی وہی ہے۔ صرف مراقبہ میں فرق ہے کہ قادریہ شریف کا مراقبہ پانچ منٹ کا ہے جبکہ سہروردیہ کا مراقبہ کم از کم میں (۲۰) منٹ کا ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ نیز قادریہ شریف میں مراقبہ پانچواں سبق ہے جبکہ سہروردیہ میں نواں سبق ہے اور اس کی ترتیب میں بھی فرق ہے۔ مراقبہ کی ترتیب یہ ہے کہ سہروردیہ کے اس باقی پورے کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر اور عطر لگا کر بینہ جائیں اور آنکھیں بند کر لیں۔ (مراقبہ میں آنکھیں بند کرنا شرط ہے) اور لٹائنف میں سرو دکی طرح شوق و ذوق سے ذکر شروع کریں۔ پھر تمام انبیاء، کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کی طلب کریں۔ جب وہ حاضر ہو جائیں تو تمام اولیاء، کرام کی ارواح طیبہ کو بھی طلب کریں۔ خصوصاً اپنے شیخ مبارک کی روح القدس کو طلب کریں۔ جب وہ بھی حاضر فرض کر لیں تو آسمان اور زمین کے تمام ملائکہ کو بھی طلب کریں۔ جب وہ بھی حاضر فرض کر لیں تو وہ تمام کے تمام آپ کے لٹائنف میں مذکورہ ترتیب سے ذکر واذکار کرتے رہیں گے۔ پھر آپ اپنے اس باقی کا ثواب بطور تحفہ سر پر رکھ کر ان تمام ارواح مقدسہ کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ ہو جائیں اور ان تمام کے ساتھ خود بھی لٹائنف میں ذکر کرتے رہیں۔

جب اس شوق و ذوق اور ذکر واذکار میں مدینہ منورہ پہنچ جائیں تو روضہ القدس پر حاضر ہو جائیں اور پھر ایسا فرض کریں کہ حضور پر نو<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> نے اپنی مرقد مبارک سے نکل کر حلقہ ذکر تشكیل دے دیا ہے اور اس مجلس کے صدر آپ حضور<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> مقرر ہوئے ہیں۔ پھر آپ حضور سرور کائنات<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کے سامنے حلقہ میں بینہ جائیں اور پھر آ کر اپنے وظیفہ کا ثواب بطور تحفہ حضور پر نو<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کی خدمت القدس میں پیش کریں اور اپنی جگہ پر واپس آ کر بینہ جائیں اور ترتیب مذکورہ سے ذکر کرتے رہیں اور دوسرے سارے بزرگان بھی مذکورہ ترتیب سے ذکر کرتے رہیں گے۔

آپ حضور اکرم ﷺ کے سیدنے مبارک سے فیض حاصل کریں۔ کم از کم میں (۲۰) منٹ اور زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ بلکہ جب تک ذوق و شوق باقی ہو، مراقبہ کرتے رہیں۔ جب مراقبہ ختم کرنے کا رادہ کریں تو نبی مکرم ﷺ سے اجازت مانگیں اور پیچھے آتے ہوئے اپنے مقام مراقبہ کو اپس ہو جائیں۔ دوسری ارواح مبارکہ بھی اپنی اپنی جگہ اپس چلی جائیں گی۔ جب اپنے مقام پر آ پہنچیں تو مراقبہ ختم کر دیں۔

[نوٹ: یہ کوئی وہی مفروضہ نہیں بلکہ اہل کشف سالکین یہ معاملہ کی دفعہ دیکھتے ہیں اور جن سالکین کو کشف حاصل نہ ہو ان کو حضور پر نور سر کار دو عالم ﷺ کا فیض ضرور حاصل ہوتا ہے۔]



زبدة الاقناء وشیخ العلماء حضرت میاں محمد سیفی خنی ماتریدی

کے بارے میں

مشائخ علماء و مشاہیر اہلسنت و جماعت کی آراء

مجانب: الطريقة والارشاد جامعه جیلانیہ نادر آباد لاہور کیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

مُفکر اسلام مجاهد ملت مخدوم اہلسنت جگر گوشہ مجد دعصر

علامہ صاحبزادہ پیر محمد سعید حیدری سیفی رامت بر کاظم

آستانہ عالیہ سیفیہ لکھوڑی لاہور

الحمد لله وکلی وسلام علی رسوله المصطفیٰ اما بعد خداوند کریم و شکرگزارم کے از سیناء مبارکہ قدرۃ الاولیاء وزبدۃ الاصلفیاء واقف اسرار ربانی حضرت قبلہ گاہ صاحب محترم در هر کنج دیار ہزار حما چراغ معرفت روشن گرویدہ است و در رشد وحدایت مخلوق اللہ شب و روز کوشان باشد از انجمد پکر ہم جناب میاں محمد خنی سیفی صاحب است کہ بتوواشان خداوند کریم! بل بعد او از مخلوق خویش راہ حدایت و عرقان سورہ نہایی فرمودہ و روتوجہ شان قلب غافل را ذاکر ساخت و یک عالم اشخاص فاسق و فاجر اب نور حدایت منور ساختہ است از خداوند کریم توفیق مزید بر ایش خواهانم ورز خذل انکبڑانا نیست و حقدار حفظ و امان خویش نگهدار تا سبب بدختی مخلوق اللہ گردیدہ باشد

۶

تأثرات حضرت شیخ المشائخ سیدنا و مرشدنا مخدوم زادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد

حیدر جان اخنڈزادہ زیرب آستانہ عالیہ لکھوڑ براہور

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم  
 اما بعد! حضرت میاں محمد سیفی میرے والد گرامی کے قدیم خلفاء میں سے ہے اور بہت  
 مخلصین میں سے ہے جو قبلہ والد صاحب گرامی نے ان کے حق میں تحریر کیا ہے وہ حق  
 ہے میں جب سے آستانہ عالیہ لکھوڑ بریشریف منتقل ہوا ہوں میرے لاہور آنے سے  
 میاں صاحب کا اخلاص کم نہیں ہوا ہے زیادہ ہوا ہے جن لوگوں کا یہ گمان تھا کہ مرکزی  
 آستانہ لاہور بن جائیگا تو لاہور کے خلفاء دلچسپی نہیں لیں گے مگر میاں صاحب نے  
 اپنے اخلاص سے عملًا اس بات کو رد کر دیا یہ میرے تاثرات مہنمہ الطریقہ والارشاد کی  
 اشاعت کیلئے کافی ہیں۔

نحمدہ و نصلی علی رسوله الكريم

اما بعد! الحمد لله بندہ مرکز عرفان وتصوف ومحبت  
 و مرکز علم و عمل و متابعت رسول اکرم ﷺ را درین محل  
 جناب میاں محمد صاحب را دیدیم رسیار خوش شدم اللہ  
 تبارک و تعالیٰ ترقی زیادہ براۓ جناب میاں صاحب بدھد و توفیق  
 خدمت اهل اللہ برائیں عطا کند خداوند متعال مصدر فیضی  
 و برکات بگرداند وزنه غرود و لغزش امان بدھد بتوفیق  
 خداوند والسلام۔

بیہ طریقت شیخزادہ مجدد محدث استاذ العلماء

## محمد و مزادہ احمد سعید المعروف یار جی

درکس جامد سفیفیہ باڑا پشاور

بیہ طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد خنی سیفی صاحب کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ مجھے وہ وقت یاد آ رہا ہے جب میاں صاحب حضرت مبارک صاحب (میرے والد صاحب) کے آستانے پر نئے نئے حاضری دینے لگے تھے۔

مجھے خوب یاد ہے جب میاں صاحب حضرت مبارکؒ کے آستانے پر حاضر ہوتے تو وہ اکیلے ہوتے یا ان کے ساتھ حاجی عبدالغفور صاحب ہوتے۔

پھر وہ وقت اور آج کا وقت میں اس کے بارے میں یہ کہونگا کہ کوئی لوہا اگر پارس سے لکرایا ہے تو پھر خیجاؤ وہ لوحابھی سونا بن گیا ہے۔

ناگہ کامل نے وہ تاثیر پیدا کر دی ہے کہ آپ میں سال پہلے والے میاں صاحب اور آج کے میاں صاحب کا مقابل نہیں کر پاسکیں گے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مرشد کریم کے صدقے ایسے انعامات و اکرامات سے نوازا ہے کہ جس کا کوئی حساب نہیں۔

میں اپنے مشاحدے کی بات کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میاں صاحب کے یہ مقام صرف اور صرف محبت شیخ میں فقاہ ہونے کے بعد دیا ہے۔ ہزاروں عابدین اور زائدین روزانہ عبادات و ریاضات میں مشغول ہوتے ہیں لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جس نے اپنے مرشد کے آگے سرتسلیم خم کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی گردان کو تمام لوگوں سے بلند کیا ہے جو۔

میاں صاحب کی خدمات حضرت مبارک صاحب کیلئے ان گنت ہیں جب بھی فون پر میرے ساتھ بات ہوتی ہے تو فرماتے ہیں (آستانے میں اگر کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو

بچھے ہتا سیں )

باوجود یکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے خاص فضل اور کرم سے نوازا ہے پھر بھی علی الاعلان تمام جلدیں اور محفوظوں میں ذکر کرتے ہیں کہ میں کیا تھا اور کیا بن گیا یہ سب مرشد پاک کی نظر عنایت کا صدقہ ہے آج میں جو کچھ بھی ہوں وہ مرشد پاک کے خاص کرم اور ان کی نوازشات کی وجہ سے ہوں۔ بس یہی بات مجھے میاں صاحب کی بہت اچھی لگتی ہے کہ وہ اپنے ماضی کو نہیں بھولے اور جو بھی کامیابی دکارانی نصیب ہوتی ہے تو اس کا سہرا اپنے مرشد پاک کے مرڈا لتے ہیں۔

مجھے پنجاب زیادہ جانا پڑتا ہے اور میں جب بھی پنجاب گیا ہوں اور جہاں بھی ہوتا ہوں تو میرے بارے میں پورا تجسس کرتے ہیں اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ مجھے اپنے ساتھ آستانے پر لے جائیں اسی طرح ہر صاحبزادہ کے ساتھ محبت و ادب اور شائگی سے پیش آتے ہیں۔

میں اس موضوع پر اگر لکھوں تو پوری ایک کتاب بن سکتی ہے۔ کئی دفعہ یہ ہوا ہے کہ میاں صاحب کا پروگرام کچھ اور ہوتا ہے لیکن صاحبزادگان کی مرضی کا خیال رکھتے ہوئے پروگرام کو تبدیل کرتے ہیں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالتے ہیں لیکن صاحبزادگان کی رضا حاصل کرتے ہیں۔

یہ تو صاحبزادگان کے ساتھ اخلاص و محبت ہے تو آپ اندازہ لگائیں کہ مرشد پاک سے اخلاص و محبت کا کیا حال ہو گا حضرت مبارک صاحب کیلئے ہزاروں قربانیاں دی ہیں جس کا ذکر اس مختصر مضمون میں نہیں ہو سکتا پھر بھی اپنی عجز و اعساری کے ساتھ کہتے ہیں (کہ میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا) اور یقیناً مرشد کریم کی نظر الفاتح سے جو مقام میاں صاحب کو ملا ہے اگر وہ تمام زندگی مرشد کریم کی غلامی میں گزارے تو پھر بھی کم ہے۔

اسی طرح حضرت مبارک کی بھی میاں صاحب کے ساتھ خاص محبت ہے جب میاں

صاحب اسٹانے پر حاضری دیتے ہیں اور جب لاہور سے چل پڑتے ہیں تو مبارک  
صاحب مجھ سے کئی مرتبہ دریافت کرتے ہیں کہ فون کر کے پتہ کر لو کہ میاں صاحب  
کہاں بُنچے ہیں گویا ملاقات کا بے چینی سے انتظار ہوتا ہے۔

میری دعا ہے کہ رب ذوالجلال میاں صاحب کو مزید ترقیات عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ  
ان کی نسبت کوتادم حیات بلکہ الی یوم القيامت اسی اخلاص و محبت اور اسی عجز و انکساری  
کے ساتھ قائم و دائم رکھیں۔

آمین ثم آمین بجاه سید المرسلین

احترام سعید اسفی عرف یار جی  
اسٹانہ عالیہ باڑہ شریف ضلع پشاور

سید السادات پیر طریقت رہبر شریعت محترم المقام جگر گوشہ غوث الشقین  
سید نور علی شاہ گیلانی رزاقی سیفی

بعدہ بندہ مسکین سید نور علی شاہ الجیلانی الرزاقی سیفی کہتا ہے کہ ماں بیسمیحہ اور ایسا لال  
لاے جس طرح میاں محمد بیسفی صاحب کہ حضرت محبوب بھان حضرت خواجہ خواجہ گان  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر فدا ہیں اور اس طرح اور خلفاء کرام پیر ارجی صاحب مدظلہ العالی  
کے جخوں نے ماں جان کی قربانی دی ہے۔

السید نور علی شاہ الجیلانی اسفی

**پیر طریقت حضرت علامہ مفتی اعظم افغانستان مفتی عبدالحکیم زاعفرانی**

شب خالی که به لاہور پنڈی البدیم بمعیت وسیلتنا الی الله  
مرشدنا جامع الفیوضات والکمالات شیخ المشائخ اخندزاده  
صاحب سيف الرحمن ادام الله فيوضاته وبرکاته الی یوم التباد  
خدمات داکتر صاحب سرفراز خان قابل نوازش وآسودگی است  
روز خالی ادل اپرسل که از پنڈی مرکب کردیم به ملتان مدینة  
الاولیاء رسید یم یوم اتوار داسنی کمپرانس شرکت نودیم از  
دیدن اجتماع عظیمی از اهل سنت والجماعت چنان فرحت  
و خوشنووی برایم حاصل که تعبیر آن بزبان نخواهم کرد و  
در ملتان ایضاً و اگر صاحب سرفراز خان خدماتی شایانی کردنه  
که ماگر ویده خدمت شان شدم روزنهم سرشنبه به دیره غازی  
سفر کردم بدعوت نسیم الله خان خدمات شان قابل قبول بوده روز  
چهار شنبه رزانجاء فیصل آباد آمدیم مکرر دکتور صاحب  
سرفراز خان خدمات زیاده کردن اللہ حج قبول کند و روز پنج شنبه به  
لاہور خانقاہ جانب محترم میاں محمد صاحب شیخ طریقت خادم  
امت محمدیہ آمدیم در راوی ریان دو شب بسر کردم از جمع  
وجوش سالکین و نشر فیوضات مرشد ناشیخ المشائخ و افادہ علوم  
ومعارف به عطاء لاہور زیادہ سالکین مستفید شدند که همان خود  
شندي وذوق تا مدت كثير در باطن ماشайд باقى بعائد ويک شام  
جالی جانب محترم گلزار صاحب گزار يدم خدمات كثير انجام

ووقت رخصت وقفه کوتاه ورجالی ملا عبد الله اخند کردم  
 اخلاص که نشان دار قابل یاد آوری سنت رز خدا میخواهم که  
 مکررا بن چنین طور سفر بر از فیض و بحبت و علوم و معارف  
 مستفیضه والسلام وجزاهم اللہ جزاالجزا عرض الدارس  
 مفتی افغانستان

جامع علوم ظاهر و باطن شیخ المشائخ ما هر مکتبات امام رباني پیر طریقت  
**حضرت علامه محمد شاه روحانی سیفی پپی پثار**

طوریکه بمشاهد رسید در مقام حسین ٹاؤن نزد راوی ریان که  
 جناب محترم شیخ المشائخ قبلتنا و وسلینا الی اللہ تشریف فرما  
 شدند از انوار و فیوضات و تجلیات قرب و جوار و مسجد و خانقه  
 و همه لوگ که حاضر بودند شقی و غیر شقی داخل طریقه  
 وغیر طریقه بشرط صدق و اخلاص که در باطن داشتند این قدر فیض  
 باطن و ظاهر از علوم و معارف جناب مبارک صاحب حامل نمودند  
 که در و دیوار منور و روشن شدند هر کسی از ظن خود شد یارمن  
 وز درون من نجست اسرار من سر من از نالیه من دور نسیت؟ لیگ  
 چشم و گوش را این نور نیست اینجا که منور است به سبب  
 وجود پرنور میان صاحب منور است زينة المکان بالمکین بیت  
 این مت جنون گنیست که سوری بجهان زد مردو ولد سیفی  
 است که منهاج تجلی است۔

### استاذ قرات سعی حضرت علام خلیفہ طرق اربعہ

خلیفہ مطلق حافظ قاری عبدالحکیم حلمندی سیفی مدرس جامعہ سیفیہ باڑہ پشاور شیخ العلماء شمع بزم اولیاء مظہر کمالات سیفیہ حضرت میاں محمد سیفی حنفی نور اللہ بالله کو عرصہ دراز سے جانتا ہوں کہ امام المحتسبین وارث سید المرسلین حضرت قیوم جہان جناب حضرت اخندزادہ سیف الرحمن قدس سرہ کے خلیفہ اور مرلي خصیت ہیں ایک کامل ولی اور تیز توجہ ف کے حامل خوش اخلاقی کے وصف اور محبت سے مملو ہیں طریقہ نقشبندیہ سیفیہ کی پاک نسبت کو آپ نے دور دور تک پہنچا دیا ہے اس فتنے اور فساد کے دور میں آپ نے لاکھوں لوگوں کو صراط مستقیم پر لا کر قبیح شریعت بنا دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ عز وجل آپ کو طول حیات عطا کر کے آپ کو لوگوں کے لیے ہدایت اور رشد کا ذریعہ بنائے (فقیر عبدالحکیم حلمندی سیفی)

چیر طریقت مجاہد اسلام جناب چیر محمد سلطان آفریدی خیر ایجمنی باڑہ پشاور جو دورہ جناب قوم زماں مرشدنا حضرت مبارک صاحب اس وقت ہنگامہ میں کیا اور جو استقبال راوی ریان شریف میں ہوا اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی اور بالخصوص وہ الفاظ میرے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے چیر طریقت رہبر شریعت جناب میاں صاحب سیفی اور ڈاکٹر صاحب سرفراز خان نے مرشد مبارک صاحب کا اور مرشد مبارک صاحب کے ساتھیوں اور مہمانوں کی خدمت کی۔ وہ ہم سب جلد قبائل مکھور ہیں۔ خداوند تعالیٰ آپ صاحبان کا درجہ اور بھی بلند فرمائے۔ ۴۳ آمن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خاتماً بِيَدِهِ حَمْدَهُ سَعْيَهُ بِكَرَمِهِ لِفَتْ وَخَامِ وَأَصْفَرَ سَرْسَرَةِ الْكَلَامِ مَلِ بِجُونَهُ  
 نَزَّلَهُ سَنَالِ الْكَوْكَبِ الْجَيْرِ حَفْظَهُ حَمْدَهُ رَسْتَدَهُ حَمْدَهُ مَلِ حَفْظَهُ سَوْلَانَهُ وَلَوْلَانَهُ حَمْدَهُ مَلِكَ الْكَوْكَبِ  
 سَلَّلَهُ الْكَوْكَبَ الْمُرْسَلَهُ شَرْكَهُ وَهُمْ أَرْضَادُ وَرَمَّهُ مَلِ الْبَرَانِيَهُ نَوْفَقَهُ مَسَايِعَهُ ذَبَادُهُ حَمْدَهُ  
 مَا يَأْكُلُهُ زَرَادُهُ حَمْدَهُ حَمْدَهُ حَمْدَهُ

مُسَوْدَهُ حَمْدَهُ حَمْدَهُ حَمْدَهُ

قائد ایلسٹ مجاہد تحریک نظام مصطفیٰ مرکزی امیر تحریک مجلس عمل

## حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على حبيبه سيدنا محمد وعلى آله  
وصحبه أجمعين.

آن خانقاہ حضرت میاں محمد سیفی سلمہ اللہ وحظۃ کی خانقاہ سیفیہ میں حاضر ہوا پر تکلف  
طعام سے لطف اندوز ہوا۔ مسجد شریف کی وسیع و عریض زیر تعمیر عمارت دیکھی اطراف  
میں مدرسہ و دارالاقامتہ دیکھایا ایک عظیم خانقاہی تربیتی اصلاحی و روحانی مرکز ہے جو  
مستقبل میں تشگیں علم و عرفان کے کام آئے گا انشاء اللہ امید ہے کہ یہ مرکز جلد ہی  
پایہ تختیل کو پہنچ گا اور عظیم صدقہ جاری ہو گا۔

والسلام

فقیر شاہ احمد نورانی

بسم اللہ الرحمن الرحيم

شیخ الزماں سید الفضلاء حضرت سید یوسف بن السید ہاشم الرفاعی حسینی مدظلہ  
وزیر اوقاف کویت کے تاثرات

نحمدہ و نصلی و نسلیم علی رسولہ الکریم و آله  
بفضلہ تعالیٰ و کرمہ قمت الیوم بزیادۃ هذہ الزرواۃ الصوفیۃ  
المبارکة المسماۃ (خانقاہ السیفیہ الحقبیہ الحمدیہ) التھاتقع فی

منطقة (داوى ديان من مضافات لاہور) في باكستان واجتمعت بالقائم عليها المربي الشیخ (مبارک محمد حتى السیفی المجددی النقشبندی) حفظه الله تعالى وهو خليفة المربي الكبير العارف بالله تعالى الشیخ العلامة (آخوندزاده سيف الرحمن المجددی النقشبندی) دامت برکاته وتفع الله به الاسلام وال المسلمين - وقد رأيت علامات الصلاح والصلاح والتقوى على وجوه المربيدين وهم تقيدون بالسنة البنوية الشريفة في اول صيغه واللباس كما وردت وها عن شيوخهم كما أن المجلس يضم العلماء في الشريعة والصحابتين وطلبة العلم الذين يدرسون المدرسة التابعة للزيارة (المسمى الجامعه الحتفية السیفیه المحمدیه) علوم الشریعه وان آدع والله تعالى آن يجمع عن بشیخهم الجليل وأن ينور قلوبنا وقلوبهم بنور معرفته وحجته و حججه رسول المصطفى عليه افضل الصلوة والسلام و حججه اهل بيته واصحابه واوليائه الصالحين ومحبة منائح الصوفية الكبار المجين المتبعين مين وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآلہ وصحبه وسلم.

وكتبته بيد «القافية الفيقر الى الله تعالى»  
السيد يوسف بن السيد هاشم الرفاعي الحسني عقلي اللذعنـه

كونه يعيش بـ لـ دـ يـ نـ وـ لـ كـ وـ بـ لـ

مناظر اسلام شیخ القرآن والحدیث

## حضرت علامہ مولانا اشرف سیالوی (سرگودھا)

## استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا شاہ تراب الحق قادری

امیر جماعت اہلسنت کراچی پاکستان

حضرت مولانا محمد میاں صاحب سیفی بن علام محمد کو میں کافی عرصے سے جانتا ہوں۔ مذہب اہلسنت و جماعت کا در درکھنے والے احباب میں سے ایک ہیں۔ مولانا محمد میاں سیفی صاحب بنیادی طور پر میاں والی کے رہنے والے ہیں۔ تاہم جماعت اہلسنت پاکستان کے ہر اجلاس میں لاہور میں ان سے ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ موصوف بھی اس فقیر سے بہت محبت سے ملتے ہیں۔ جماعت اہلسنت پاکستان نے جب بھی کوئی ملک گیر کانفرنس مذہب اہلسنت کی ترویج اور مجدد مائتھ حاضرہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلویؒ کے ملک کو پھیلانے جیسے "سنی کونشن لاہور" علماء و مشائخ کونشن عالمی سنی کانفرنس ملتان جیسے بڑے بڑے اجتماع اور پروگرام میں مولانا نے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نہ صرف یہ کہ آپ نے شرکت کی بلکہ آپ کے تمام مریدوں نے بھی شرکت کی۔ مولانا موصوف 25 سال سے لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ پنجاب میں "مرید کے" کے قریب ایک دارالعلوم محمدیہ خفیہ سیفیہ بھی چلا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تلاگٹ چکوال میں بھی مجاہدین کشمیر کے لیے ایک جہادی اور تربیتی سینٹر چلا رہے ہیں۔ جہاں سے جہاد کشمیر کے لیے مظفر آباد مجاہدین کو بھیجا جاتا ہے۔ جو جہاد کے حوالے سے ایک عظیم خدمت ہے۔ مولانا موصوف وہ تمام کوششیں ملک و مذاہب کے حوالے سے سراجام دیتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو شرف قبولیت بخشیں۔ آمین

امیر جماعت اہلسنت پاکستان کراچی

مُفکر اسلام مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا

## پیر سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ جماعت الہستی پاکستان

الصلوٰۃ والسلام علیک یار رسول اللہ ﷺ

وعلی الک واصحابک یار رسول اللہ ﷺ

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف بارہا حاضری ہوئی۔ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سیفی خنی ماتریدی دامت برکاتہ عالیہ کی میٹھی میٹھی ملاقات نے محب روحانی تازگی بانی۔ خانقاہ شریف کا ماحول اطاعت رسول اللہ ﷺ کا فرحت، انگیز اور انقلاب پرور نقشہ پیش کرتا ہے۔ حضرت کے پیار کا اخلاق، توکل، خدا پرستی، سادگی اور قابلیت سے متاثر ہو کر یادگار اسلاف حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب پیر مبارکؒ سے ملاقات کا ممکنی ہوا۔ احکام شریعت کی جو تحریک حضرت پیر صاحب مبارک نے پروان چڑھائی ہے۔ پنجاب میں حضرت میاں محمد خنی آپکے بڑے مضبوط اور پرہمت نقیب اور علمبردار ہیں۔ حضرت کا اخلاق عالیہ ہمیشہ نئی ملاقات کا داعیہ بن جاتا ہے اب تو حضرت سے عشق سا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دریتک آپ سے دین نہیں کا کام لیتا رہے۔ امین  
بجاہ سید المرسلین

جگر گوشہ، شیخ القرآن حضرت علامہ علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

فضل الرحمن اوکاڑوی  
فاضل اجل حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ اکرمیم:-

صوفی با صفات پیر طریقت حضرت پیر میاں محمد سیفی خنی دامت برکاتہ عالیہ دوڑ حاضر میں  
صاحب طریقت میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اور تنشگان طریقت ان کے گرد جو ہوم کے

مفتکر اسلام مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا

## پیر سید ریاض حسین شاہ ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

علیٰ اکٹ واصحابک یا رسول اللہ ﷺ

آستانہ عالیہ راوی ریان شریف بارہا حاضری ہوئی۔ حضرت پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سیفی خنی ماتریدی دامت برکاتہ عالیہ کی میتھی میتھی ملاقات نے محب روحانی تازگی بانی۔ خانقاہ شریف کا ماحول اطاعت رسول اللہ ﷺ کا فرشتہ، انگیز اور انقلاب پرور نقشہ پیش کرتا ہے۔ حضرت کے پیار کا اخلاق، توکل، خدا پرستی، سادگی اور قابلیت سے متاثر ہو کر یادگار اسلاف حضرت اخندزادہ سیف الرحمن صاحب پیر مبارکؒ سے ملاقات کا میتھی ہوا۔ احکام شریعت کی جو تحریک حضرت پیر صاحب مبارک نے پروان چڑھائی ہے۔ پنجاب میں حضرت میاں محمد خنی آپکے بڑے مضبوط اور پر ہمت نقیب اور علمبردار ہیں۔ حضرت کا اخلاق عالیہ ہمیشہ نئی ملاقات کا داعیہ بن جاتا ہے اب تو حضرت سے عشق سا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ دیر تک آپ سے دین نہیں کا کام لیتا رہے۔ امین  
بجاہ سید المرسلین

جگر کو شہ، شیخ القرآن حضرت علامہ علی او کا زادی رحمۃ اللہ علیہ

فضل الرحمن او کا زادی  
فضل اجل حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم:-

صوفی با صفائی طریقت حضرت پیر میاں محمد سیفی خنی دامت برکاتہ عالیہ دو رہ حاضر میں  
صاحب طریقت میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں اور نشگان طریقت ان کے گرد جو جموم کے

ہوئے ہیں۔ قلم اکنی شخصیت کا صحیح احاطہ نہیں کر رہی کیونکہ وہ سراپا محبت اور مسلک کا درد رکھنے والی شخصیت ہیں اسکے ساتھ سب سے پہلا تعارف اس ناچیز کاسی کنوش موبی دروازہ کے انتظام و انہرام کے سلسلہ میں ہونے والے اجلاؤں میں ہوا۔ جوں جوں وقت گذر اتعلق بڑھتا گیا اور حضرت کی شفقت و محبت اس ناچیز پر روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ حضرت کے آستانہ عالیہ راوی ریان شریف میں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا جہاں حضرت نے نہایت عزت افزائی بخشی۔ حضرت کی سب سے بڑی خوبی اپنے شیخ سے پچی محبت دیکھی اور اگر یہ کہوں کہ حضرت فاقی الشیخ کے مقام پر فائز ہیں تو بے جانہ ہو گا اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ حضرت کے شیخ بدر قشید یہت حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمن صاحبان ایک بلند پایہ شیخ طریقت کے ساتھ ساتھ ایک عالم باعمل بھی ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی دوسری بڑی خوبی یہ دیکھی کہ آپ نے اپنے حلقة ارادت کی اپنے طریقہ کے مطابق نہایت احسن انداز سے تربیت کا انتظام کر رکھا ہے اور آپ کے حلقة میں شامل ہر فرد آپکی تعلیمات طریقت کا پابند نظر آتا ہے۔ حضرت میاں صاحب کی تیسرا بڑی خوبی یہ دیکھی کہ جب بھی ناموں رسالت ﷺ یا مسلک حق اہلسنت کے سائل کیلئے پکارا تو سب سے اگلی صفوں میں نظر آتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب کی چوتھی بڑی خوبی یہ دیکھی کہ آپ نے ہمیشہ علماء کی عزت افزائی فرمائی اور خود کو علماء کے سامنے یوں پیش کیا جیسے طفیل مکتب ہوں یوں تو بے شمار باتیں اور خوبیاں حضرت کی اس وقت ذہن میں آرہی ہیں کہ بیان کرتا جاؤں تو بیان ہی کرتا رہوں بہر حال حضرت کا تعلق والد گرامی شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی قادری اشرفتی سے تھا اسکو بھی الفاظ میں بیان کرتا مشکل ہے۔ دونوں حضرات ایک دوسرے کو بہت عزت و احترام دیتے تھے اور حضرت میاں صاحب اکثر والد گرامی سے علمی اور شرعی سائل پر سوالات کرتے رہتے تھے اور حضرت میاں صاحب نے اس محبت و تعلق کو میرے والد گرامی کے وصال کے بعد بھی قائم رکھا ہوا ہے اور اکثر تشریف لاتے رہتے ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ حضرت کے علم و عمل میں مزید ترقی عطا فرمائے اور حضرت کے فیوض و برکات حسنه سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مستفیض

فرمائے (امین)

صاحب طریقت کا ادنیٰ خادم

صاحبزادہ محمد فضل الرحمن اور کاظمی اشرفی

مہتمم جامعہ حنفیہ دارالعلوم شرف المدارس اور کاظم

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ مظہر فرید (جامعہ فرید یہ ساہیوال)

مخدوم اہلسنت فخر المشائخ زینت الاصفیاء، حضرت میاں محمد سیفی حنفی صاحب مدظلہ العالی ان چند خوش نصیب روحانی شخصیات میں سے ایک ہیں جو اپنے مرشد کامل کے فیضان نظر سے روحانیت و اضافہ کے بلند مقام پر نظر آتے ہیں۔ حضرت میاں صاحب دام ظل خوبصورتی و خوب سیرتی کا حسین مرقع دکھائی دیتے ہیں۔ خوش اخلاقی، ملائمت اور سادہ گفتگو نے آپ کی جاز بیت میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ رب العزت اہل اسلام کو آپ کے روحانی اقدار سے فیضان ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

مظہر فرید شاہ (جامعہ فرید یہ ساہیوال)

امتیاز العلماء عظیم مذہبی سکال رحافظ محمد اشرف جلالی صاحب

آج بروز سموار بعد نماز ظہر حاضری کا موقع ملا۔ پہلے بھی چند دن نماز عصر کے بعد ملاقات ہوئی الحمد للہ ما حول کو بہتر پایا سجدہ زیر تعمیر ہے۔ طلبہ جامعہ میں پڑھ رہے ہیں۔ باشرع لوگ دیکھنے میں نظر آئے۔ حضرت پیر صوفی میاں محمد سیفی حنفی کو بھی طنسار اور خوش اخلاق پایا۔

دعا ہے اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک کے صدقے ادارہ کو کامیاب و کامران فرمائے  
آمین ثم آمین ۔ ۔ ۔

حافظ محمد اشرف جلالی

امیر جماعت اہلسنت گوجرانوالہ پاکستان

استاد العلماء شیخ الحدیث محمد عظیم پیر طریقت

الحاج علامہ ابوالفرضیح محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی قادری رضوی

استاد العلماء زبدۃ المدرسین

حضرت علامہ نور الحجتی چشتی

صدر مدرس جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگریاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

اما بعد! پیر طریقت حضرت میاں محمد حقی سیفی مدظلہ اسلاف کی عملی تصویر میں شیخ کامل  
کی محبت و تربیت نے میاں صاحب کو مرد کامل بنادیا ہے۔

اس کا عملی ثبوت آپکے مریدین میں جن میں اتباع سنت کا جذبہ کوٹ کوٹ بھرا ہوا  
ہے۔ کوئی مرید خلاف سنت کام برداشت نہیں کرتا جسکی صحبت میں اتنا فیضان ہے اسکی  
ذات میں کتنا کمال ہے۔ الغرض آپ کی دینی، روحانی، تبلیغی، تربیتی خدمات کا  
اعتراف اپنے بیگانے سب کرتے ہے۔ آپ کے آستانے پر چندبار حاضری کا موقع ملا  
کوئی کام خلاف سنت نہیں دیکھا۔ یہی ایک مردِ مومن کا سب سے بڑا کمال ہے۔

الاستقامة فوق الكرامة

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی کاؤشوں کو شرف قبولیت بخشدے۔ (آمین)

58

## حضرت علامہ مولانا غلام مرتضی شاذی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحيم

زبدۃ السالکین حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ اپنی ذات میں ایک کامل انجمن ہیں۔

آپ کے آستانے پر متعدد بار حاضر ہوا آپ کی صحبت کیمیا کے اثر سے سینکڑوں بھکنے والے راہ ہدایت پر گامزن ہوئے ہیں۔ مختلف تحریک میں ان کی پروردہ مسائی ملت اسلامیہ کے ہر فرد کیلئے قابل قدر ہیں۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

دعا گو

محمد غلام مرتضی شاذی

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا باعث علی رضوی مہتمم جامعہ شیخ الحدیث منظر الاسلام  
گلشن کالونی نذر والا رود فیصل آباد

جناب پیر حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب تمام سیفی پیران عظام میں انتہائی پرکشش  
حسین و جیل متبسم شخصیت کے مالک ہیں۔ اہلسنت و جماعت کا سنی کاز کیلئے کوئی  
پروگرام ہوا ہو یا کسی سنی عالم دین کا جنازہ ہوا ہو اور میاں صاحب کو اطلاع ہوئی پھر یہ  
نہیں ہوا کہ انہوں نے وہاں اپنے سینکڑوں مریدین و احباب سمیت شرکت نہ فرمائی ہو  
اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے۔ کہ ان کی یہ سعی قبول ہو زندگی اور بالشان ہو خاتمه  
بالا یمان ہو جنت الفردوس مقام ہو آمین ثم آمین

والسلام خیر اندیش

الفقیر محمد باعث علی رضوی

امیر جماعت اہلسنت ضلع فیصل آباد

استاذ العبد حضرت علام صاحبزادہ رضاۓ المصطفیٰ پر پسل جامع رسولیہ شیراز یہ لا ہو ر

ذکورہ بالا تمام حالات تحریر کے مطابق حضرت صاحب مخدوم المشائخ کے پاس پہلے بھی چند مرتبہ حاضری کا اتفاق ہوا علماء کرام کے ساتھ شفقت فرماتے ہیں نیز مختصر وقت میں عظیم مرکزی جامع مسجد کا قیا اور دینی ادارہ کا قیام روحانی طاقت اور روحانی فیض کا کرشمہ۔ مولا کریم نے مفتین و متولین کو آستانہ عالیہ راوی ریان شریف سے زیادہ سے زیادہ فیض یا بہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج آستانہ عالیہ راوی ریان شریف حاضری کا موقع ملا، علوم ظاہریہ و باطنیہ کی تربیت کا یہ بہترین ہر کمزور ملک اہلسنت و الجماعت کی اشاعت و ترویج میں مصروف عمل ہے۔ اللہ کریم زیر آستانہ حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کو سلامت رکھے جن کی بآکماتی محنت اور تربیت سے ہزاروں لوگ سنت پر عمل پیرا ہوئے۔

قامہ نظام صطفیٰ مصلحتی ملتان کے بے تاخ بادشاہ پیر طریقت مولانا حامد علی خان نقشبندی کے

## فرزند ارجمند صاحبزادہ احمد میاں نقشبندی ملتان شریف

حضرت صاحب سے بالصافی ملاقات کا شرف تو حاصل نہیں ہوا لیکن ان کے مریدین سیفی حضرات سے اکثر ملاقات رہتی ہے۔ ملتان کی مشہور دین درسگاہ جامع خیر المعاد میں بھی ان کے مرید صادق شیخ القرآن مولانا غلام حسین سیفی باعمل استاد ہیں اور درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں وہ جامد کے ترجمان ماہنامہ "الحامد" میں سلسلہ وار درس قرآن لکھ رہے ہیں ایسے نوجوان لڑکے بھی سر پر مخصوص انداز میں سفید گلزاریاں باندھ نظر آتے ہیں جو پہلے دین سے بیگانہ بعد جدید دور کے ماحول میں رنگے ہوئے تھے لیکن سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ میں داخل ہونے کے بعد اکنی دنیا یکسر تبدیل ہو گئی۔ ایسے استاد اور دیگر باشرع مریدین کو دیکھ کر انکے پیر و مرشد کی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ یقیناً علم و عمل کے پیکر شریعت و

طريقت کا آفتاب اور تصوف و روحانیت کا منبع ہیں۔ جن کے نور کی کرنیں اطراف و اکناف میں ضیاء پاشی کر رہی ہیں۔

موجودہ دور میں جبکہ دی، کیبل اور انٹرنیٹ کے ذریعے مغربی ثقافتی ملخار ہو رہی ہے اور نوجوانوں کے ذہنوں کو مسموم کیا جا رہا ہے۔ فحاشی، عربیانی اور دیگر اخلاقی برائیوں کی تعلیم چونکہ گھنٹے دی جا رہی ہے۔ وہاں تصوف اور روحانیت کے مرکزوں کو مغضوط و مربوط کرنے کی اشد ضرورت ہے اور اس کیلئے بے غرضی اور بے لوثی اور خلوص نیت شرط اولین ہے۔

حقیر احمد میاں

مدیر اعلیٰ (الحامد)

ناجیب صدر بے یوپی (صوبہ پنجاب)

## پیر طریقت رہبر شریعت سید مظہر سعید کاظمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ سعید یہ کاظمی

امیر جماعت اہلسنت پاکستان

حضرت پیر میاں محمد سعیفی صاحب مدظلہ سے متعدد بار ملاقات ہوئی۔ جب بھی طے بڑی محبت اور خلوص سے طے۔ انٹریشنل سینی کانفرنس ملٹان کو کامیاب کرنے میں آپ نے نہایت اہم کردار ادا کیا اور آپ اپنے سینکڑوں مریدین کے ساتھ کانفرنس میں شریک ہوئے۔

آپ ایک پُر وقار اور جاذب نظر شخصیت کے ماں کی ہیں۔ طبیعت میں بڑی سادگی ہے۔ آپ کے سینے میں مسلک کا در در کھنے والا دل ہے اور آپ دن رات مسلک اہلسنت کا فروع اور ترویج و اشاعت میں معروف ہیں۔ آپ کے تمام مریدین آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔ فقیر دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلک اہلسنت کے فروع کیلئے آپ کی مسائی جیلہ کو مخلوق فرمائے اور دین و دنیا کی نعمتوں اور دارین کی سعادت سے سرفراز فرمائے۔

آمین۔ بجاہ سید امر سلیمان صلی اللہ علیہ وسلم

## حضرت علامہ عبدالطیف صاحب مدرس جامعہ فیضیہ لاہور بسم اللہ الرحمن الرحيم

حسن اتفاق سے علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کے ہمراہ آستانہ حفیہ سیفیہ راوی ریان گیا۔ عجب منظر تھا ہر طرف سنت کی بہار تھی اور نہایت اعلیٰ جذبہ شریعة مصطفیٰ ﷺ کا دیکھا اللہ قدوس کے فضل و کرم سے اپنے بعض علماء احباب سے بھی وہاں ملاقات ہو گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حبیب کریم کے صدقے ہمیں تبع سنتہ بنائے آمین۔

احقر محمد عبدالطیف غفرلہ خادم علوم دینیہ  
برائے العلوم جامعہ فیضیہ

## حضرت علامہ مولانا اللہ وسا یا صاحب میانوالی

آج موعدہ 5-5-99 بروز بدھ جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف شرف حاضری حاصل کیا۔ اتفاقاً آج یہاں قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام تھا۔ الحمد للہ پروگرام انتہائی موثر اور ارتکام اہلسنت کیلئے انشاء اللہ سنگ میں ثابت ہو گا۔

علاوه ازیں آستانہ عالیہ سیفیہ راوی ریان شریف کی خدمت میں دین کا کام شاید اس وقت کسی آستانے پر ہو رہا ہو۔ الحمد للہ یہاں کے تمام مریدین متولیین و معتقدین سنت رسول ﷺ کا نمونہ اور شریعت مطہرہ کی پابندی کا مجسم ہیں۔ یہ سب تاثیر و تحریک حضرت قبلہ پیر سرکار میاں محمد سیفی صاحب کی انتحک محنت اور پر خلوص خدمت کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آستانہ عالیہ سے ایک ایسی تحریک پیدا کرے جو ملک و ملت اور عالم اسلام کے اتحاد و یکائیگت کا سبب ہو۔

## جناب محترم محمد حمید اختر قادری سلطانی صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده و نصلى على رسوله الكريم  
 تآمد اہلسنت امام انقلاب علامہ شاہ احمد نورانی صدر جمیعت علمائے پاکستان کی جامعہ  
 خانقاہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان شریف تشریف لانے پر بندہ نے بعد احباب یہاں حاضر  
 ہو کر اور حضرت قبلہ میاں محمد خنی مدخلہ العالی سے خصوصی ملاقات کر کے جو روحانی  
 سکون حاصل کیا اس سے قبل کہیں دوسرے آستانے پر ملاحظہ نہیں کیا۔ اس خانقاہ  
 شریف کے متعلق میرے بھی وہی تاثرات ہیں جو قائد اہلسنت نے تحریر فرمائے۔

والسلام

خادم جمیعت علمائے پاکستان ضلع گوجرانوالہ  
 محمد حمید اختر قادری سلطانی

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد ابراہیم وال بھڑاں میانوالی  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلیم علی رسوله الکریم

بندہ بہت دفعہ خانقاہ محمدیہ سیفیہ میں حاضر ہوا حقیقت یہ ہے کہ یہاں رہ کر روحانی  
 سکون حاصل ہوتا ہے ہر وقت اللہ اور اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا ذکر ہوتا ہے اس  
 دفعہ صاحبزادہ محمد سعید حیدری سے تفصیلی ملاقات ہوئی جس سے انتہائی مسرت حاصل

ہوئی آپ کو سلف صالحین کا صحیح وارث پایا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ کریم اس آستانہ کو مزید ترقی عطا فرمائے۔

محمد ابراءٰ حامد اہل سنت و جماعت

جامع العلوم حضرت علامہ مولانا محمد اکرم الازھری فاضل جامع ازھر مصر  
الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين  
والله واصحابه

آج آستانہ عالیہ راوی ریان شریف میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی زہبے نصیب  
کہ آج شیخ المشائخ حضور اخنذادہ سیف الرحمن دامت برکاتہم العالیہ بھی تشریف  
فرما تھے صبح نماز کے بعد بڑی روحانی محفل تھی یہ محفل صرف روحانی ہی نہ تھی اسکے ساتھ  
ساتھ بھرپور علمی محفل بھی تھی آپ کے تقریباً پونے دو گھنٹے ایک مسئلہ کے جواب میں  
وعظ و ارشاد سے حاضرین کو مستفید فرمایا  
میری دعا ہے کہ یہ آستانہ اسی طرح سالکین کے لیے روشنی کا منبع رہے۔

کتبہ

محمد اکرم الازھری

شمس العلماء حضرت علامہ مولانا شمس الزمان قادری صاحب  
نحمدہ و نصلی علی دسویه الکریم اما بعد فاعود باللہ من  
الشیطان الرجیم بستغیر اللہ للرحمٰن الرحیم  
آج مورخہ 25-05-2025 کو پیر طریقت مجاهد اہلسنت حضرت میاں محمد خنی سینگھ

صاحب دامت بر کاتبم العالیہ کے آستانہ پر کانفرنس کی دعوت کے سلسلہ میں حاضر ہوئے حضرت میاں صاحب کے آستانہ پاک کے تمام خدام اور متولین سنت شریفہ کے پابند ہیں مسلک اہلسنت کے لیے ہر قسم کی قربانی دینا حضرت میاں صاحب عظیم عبادت سمجھتے ہیں جماعت اہلسنت کے جس مذہبی پروگرام کیلئے ہم نے دعوت پیش کی آپ نے ہر طرح سے بھرپور تعاون کیا آپ ایک شیخ کامل بھی ہیں اور مجاہد و عابد بھی آپ کا دل ہر وقت اتحاد اہلسنت کیلئے وہڑکتا رہتا ہے اور آپ کی خواہش ہے کہ تمام اہلسنت متفق ہو کر مذاہب باطلہ کا مقابلہ کریں علماء کرام سے پیار اور ان کی خصوصی مہمان نوازی حضرت کا معمول ہے سنت کی تبلیغ اور بد مذہبوں سے نفرت کا درس آپ کا محبوب ترین عمل ہے مسجد اور ادارہ کے نقشہ کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ مستقبل میں اہلسنت کا عظیم ادارہ ہو گا۔

**استاذ العلماء حضرت مولانا سید علامہ مولانا سید شمس الدین بخاری صاحب**  
 الحمد لله نحمدہ و نصلی علی سیدنا رسولہ الکریم راما بعد!  
 آج بتاریخ 16 ستمبر بروز جمعرات اور بعد از نماز مغرب آستانہ عالیہ محمدیہ حنفیہ سیفیہ  
 راوی ریان شریف حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک بہت بڑی محفل ایصال  
 ثواب حافظ قاری محمد آصف صاحب شہید کشمیر رحمۃ اللہ علیہ انعقاد پذیرتھی حضرت علامہ  
 مفتی محمد اقبال چشتی صاحب نے شہادت کی عظمت بیان فرمائی۔ اور فقیر نے اس عنوان  
 پر کچھ مفردات پیش کیے۔

حضرت قہمہ پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کی خدمت میں یا رسول پر چم مارچ  
 کے اشتہارات اور دعوت پیش کی آپ بہت بڑے اسلام کے مجاہد فی اشیع علماء کے  
 قدردان اور ایک عظیم آستانہ کے بانی ہیں۔ اور تمام حاضرین کو آل محمد کی محبت کی تلقین

فَرَمَأَنِي اللَّهُ تَعَالَى أَپْنِي حَبِيبَ كَمْ كَمْ دَقَّتْ إِلَيْهِ أَسْعِدَنِي  
كَمْ كَمْ مُسْتَفِضَ هُوَ تَرْبَنِي كَمْ سَعَادَتْ نَصِيبَ فَرَمَأَنِي  
وَاعْظَمُ شَرِيفٍ بِيَالِ جَنَابِ حَمْزَةِ الْقَامِ

## حضرت مولانا مفتی محمد اقبال چشتی صاحب

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الرَّحِيمِ-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سینی خنی دامت برکاتہم العالیہ کی رفاقت میں  
شیخ کامل حضرت اخندزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت کیلئے آستانہ عالیہ  
باڑہ شریف حاضری کا شرف حاصل ہوا یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ حضرت اخندزادہ  
صاحب دامت برکاتہم العالیہ عظیم عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد شفیق ہیں ان  
کی گفتگو کا اکثر حصہ قرآن و حدیث کے دلائل سے مزین ہوتا ہے اور اپنی گفتگو میں وہ  
سب سے زیادہ حضرت امام ابوحنیفہؓ اور حضرت مجدد الف ثانیؓ کے فضائل بیان کرتے  
ہیں آپ محفل میں علماء اکرام کی خصوصی عزت فرماتے ہیں اور دیوبندی را فیضت  
خارجیت اور تمام مذاہب باطلہ پر لعنت فرماتے ہیں اور آپ کے تمام صاحبزادوں کا  
بھی یہی طریقہ ہے۔

حضرت میاں صاحب سے مرشد کی شفقت اور میاں صاحب کی اپنے مرشد سے  
عقیدت لا جواب ہے۔

محمد اقبال

حضرت علامہ مولانا شاہ حسین کردیزی گوڑوی مہروی کراچی

سرت شیخ سعدی نے لکھا ہے

و من بات الارض من کرم البذر

چونکہ دنیا میں یہی دستور ہے کہ ہر چیز اپنی اصل سے پہچانی جاتی ہے حضرت شیخ سیف الرحمن اخندزادہ ایسی پاکیزہ اور قابل ہستی ہیں جن کا تراشا ہوا ہر ہیرا اپنی قیمت اور حسن و جمال میں اپنی مثال آپ ہے ان کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں خلفاء شریعت و طریقت کے آئینہ دار ہیں حضرت میاں محمد سیفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی ان کے تراشے ہوئے ہیرے ہیں جن سے شریعت و طریقت کی روشنی اور شعائیں ہزاروں افراد امت پر جلوہ ریز اور نور بار ہو رہی ہیں رقم الحروف کی ایک دفعہ ان سے ملاقات ہوئی وہ اپنے شیخ مکرم کی محبت میں کشته سوختہ معلوم ہوتے تھے۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہر سالک کو یہ نعمت عطا فرمائے اس لیے کہ اس کے بغیر راہ طریقت میں کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہونا مشکل ترین امر ہے۔

شاہ حسین گردیزی

حضرت علامہ مولانا محمد حنیف طیب صاحب

سیکریٹری جزل مرکزی جیعیت علماء پاکستان

جامعہ جیلانیہ رضویہ "لاہور" پر طریقت میاں محمد حنفی سیفی صاحب کی خدمات کو اجاگر کرنے کیلئے خصوصی مجلہ شائع کر رہا ہے۔ یہ بڑی اچھی روایت ہے ورنہ عموماً ہمارے یہاں خدمت کرنے والوں کی زندگی میں قدر دانی بہت کم ہوتی ہے۔ محترم پیر میاں محمد

حني سيفي بڑے منكسر المزاج اور تواضع پرند انسان ہیں۔ میں نے ہمیشہ ان کو متحرک اور فعال دیکھا۔ جماعت الہست کے نظام مصطفیٰ کنوش سے لیکر عالمی سی کانفرنس تک میں نے جب بھی اور جہاں بھی ان کو دیکھا تو مستعد پایا آپ کی سرپرستی میں شائع و نے والا مانہنامہ "السیف الصارم" بھی نظر سے گزر اس میں جدید دور کے مسائل کے بارے میں الہست کے عظیم مفتیان کرام کو عوام کی رہنمائی کی طرف راغب کرنے کے ضرورت ہے۔

والسلام

محمد حنیف طیب

سکریٹری جزل مرکزی جمیعت علماء پاکستان

پیر طریقت استاد العلماء حضرت علامہ مفتی احمد الدین تو گیردی سیفی  
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی اللہ و صحبہ  
اجمیعین امال بعد

حضرت شیخ الشائخ شیخ العلماء حضرت میاں محمد حنیف سیفی مبارک

ان نامور عظیم المرتبت قدسی صفات ہستیوں میں سے ایک ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی کمالات سے نوازہ ہے جکو دیکھنے سے "اذا در واذ" کر اللہ "حدیث شریف" کے مطابق خدا یاد آ جاتا ہے۔

انکی نگاہ میں وہ کمال و دیعت ہے کہ جس راہزن چورا چکے پر پڑی وہ تائب ہو گیا اور جس بد عقیدہ شخص پر پڑکا وہ خالص اور صحیح العقیدہ ہو گیا اور جسکی نگاہ مبارک سے کئی احمدی، غیر مسلم پچ مسلمان ہو گئے۔ بلا مبالغہ انکے اندر ایسے باطنی کمالات ہیں۔ جنکا

عین انظر صاحب باطن ہی مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اگر کوئی تماشہ، ماحول یا وہاں کیا کچھ ہوتا ہے کے ارادہ سے بھی جاتا ہے تو ”مر الجلسات لا يشقى جليسهم“ کے بموجب وہ انہیں کا گرویدہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ صحیح عقیدہ، اصلاح باطن، پابندی سنت کا خوگرہ وجاتا ہے بقول اقبال

جو خود نہ تھے راہ پر وہ اوروں کے ہاری بن گئے

وہ کیا نظر تھی جس نے مردوں کو میجا کر دیا

کئی بار رقم الحروف نے ان کی زبان حق ترجمان سے ایسے ایسے نکات نے ہیں جو ایسے لوگوں سے بھی نہیں سے جنہیں اپنی علیمت، قابلیت، فکر و دانش پر فخر ہوتا ہے حقیقت ہے کہ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”علمتناه من لدنا علما“ ہر عارف عالم ہوتا ہے اور ہر عالم عارف نہیں ہوتا انہیاء کرام خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں اور اولیاء کرام جلسات اللہ پیر رومی فرماتے ہیں

ہر کہ خواہ ہمنیشنی باخدا او نشینند در حضور اولیاء

۱۔ شیخ کامل اور اکمل کی صحبت ۲۔ رابطہ شیخ

۳۔ شیخ کے بتائے ہوئے اذکار و اوراد ۴۔ مراقبہ

صوفیاء کی صحبت کی یہ خاصیت اور اثر ہے کہ ناممکن کو بھی ممکن کر دیتی ہے۔

آہین کہ بپارس آشناشد فی الحال بصورت طلاشد

خورشید نظر چوں کرد برسنگ تحقیق کہ لعل بیر بھاشد

اسی طرح انسان ناقص جو مغل آہن انسان کامل کی صحبت میں کندن بن جاتا ہے سارا

کھوٹ اسکا نکل جاتا ہے یا یوں سمجھئے کہ خورشید ولایت محمدی صوفی کامل عاشق الہی کی

نظر منور میں یہ اثر ہے کہ نفس امارہ کے تکمین قلعہ پر اگر وہ پڑ جاتی ہے تو اسکو لعل بے بہا بنا دیتی ہے۔ ہر چند کہ جسم ظاہر میں اور ناقص حال میں محال معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آہن سیاہ باطن کندن بن جائے یا کوئی پھر دل لعل بے بہا بن جائے مگر اسکا محال ہونا جبلت اور عادت کا بدلا اگر ہو سکتا ہے تو صرف صوفیائے کرام کی صحبت کی برکت سے ہی ہو سکتا ہے جسکے صد ہامشاہرے ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ صد ہا فاسق اور فاجر ہزار ہاؤ کو اور رہن ان اور بے دین اپنی عادات کو چھوڑ کر ایک ولی کامل میاں صاحب مبارک کی صحبت سے کپے دیندار، عابد، زاہد اور متّقیٰ پر ہیز گار بن جاتے ہیں۔

آادر چھے دکھادوں میں گلستان ان کا

### خدمت شیخ اور میاں صاحب مبارک:

محبت سے انسان بنتا ہے موجودہ مادیت کے دور میں صحبت اہل اللہ میسر نہیں اس لیے دنیاوی مصروفیات ہمیں فارغ ہی نہیں ہونے دیتی اگر کبھی موقع ملے تو پھر حب مال کا سوال بڑی رکاوٹ بن جاتا ہے ہم ضروریات زندگی کے حصول اور دنیاوی رسوم کے لیے تو بے دریغ پیسہ خرچ دیتے ہیں لیکن راہ حق میں ہاتھ کھینچنے پر جواب ہی کا خبر سر پر لٹک رہا ہے جو دنیاداروں کو نظر نہیں آتا آیت کریمہ "لَا تَلْهُكْمِرَأْمَوَالَّكَمْرُ أَوْلَادَكَمْرُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ" پر کبھی نظر پڑی ہی نہیں "وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِنَّكُمْ هُمُ الْخَاسِرُونَ" نظر میں آتی ہیں۔ دنیاوی ضروریات بغیر روپیہ خرچ کیے پوری نہ ہو سکیں اور راہ حق وہ منزل ہے جہاں عاشقان کرام سر و هر کی بازی لگا دیتے ہیں تن من دھن سب کچھ قربان کرنے سے رضاۓ مولا نصیب ہو جائے تو یہ سودا بہت ستا ہے۔

جماعت چند دادم جان خریدم

بحمد الله عجب ارزان خریدم

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دون

اپنی خیال است و محال است و جنون

حضرت میاں صاحب مبارک نے مجتب شیخ میں سب کچھ خرچ کیا ہے۔

اتباع سنت:

قبل ویکعب حضرت میاں صاحب مبارک کو اپنے شیخ المشائخ قیوم زماں مجدد عصر حاضر  
حضرت سیدنا مرشدنا عالیٰ جاہ نمونہ سنت نبوی مبارک صاحب پیر ارجمند خراسانی دامت  
برکاتہم العالیہ کی مشفقاتانہ نظر سے ایسا اتباع سنت سے پیار ہو گیا ہے کہ خود بھی سنت  
نبوی میں ڈھلے ہوئے نظر آتے ہیں اور ہر وقت ہر مجلس میں اسی موضوع پر ایسی پرمغز  
اور با اثر گفتگو فرماتے ہیں کہ انکی نگاہ میں آنے والا ہر شخص مقیم سنت نظر آتا ہے بالخصوص  
ریش پر تو ہمہ وقت کلام فرماتے رہتے ہیں۔

گفتگو کیوں نہ فرمائیں جب امام الانبیاء والمرسلین سید الاولین والآخرين محبوب رب  
العلمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اسکی خاصی اہمیت بیان فرمائی ہے گوشی دل سے  
سنبھے کچھ مونموں کی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے پاک ارشادات سے اپنے ایمان کو  
تازہ کیجئے یاد رہے! ہر عاشق کو اپنے معشووق و محبوب کی ہر ادا پیاری اور محبوب ہوتی ہے  
چہ جائیکہ محبوب کا ساتھ حکم بھی ہو۔ صحیح مسلم، ابو داؤد کی روایت کے مطابق دس  
چیزیں فطرت سے ہیں ان دس میں موچھیں کوتاہ اور ریش بڑھانا ہے اور بخاری شریف  
مسلم شریف کی دوسری حدیث پانچ چیزیں فطرت سے ہیں جن میں دو مذکورہ بالا کا ذکر  
ہے تیسری حدیث بخاری شریف کہ تم مشرکین کی مخالف کرو داڑھی بڑھاؤ اور موچھیں کو  
تاتاہ کرو۔ چوتھی حدیث ابن عمر سے مردی ہے کہ آپ ﷺ نے موچھیں کوتاہ (مونڈ نے

کے قریب) اور داڑھی کا حکم دیا (ابوداؤد) پانچویں بخاری شریف مونچھوں کو خوب پست کرو اور ریش کو بڑھاؤ۔ حدیث نمبر ۶: خالفو المشرکین و فرقہ اللھی و احفو الشوادرب۔ ریش کو لمبا کرو اور مونچھیں کوتاہ کرو۔ حدیث نمبر ۷: نسائی سنن کبریٰ میں ہے مونچھیں مونڈا اور داڑھی بڑھاؤ۔

حدیث نمبر ۸: ابو بکر ابن الی شیبہ نے اپنی مصنف میں بیان کیا ایک جھوٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جس نے اپنی داڑھی مونڈ واٹی ہوئی اور مونچھیں بڑی بڑی تھیں تو اپنے فرمایا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا ہمارے مذهب ایسا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے دین میں ان نجز الشادب و ان احفنی الحبة مونچھیں بہت پست (حلق کی طرح) اور داڑھی بڑھانا ہے۔

اسی طرح قبضہ (مشت) سے زائد کا کاشنا فقد خنی میں واجب ہے جیسا کہ ابن عمر کی معمول میں ہے قبضہ سے جو بال تجاوز کرتے اسے کاث دیتے تھے (بخاری) ابن شیبہ ص ۱۰۹ ج ۳۲) اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ریش کو مشت میں لیتے اور جو مشت سے زائد ہوتے انہیں کاث دیتے تھے۔

نیز ابو حلال کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری اور ابن سیرین سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اپنی میں لمبائی کی طرف سے کاشنے میں کوئی حرج نہیں۔

ظاہر ہے اگر قبضہ سے زائد کاشنا ممنوع ہوتا تو کوئی صحابی بھی نہ خود زائد از قبضہ کاشنا اور نہ ہی کاشنے کی اجازت دیتا اسی لیے فقاء احناف نے فرمایا مرد کے لیے داڑھی مونڈا وانا اور قبضہ سے کم کرنا حرام ہے اور قبضہ سے زائد کو بھی کاشنا چاہیے۔

ترمذی میں ہے آپ ﷺ خود داڑھی سے اسکی لمبائی اور چوڑائی میں پختے تھے۔

”وَاطِبِعُوا اللَّهَ وَاطِبِعُوا الرَّسُولَ“ کے تحت جس طرح رب تعالیٰ کا حکم ماننا فرض

ہے اسی طرح رسول خدا کا حکم ماننا بھی فرض ہے مومن کی شان والذین آمنوا الشد  
حبا اللہ (القرآن) اور لا يؤمن احد کمر حتی اکون احباب الیہ من  
ولدہ و والدہ والناس اجمعین (بخاری) اور لقد کان لکمر فی  
رسول اللہ اسوة حسنة کی تعلیل اسوہ حسن رسول ﷺ کا صورة، سیرۃ اختیار  
کرنے کے بغیر چارہ ہی نہیں اگر کسی کو رسول کریم ﷺ کی صورت و سیرت محبوب و  
مطلوب نہیں اور وہ اسکو اختیار نہیں کرتا یا اسے پسند نہیں کرتا تو وہ اپنے ایمان کی خیر  
منائے کیونکہ یہ ایمان کے منافی ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا محبت نہیں دیکھا جسکو محبوب کی  
صورت و سیرت پیاری نہ ہو اور اسکی پرواہ نہ کرتا ہو اسکو چند بار پڑھیں

شاند اتر جائے تیرے دل میں میرے بات

اللهم ارنا الحق حقاً و ارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلًا و ارزقنا  
اجتنابه ”

### آداب شیخ اور حضرت میاں صاحب مبارک:

تصوف کے امام حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ اور حضرت امام ربانی شہباز لامکانی  
مجد الدالف ثانی علیہ الرحمۃ کی طریقت "سب ادب ہے" مشہور مثال ہے کوئی بے ادب  
خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ حضرت امام ربانی اپنے مکتوب نمبر ۲۹۲ میں فرماتے ہیں یہ مکتوب  
ہر صاحب طریقت اور سالک طریقت کو مطالعہ کرتے رہنا چاہیے بلکہ اسے حفظ کر لیا  
جائے تو بہت ہی بہتر ہے) اور اپنے آپ کو کلیّۃ اسکی طرف متوجہ کر کے بیٹھے۔ یہاں  
تک کہ اسکے حکم کے بغیر ذکر میں بھی مشغول نہ ہو۔ اور فرض و سنت نماز کے علاوہ کوئی  
نماز اسکی مجلس میں ادا نہ کرے۔

(الی ان قال) اور تمام کلی و جزوی امور میں اپنے پیر کی اقتداء کرے کیا کھانے پینے

میں اور کیا سونے (نیند) میں اور ہر نیک کام میں نماز کو بھی اپنے پیر کی طرح ادا کرنا چاہیے اور فرقہ کو شیخ کے عمل سے سیکھنا چاہیے۔

چنانچہ میاں صاحب مبارک نے نماز، روزہ اور فقہ کو اپنے شیخ مبارک صاحب سے سیکھا ہے اور شیخ کے عمل کی سرموہی مخالفت نہیں کرتے حضرت میاں صاحب کو جو اللہ تعالیٰ نے یہ کمال عطا فرمایا ہے وہ فقط محبت شیخ اور ہر طرح سے اسکے عمل کی اقتداء اور کمال اتباع سنن سیدیہ مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے ہے۔

جگہ سُنْقِلیث حضرت مبارک صاحب دامت برکاتہم العالیہ یہ عطا فرمایا کہ آپ ایک مکتوب فرماتے ہیں

میاں صاحب میرے قدم بقدم (نقش قدم پر) چلتے ہیں لہذا انکی معاونت اور ان سے محبت ہر شخص کو کرنی چاہیے۔

الراقم احمد الدین تو گیر وی سیفی

جگہ گوشہ محدث اعظم حضرت علامہ حضرت مولانا عبداللہ قصوری رحمۃ اللہ علیہ بیہر طریقت حضرت علامہ مفتی صدر علی قادری سجادہ نشین آستانہ عالیہ محدث اعظم قصوری حال لاہور بیہر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد خلقی نقشبندی سیفی کی زیارت سے بہت لطف آیا۔ آپ کو شریعت مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیکر پایا۔ اور فیض ہماری رکھتے ہوئے مریدین کو شریعت کا پابند پایا۔ ایسے بیہر خانے کام کریں تو شریعت کو دن ڈگنی رات چوگنی ترقی حاصل ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بیہر کامل کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمين

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین صدیقی کیلانی خطیب اعظم گوجرانوالہ  
حضرت صاحب مخدوم الشانخ حضرت میاں محمد سعفی دامت برکاتہم کے پاس پہلے  
بھی چند مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ آپ علماء کرام کے ساتھ بہت شفقت فرماتے ہیں  
نیز مختروقت میں عظیم الشان مرکزی جامع مسجد کا قیام اور دینی ادارہ کا قیام روحانی طاقت اور  
روحانی فیض کا اثر ہے۔ مولا کریم معتقدین و متوسلین کو آستانہ عالیہ راوی ریان شریف سے  
زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

از قلم استاذ العلماء حضرت نور الحمد جزا نوالہ مہتمم دارالعلوم نور القرآن جزا نوالہ

نحمد و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد! بندہ کو آستانہ عالیہ راوی ریان شریف حضرت میاں محمد حنفی سعفی صاحب مدظلہ  
العالیٰ کے آستانہ پر حاضر ہوئیا موقع ملا۔ میاں صاحب کے اخلاق نے مجھے بہت  
متاثر کیا ماشاء اللہ تمام ماحول سنت کے مطابق پایا میں نے خلاف شرع کوئی بات نہیں  
دیکھی۔

از قلم فقیر سید علی اکبر بخاری غزنوی چشتی عفنی عنہ اعج شریف ضلع رحیم یار خان  
تحصیل لیاقت پور ساکن ایمن آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقیر کا اتفاقاً گذر ہوا ادھر خوشبو مہک ایسی آئی بوجوہ کہ لاہور شریف کا پروگرام چھوڑ کر  
حاضر ہوا۔ الحمد للہ یہاں آکر تصوف علی طریق الاتم ایسا دیکھا کہ ظاہر باطنی روحانی  
دیکھی کہ قلبی مسرت ہوئی معلوم ہوا۔

آستانہ عالیہ چراغ

مقبلان ہرگز نہ مرید

[marfat.com](http://marfat.com)

## حضرت علامہ صاحبزادہ مقصود احمد کیانی صاحب

ادارہ منہاج القرآن لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت، صوفی کامل حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالیٰ پچھے بھی نہ تھے جب مرشد کامل کی نظر ہوئی تو راوی ریاض شریف میں فیض طریقت کا وہ چشمہ جاری کیا جس سے خلقت کثیر سیرابی پاری ہے اور یہ چشمہ بڑھتا جا رہا ہے اس کا فیض پاکستان سے باہر کئی ممالک میں جاری و ساری ہے۔ میاں صاحب کی زیارت کریں تو ان میں حضرت مجدد عصر قبلہ مبارک صاحب کی جھلک دکھائی دیتی ہے ان کو اپنے مرشد کے ساتھ اس درجہ کی فناستیت حاصل ہے کہ صورت ویرت میں بھی مرشد کی اتباع کرتے نظر آتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

**خیار کمر الذین اذا در فواذ کر اللہ**

تم میں سے بہترین وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے اللہ یاد آجائے

حضرت میاں صاحب کو دیکھنے سے باخدا اللہ یاد آتا ہے اور قلب ذکر میں مشغول ہو جاتا ہے اور مریدین صادقین پر وجود طاری ہو جاتا ہے۔ آپ اہل سنت کے ایک چھ مجاہد ہیں بد عقیدہ لوگوں کا مقابلہ کر رہے ہیں اور مگر اہل سنت کا سد باب کر رہے ہیں۔ کئی دفعہ آپ پر گستاخ بد عقیدہ لوگوں نے قاتلانہ حملے بھی کیے مگر اللہ تعالیٰ نے اس مجاہد سے دین نبین کی خدمت لینا تھی اس لیے ان کی ناپاک تمنا میں پوری نہ ہو سکیں۔ اہل سنت کے لیے آپ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں سنی کانفرنس مینار پاکستان اور انٹریشنس کانفرنس منعقدہ جلتیں کے ایعقاد کے لیے اہم کردار ادا کیا۔

ملت اسلامیہ کے اتحاد کے لیے آپ کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔ آستانہ عالیہ راوی ریان میں آپ نے اکابر علماء کو کئی دفعہ دعوت دی تاکہ امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے کوئی بڑی خدمت سرانجام دی جاسکے۔

فقیر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہ اسے حضرت میاں صاحب کا پیر بھائی ہونے کی نسبت اور شرف حاصل ہے اس لئے گا ہے آپ کی زیارت سے مستفیض ہوتا ہوں۔ فقیر کی دعوت پر ”شاہ نقشبند سیمینار“، جو تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام منایا گیا میں حضور مجدد عصر قوم زماں قبلہ مبارک صاحب کے تحت جگر پیر طریقت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حمید جان مبارک اور ان کی معیت میں میاں محمد صاحب کثیر تعداد میں طالبان حق کے ساتھ منہاج القرآن مرکز میں تشریف لائے۔ آخر میں فقیر اس امر پر مفتی اعظم پاکستان پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب پر ”الطریقه والا رشاد نمبر“ شائع کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کی اہم ضرورت تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

صاحبزادہ علامہ مقصود احمد کیانی  
مرکزی رائہنا قومی تیجھتی کونسل  
منہاج القرآن مشائخ رابطہ کونسل لاہور

## شیخ الحدیث والشیر جامع معقول والمعقول

### حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد چشتی گوڑوی

جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان شریف

حضرت میاں صاحب جماعت البصیرت کے پچے داعی ہیں سنی کانفرنس اپریل 2002 میں آپ نے صاحبزادگان غزالی زمان سے بھرپور تعاون فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے اکتوبر پچے جذبوں کو سلامت رکھے (آمین)

مشتاق احمد چشتی ملتان شریف

### پیر طریقت پیر ڈاکٹر عمر فاروق عابدی سیفی

سرز میں پاکستان یا ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ایک ہزار سال تک رہی ہے اس سے پہلے اس سرز میں پر ہندو اور سکھ سامراج کا مکمل تسلط تھا۔ اولیاء کرام کی آمد کی برکات نے پاک و ہند یعنی بر صغیر کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔ جہاں پر ایک بھی کلمہ پڑھنے والا نہ تھا آج اس سرز میں مساجد اور مساجد کو اعداد و شمار میں نہیں لا جائے گا۔ ہندو، سکھ و ہرم میں قبریا مزار کا کوئی تصور نہیں، انکے مذہب میں مردوں کو جلا کر راکھ کو دریا میں بھاڈایا جاتا ہے۔ مساجد و مزارات ہوتا یہ سراسر ہندو ہرم کے خلاف ہے جس مذہب میں قبر کا وجود ہی ممکن نہ ہو وہ مزارات اور گنبد کو کیسے تسلیم کرے گا۔ مزارات پر گنبد اسلئے بنائے جاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ”مومن کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے“ اور بخاری شریف کی حدیث میں جنت کے محلات پر گنبد کا ذکر ہے۔ پہلے جو پرانی مساجد ہیں انکے تقریباً گنبد موجود ہیں۔ بات گنبدوں کی طرف چلی گئی یہ کثرت مزارات اولیاء کبار کی

شان وشوکت پر دلالت کرتے ہیں کہ انہی پا کبار لوگوں کی برکت سے آج تک رشد و بدایت کا سلسلہ برصغیر پاک و ہند میں قائم ہے اور قیامت تک انہی لوگوں کے سب قائم رہے گا تو جب جی فی روڈ سے گزر ہوتا ہے تو حسین ناؤں کی خوبصورت دادی مرشد آباد کی مرکزی جامع مسجد کا گنبد جب دور سے نظر آتا ہے جو فیضان اولیاء اور جنت کا منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔ اسکو دیکھ کر شیخ العلما میاں محمد سیفی حنفی دامت برکاتہ کی یاد تازہ ہوتی ہے تو یہاں پر اس کامل و مکمل ولی کا وجود اللہ کے ذکر کے پیاسوں کی پیاس بچانے کا شب و روز سامان پیدا کر رہا ہے۔ اللہ کا شکر ہے میرے کامل و مکمل مرشد شیخ المشائخ حضرت شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی دامت برکاتہم عالیہ کی برکت سے اس راوی ریان حسین ناؤں کی پیاری وادی کی زیارت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے اولیاء کبار کے وجود کو سلامت رکھے اور ہمارے جیسے ناقص ان کے وجود مسعود سے فوض و برکات کے جام بھرتے رہیں۔

## گلزارِ ملت و دین بدر المشائخ حضرت پیر گلزار احمد سیفی

زیب آستانہ عالیہ گلزار یہ سیفیہ بابا فرید کالونی چوگنی امر سدھوا ہور حضرت میاں محمد سیفی صاحب کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ میرے مرشدِ کرم کے انتہائی مخلص احباب میں سے ہیں۔ پیر کے مرید تو سارے ہی بنتے ہیں اور مرشد سے اپنی وابستگی کا اظہار بھی کرتے ہیں لیکن ایسے چند لوگ ہیں کہ جن کو مرشدِ خود کہیں کہ یہ میرا ہے۔ میاں صاحب کے بارے میں سرکار اخندزادہ مبارک اور اتنے صاحبزادگان کے تاثرات کے بعد مزید کسی اور تحریر کی ضرورت نہ تھی۔ میں انہی تحریروں کی تصدیق کرتا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سرکار مبارک کے فیضان کوتا قیامت جاری رکھے۔

آمین

صاحبزادہ مفتی پیر خورشید احمد صدیقی نظامی ثم سیفی (ایم اے عربی و اسلامیات)

سجادہ نشین آستانہ عالیہ چشتیہ نقشبندیہ نظامیہ

محبوب و مخدوم الشاعر فنا فی الشیخ عاشق رسول ﷺ حضرت الحاج میاں محمد صاحب خنجری سیفی مدظلہ العالی اکسمیں دماغ عالماء اور سینے میں دل صوفیانہ انگلی محبت سے تصوف بھللتا ہے۔ آپ ایک انتہائی رقيق القلب ہیں جو محض صوفی ہو گوشہ گیر ہوتا ہے مگر حضرت میاں محمد مدظلہ العالی پیر صاحب مردمیدان ہیں واضح ہے کہ بعض صوفی ایسے ہوتے ہیں کہ تسبیح کے دانے پینے کے ماہر ہوتے ہیں دل کی دنیا بد لئے پر قادر نہیں ہوتے کچھ اور ادا و وظائف میں لگر رہتے ہیں تاہم معارف و وظائف سے پرے رہتے ہیں کچھ شعبدے تو دھراتے ہیں، مجرزے رونما نہیں کر پاتے کچھ اپنا حلقہ بیعت تو وسیع کر لیتے ہیں قریبہ تربیت نہیں رکھتے، کچھ وجد و رقص کا پرچار کرتے ہیں، ترکیبہ نفس پر اصرار نہیں کرتے، کچھ میں ملبوس رہتے ہیں فلندر رانہ اداوں سے محروم ہوتے ہیں، کچھ دیرانوں کو جا کر بساتے ہیں انسانوں سے نہیں کر پاتے اور کچھ فقط مزاروں پر جراغ جلاتے ہیں دلوں کے جوت نہیں جگاتے مگر حضرت میاں محمد کو 1996ء میں سرز میں مکہ المکرہ باب الفہد ترکی برآمدہ میں ملاقات ہوئی پہلی بار دیکھا کہ آپ کی شخصیت ہمہ پہلو تھی وہ بیک وقت عالمانہ صباع صوفیانہ جمال کے حامل ووارث ہیں اور میں کئی مرتبہ آپ سے ملاقات ہوتی رہتی تھی مگر ایک بار ادارہ منہاج القرآن لاہور میں مشائخ کنوش میں تشریف لائے تو تعریض کیا کہ اتنا عروج کی طرح میر آیا، ارشاد فرمانے لگے کہ یہ سب مرشد کامل غوث زبان حضرت اخنذزادہ سیف الرحمن صاحب پیر ارجمند مبارک کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ اقبال کی طرح فقیر بھی کہتا ہے کہ

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ

سرقتہ نہ ہے میری ہانگھے خاک میں وہ بخف

بالشبہ امت مسلمہ میں صوفیاء کرام کا وجود اللہ جل مجدہ کا امت پر بڑا احسان ہے کہ یہی صوفیاء

ہر دور میں دین کے محافظ اور امت کے صحیح رہبر و رہنما رہے ہیں، تاریخ شاہد ہے کہ ان حضرات نے دین کیلئے اپنی زندگیاں وقف کیں حضرت میاں محمد سعفیؒ مظلہ العالیؒ نے اکثر حالات کی پرواہ کئے بغیر انہوں نے دین کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کی بخش کنی کی اور ہر طوفان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور کہے ہیں۔ مسلمانان ہندو پاک پر یہ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ صد یاں بیت جانیکے باوجود وادیں میں علماء دین اور صوفیاء کرام موجود ہیں۔ ۱۹۹۶ء سے آج تک حریم شریفین کے بعد آج تک آپ کے ہمراہ سفر میں جو ذوق و شوق و مستی، انوار تجلیات اور رحمتوں کی برسات ناجائز نے محسوس کی اسے توک قلم تحریر کرنے سے عاجز ہے۔ فقط اتنا کہوں گا کہ آپ ایک عظیم مدبر اور عظیم مجاہد ہیں۔ فیصل آباد آپ اپنے مرشد کامل کے ہمراہ ڈاکٹر کرنل سرفراز احمد صاحب کی عظیم محفل میں فرمائے گے..... مولانا وہی آدمی کامیاب ہوتا ہے جسے اپنے مرشد سے مجتب ہے۔

شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام  
خت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگیں

ملانا اندریش محل کا نفرنس کے موقع پر جب شاہی جامع مسجد طوطلہ والی زیر سایہ بی بی پاک دامت ملانا اپنے مرشد کامل اور دیگر بیرونی بھائیوں کے ہمراہ تشریف لائے تو مسکرا کر فرمائے گے الحمد للہ ۲۰۵ جبری میں تعمیر ہونے والی مسجد کی زیارت نصیب ہوئی محفل میں جب حضرت میاں صاحب اور مرشد کامل بیٹھے ہوئے تو معلوم نہ ہوتا تھا کہ مرشد کون ہے اور مرید کون ہے۔ واضح ہوا کہ آپ اہلسنت کی پیچان ہیں آپ نے ایک ملاقات میں فرمایا کہ گناہ سے نفرت کر دیگر گنہگار سے نفرت نہ کرو۔

و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اصحابہ وبارک وسلیم

خیر اندیش

خورشید احمد صدیقی نظامی غزالی

مدرسہ اسلامیہ رومیہ، شاہی جامع مسجد طوطلہ (رجڑو) نزدیکی ریلوے اسٹیشن ملانا

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ارقام: صاحبزادہ محمد آصف محمد سیفی

ابن حضرت میاں محمد سیفی مبارک

میں نے جب سے ہوش سنجا لا ہے اپنے والد گرامی سے سوائے شریعت لی پابندی کے اور کچھ نہیں سیکھا۔ بچپن سے ہی نماز کی پابندی کا والد گرامی سے درس ملا۔ جب سے ہاتھوں میں گرفت پیدا ہوئی ہے سرپر تاج مصطفیٰ علیہ السلام حجائن کی تلقین ہوئی ہے تو اس وقت سے آج تک علامہ شریف سرپر زیب تن کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ذکر کی دولت بھی ہوش سے پہلے سے ہی سینہ میں مؤذن ہے۔ یہ بھی قبلہ والد صاحب مبارک کی توجہ شریف کی برکت سے ہے۔ یہ پاکیزہ ماحول جو مجھے نصیب ہوا ہے۔ یہ والد گرامی کی عنایات توجہات لازوال کی برکات سے ہے۔ رقم نے 1993ء میں اپنے والد گرامی سرکار میاں محمد صاحب مبارک کی معیت میں باقاعدہ باڑہ آستانہ عالیہ پیر پیراں قوم زماں غوثِ جہاں سیدنا و مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور والد گرامی نے باقاعدہ سرکار اخندزادہ مبارک کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا۔ سرکار نے مجھے بیعت فرمایا۔ اگرچہ میرے تمام اس باقاعدہ شریف کی حاضری سے پہلے والد گرامی کی توجہ شریف سے ذاکر تھے اور اس باقاعدہ مکمل ہو چکے تھے۔ یہ میرے والد صاحب کی پنے مرشد پاک سے محبت تھی کہ مجھے اپنی بیعت کے بعد دوبارہ مرشد کی بیعت کے بعد دوبارہ مرشد کی بیعت کروایا۔ میں نے ابتدائی سلوک کے دوران یعنی پہلی بیعت جب والد صاحب سے تھی ہر ہر عجیب و غریب احوال کا مشاہدہ کرتا رہا اور ذکر سے الیکی لذتیں حاصل ہوئیں مگر جیسے ذکر میں ترقی ہوتی گئی احوال عجیب کی مشاہدات بھی ترقی پذیر ہوتے گئے مگر جست بیعت ثالثی سرکار مرشدی اخندزادہ مبارک سے ہوئی تو پھر کمالات کی انتہا ہو گئی۔ سنت کا شوق بڑھ گیا۔ پہلے عات سے نفرت بڑھتی گئی اور آج جس راہ پر میں گامزن یہ ساری والد صاحب کی بركات سے مبارک کی بركات سے حاصل ہوئیں اور مبارک صاحب کی توجہات سے یہ سارے کمالات حاصل ہوئے۔ اس وقت الحمد للہ دسویں جماعت میں

ہوں اور ساتھ ساتھ گیارہ پارے قرآن کریم حفظ کر لیے ہیں اور ساتھ تجدید و تقویات کی مشن بھی جاری ہی ہے۔ اور ذکر و فکر کی مخالف کی برکات اور والدِ گرامی کی تصرف اور توجہ سے نفع اثبات کا سبق جاری ہے۔ انشاء اللہ عنقریب مراقبات کی بھی آبازت مل جائے گی۔ اس دوران بہت لا جواب احوال مشاہدات میں آئے ہیں مگر اس چھوٹی سی تحریر میں قلم بند کرنا ممکن نہیں۔ جیسے جیسے سرکار والدِ گرامی اور مرشدی اخندزادہ مبارک کی توجہات بڑھتی جائیں گی۔ احوال و اتعات کی ترقیات ساتھ ساتھ شامل حال رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبلہ والد صاحب اور مرشدِ گرامی سرکار اخندزادہ مبارک کو عمر خضری عطا فرمائے۔ ان کی روحتی فیوض و برکات دن ڈگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ یہ مختصری تحریر جملہ الطريقة والا رشاد کی خصوصی اشاعت کے لئے برادرم حافظ عرفان اللہ عابدی سیفی کے حکم پر تحریر کردی۔ والسلام واکرام خاک راہ اہل دل۔

صاحبزادہ محمد آصف محمدی سیفی

## حضرت علامہ مولانا مفتی بشیر احمد محمدی سیفی

فاضل دارالعلوم جامعہ عالمیہ مراٹینیاں شریف گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحيم ۵

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

وعلى الک واصحابک يا حبیب اللہ

حمد و صلاۃ کے بعد واضح ہو کہ اللہ رب العزت نے انسانوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ”وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّا وَالْأَنْسَ الْيَعْبُدُونَ“ ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر عبادت کیلئے۔ پھر عبادت کے طریقے سمجھا۔ نہ اور راہ ہدایت واضح کرنے کیلئے انبیاء اور اولیاء پیدا فرمائے۔ مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے چوتھے چھلاک جو لوگ عبادت نہیں کرتے وہ اپنے

مقصد تخلیق ادا نہیں کرتے پھر جب ان لوگوں کے حالات پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اسکے عبادت نہ کرنے کی وجہ کوئی نہ کوئی روحانی بیماری ہوتی ہے۔ جیسے جہانی بیماری میں بتلا آدمی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر ہوتا ہے ایسے ہی روحانی بیمار بھی عبادت سے غافل اور قاصر رہتا ہے تو جیسے جسمانی بیماریوں کے معانج ہیں ایسے ہی روحانی بیماریوں کے معانج بھی اللہ پاک جل مجده نے پیدا فرمائے اور یہ نیضان اپنے پیارے محبوب ﷺ کے ذریعہ قیامت تک جاری فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے خاص فضل و کرم سے جن لوگوں کو اپنی مخلوق کی روحانی مرضوں کا معانج بنایا۔ اُنہیں میں سے ایک عظیم شخصیت سرکار میاں محمد حنفی سیفی ہیں جو اپنے مرشد کریم مجدد عصر حاضر حضرت پیر سیف الرحمن پیر ارجمند خراسانی سے ملاقات سے پہلے بھی صوم و صلوٰۃ کے پابند اور اخلاق و معاملات میں کھرے تھے مگر حضرت سرکار پیر سیف الرحمن مجدد عصر حاضر کی تربیت اور توجہات کریمہ نے تو سرکار میاں صاحب مبارک پر ایسا رنگ چڑھایا ہے کہ سرکار میاں صاحب مبارک نے اپنے مرشد کریم حضرت پیر سیف الرحمن مجدد عصر حاضر کے عطا کردہ فیوض و برکات سے نہ صرف بے نمازی کو پکا نمازی اور تجد خواں بنادیا بلکہ بینکڑوں بے نمازیوں اور غیر شرع لوگوں کو نمازی اور شریعت کا پابند بنا دیا۔ نہ صرف یہاں تک بلکہ کئی چوروں را بہنوں اور شرایوں کو نہ صرف ذاکر، نمازی اور پابند شرع بنادیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مند ارشاد پر سرفراز فرمادیا کہ اب وہ اپنے علاقوں میں دین کا کام بہترین طریقے سے ادا فرمار ہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ رشد و ہدایت صرف پاکستان میں ہی نہیں بیرون ملک کئی ممالک میں کام جاری و ساری ہے۔ حق ہے

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی  
بدتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

الله تعالى رب العزت نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں ایک مقام پر ارشاد فرمایا ان اولیاء، الا المتقون۔ کہ اللہ کے ولی صرف متقوی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرکار میاں صاحب مبارک میں صفتِ تقویٰ اتنی پختہ ہے کہ آپ ہر کام میں سنت رسول پاک ﷺ کی پیروی کا خیال رکھتے ہیں اور آپ اپنے مریدوں کی تربیت بھی اپنے پیرو مرشد پیرو اپنی خراسانی مدظلہ العالمی کی طرح علی منہاج النہ فرماتے ہیں اگر کوئی خدمت کرتا ہے مگر سنت رسول کریم ﷺ کا خیال نہیں رکھتا تو آپ اسے ذات دیتے اگر غریب مرید خدمت نہیں کر سکتا مگر حضور رحمۃ للعلیین کی سنت پر عمل کرتا آپ اس پر زیادہ شفقت فرماتے ہیں۔

آپ کی شخصیت مبارکہ کو دیکھ کر وہ اوصاف حمیدہ دیکھائی دیتے ہیں جو اللہ پاک جل جمد نے اپنی پاک کتاب میں جا بجا بیان فرمائے ہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے و عباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونوا اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلماً ۝ والذين يبيتون لربهم سجدا و قياما ۝ والذين يقولون ربنا ااصرف عنا عذاب جهنم ان عذابها كان غرااما ۝ انها ساءت مستقراما و مقاما ۝ والذين اذا انفقوا لم يسرفوا ولم يفتردوا و كان بين ذلك قواما

ترجمہ: رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی اور عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہل لوگ ان سے کلام کرتے ہیں۔ (انجھتے ہیں) تو وہ انہیں سلام مفارقت کہہ دیتے ہیں اور وہ لوگ اپنے رب کے حضور قیام اور سجدے کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔ اور وہ لوگ اے ہمارے رب ہم سے جہنم کا عذاب دور کر دے کہ جہنم کا عذاب چینے والا ہے اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی اور کنجوی نہیں کرتے اور

اسکے درمیان راہ اعتماد ہے۔ ”جن لوگوں کو سرکار میاں صاحب مبارک کو راہ پلتے ہوئے دیکھا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ کس طرح فروتنی کے ساتھ ہاتھ میں سر پر دستار کے اوپر چادر سنت کے مطابق نگاہیں جھکا کر چلتے ہیں اور جو لوگ کثرت سے آپ کے ساتھ رہنے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ کی راتوں کا اکثر حصہ اللہ پاک کی عبادت میں گزر جاتا ہے۔ اور کئی دفعہ رقم المحروف نے بھی چشم خود مذکورہ حالات کا مشاہدہ کیا اور دعاوں کے وقت اکثر آپ پر حالت گریہ طاری ہو جاتی ہے۔ مذکورہ آیات میں اللہ پاک اپنے بندوں کی صفتیں میں ارشاد فرماتا ہے کہ وہ اسراف اور فضول خرچی نہیں کرتے۔ یہ صفتیں بھی سرکار میاں صاحب مبارک میں واضح طور پر نظر آتی ہیں آپکے پاس جو روپیہ پیسا آتا ہے بارہا دیکھا کہ آپ جیسیں جهاز کر مسجد کے چندہ میں دیتے ہیں یعنی وہاں نہ اسراف ہے نہ فضول خرچی۔ اور کئی مرتبہ تو یہ نظارہ بھی کیا جسے اللہ پاک کتاب میں اپنے بندوں کی صفتیں بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

”بِذِرْوَنْ عَلَى النَّفَسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَاصَّهُ“

ترجمہ: اور وہ رسولوں کو اپنے پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں سخت ضرورت ہو۔ کہ سرکار باوجود اپنی ذاتی شدید ضرورتوں کے مستحق ضرورت مندوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور فقراء و علماء کی خدمت کا تو آپ بطور خاص خیال رکھتے ہیں اور احسان جاتے ہوئے نہیں بلکہ بڑی عاجزی سے اگلے کی عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے آپ خدمت کرتے ہیں۔ اور یہ چیز تو بمطابق حدیث پاک رفتہ درجات کا سبب نہیں ہے۔ من تواضع لله رفعه ۵ اللہ“ کہ جو اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ پاک اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔ اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس بات کو اپنے انداز میں خوب بیان فرمایا۔

تواضع بودنایہ دوستی کے عالی بود پایہ دوستی

کے عاجزی دوستی کا سرمایہ ہے

اور دوستی کا مرتبہ بلند بوتا ہے

تواضع کند مرد را سرفراز تواضع بود سرور ان را طراز

کے عاجزی آدمی کو سر بلند کر دیتی ہے اور عاجزی سرداروں کی زینت ہوتی ہے

ایضاً پیر اپنے مریدوں کی تربیت کا ذمہ دار ہوتا ہے سرکار میاں صاحب مبارک یہ ذمہ

داری بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے پیر و مرشد کی توجہات کریمہ سے احسن

طریقے سے بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے گھروالوں کیلئے بھی بہت اچھے ہیں اور ایک

اچھے انسان کی خوبیوں میں اپنے گھروالوں کیلئے اچھا ہونا بھی ہے جیسا نبی پاک سرکار

علیٰ صلوات اللہ علیہ و آله و سلم کا ارشاد پاک ہے ”خیر کمر خیر کمر لاملہ وانا خیر کمر

لاملی“ کتم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھروالوں کیلئے اچھا ہے اور میں تم سے

اپنے گھروالوں کیلئے اچھا ہوں۔ چنانچہ آپ کے سب گھروالے آپ پر ہڑے خوش

ہیں۔

اور اللہ رب العزت کے مقرب بندوں کی صفتیں میں ایک صفت ذکر اللہ کی کثرت

ہے اللہ جل جلالہ کے لطف و کرم سے یہ خوبی بھی آپ میں کمال درجہ پر ہے۔

واضح ہو کہ جو بندہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اسکے قلب، زبان، سانس اور

نظر میں بھی ذکر کی تائیر پیدا ہو جاتی ہے پھر یہ حالت بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچتی

ہے کہ اگر کوئی شخص محبت و شوق سے اسی اللہ کے ذاکر بندے کی زیارت کرتا ہے تو اس

پر بھی ذکر الہی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اور اس چیز کا مشاہدہ حضرت میاں صاحب مبارک

کی زیارت کرنے والے ہزاروں لوگ بارہا کر چکے ہیں۔

اور حدیث پاک میں تو اسے اللہ کے ولیوں کی نشانی فرمایا گیا ہے جیسے مفردات القرآن

از یروت صفحہ ۲۱۶ پر ہے قال رجل یا رسول اللہ من اولیاء اللہ؟ قال ..  
الذین اذ افروا ذکر اللہ " (اخراج البزار)

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول ﷺ اولیاء اللہ کون ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ  
جنہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔

جیسا کہ رقم الحروف نے بنفس نیس مشاہدہ کیا چنانچہ بندہ ۱ ستمبر ۱۹۹۵ء میں سرکار  
میاں صاحب مبارک کے بارے مطلع ہوا تو چونکہ میں پہلے بھر کئی آستانوں خانقاہوں  
اور مزارات پر حاضری دیتا رہتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے خاص لطف و کرم سے گھرات میں  
حضرت شاہ ولہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ حسین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزاروں پر  
خاص طور پر حاضری ہوتی تھی اور یہ مذکورہ شخصیتیں بھی بڑی شفقت فرماتی تھیں تو  
میں سب سے پہلے حضرت شاہ ولہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوا جب اپنے کمال  
شفقت اور توجہ کے ساتھ ساتھ اپنی زیارت سے مشرف فرمایا تو میں نے حضرت میاں  
صاحب مبارک کے بارے سوال کیا تو اچاک میں نے سرکار میاں صاحب مبارک کو  
اس شان میں دیکھا کہ ایک عظیم روحانی شخصیت میرے سامنے تشریف فرمائیں اور  
آپکے جسم سے اسم ذات کے انوار کا ظہور ہو رہا ہے اور وہ انوار اور صعود کر رہے ہیں۔  
اسکے بعد یہ کیفیت ختم ہو گئی اور حضرت شاہ ولہ صاحب میرے سامنے تشریف فرمائیں  
اور سرکار میاں صاحب مبارک مدظلہ العالیٰ کی خدمت حاضری کا ارشاد فرمایا پھر مجھے  
اسی طرح حضرت شاہ حسین ملتانی علیہ الرحمۃ سے بھی جواب موصول ہوا پھر آخر میں  
نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث صمدانی حسینی میراں محی کی درگاہ عالیہ یہی  
سوال کیا کیونکہ میراں یہیں تھا کہ اگر سرکار غوث اعظم نے ہاں کر دی تو مجھے کوئی خطرہ  
نہیں تو چونکہ اللہ پاک جل مجدہ کے خاص فضل و کرم سے حضور غوث پاک کی بھی کبھی  
کبھی خاص نظر شفقت ہوتی تھی اور اب بھی ہے تو آپ علیہ الرحمۃ سے بھی اثبات

میں جواب ملا۔ تو میں سرکار میاں محمد حنفی سیفی اولیاء کی بارگاہ میں طلب فیض کیلئے حاضر ہوانہ کہ کسی آزمائش کی نیت سے کیونکہ اولیاء کی بارگاہ میں مولا کی نیت سے حاضر ہونا چاہیے اس وقت محفل جمعہ کو ہوا کرتی دیکھا جو بھی آپکا مرید نظر آتا وہی سنت رسول پاک ﷺ سے مزین نظر آتا اور انکا آپس میں محبت و پیار اور خلوص تو اور مجھے متاثر کر رہا تھا کہ وہاں پیر بھائی بھی آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھ چوم رہے اسی سے متاثر ہو کر بعد میں میں نے ایک کتاب بنام آداب پیر بھائی لکھی اللہ کرے کہ وہ جلدی منظر عام پر آجائے کی دوستوں کو اسکا انتظار ہے۔ چنانچہ بعد نماز عشاء محفل ذکر اور توجہ کا وہ خاص طریقہ شروع ہوا جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب نے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا طریقہ توجہ القول الجميل میں بیان فرمایا ہے اور ساتھ ساتھ حضور رحمۃ للعالمین کی نعمت پاک گویا ذکر خدا و نعمت مصطفیٰ اور توجہ ذکر قلبی سب ایک ساتھ تھے۔ ایک غیر مریء طاقت اپنے وجود ان خاص اثر تھا۔ دربار میں دوسرے دن بوقت عصر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ختم خواجگان میں شمولیت ہوئی کلمات طیبات کی پڑھائی کے ساتھ توجہ بھی رہی خلفاء کرام سرکار مبارک کے ساتھ بیٹھے ہوئے توجہ کرنے میں مشغول تھے عشاء کی نماز کے بعد پھر توجہ ہوئی اسکے بعد سرکار میاں صاحب مبارک اپنے گھر تشریف لے گئے میں مہمان خانے میں سو گیا کہ خواب میں میں اپنے قلب میں ذکر اسم ذات کو سنتا ہوں پھر ذکر اور تیز ہوا تو نیند کھل گئی لیکن قلب سے بدستور اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی میں بہت خوش تھا کیونکہ خواب میں ذکر اللہ پہلی دفعہ اور وہ بھی قلبی نصیب ہوا تھا کہ پھر نیند آگئی اور ذکر کے عجیب نظارے جاری رہے صح سرکار مبارک تشریف لائے تو پوچھا بتاؤ رات کیسے گزری تو بے ساختہ میری زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے کہ بہت مزے سے رات گزری ن تسبیح ن مصلی بس اللہ ہی اللہ آپ سنکر بہت خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا

کیا۔ اسکے بعد میں نے بیعت ہونے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا اچھا محفوظ ذکر میں بیعت کریں گے چنانچہ آپ نے مجھے بروز جمعہ محفوظ ذکر میں بیعت فرمائے پہلا سبق لطیفہ قلبی عطا فرمایا پھر تو عجیب نظارے اور ذکر قلبی کی بہاریں اور مجھے اپنے قلب میں لفظ اللہ مزین نظر آتا کبھی یوں لگتا جیسے سرکار مبارک میرے قلب میں تشریف فرم ذکر اللہ کر رہے ہیں اور پہلے تو میں توجہ حاصل کرنے کیلئے مزارات پر حاضر ہوتا تھا لیکن پھر یہ کیفیت تھی کہ اکثر اوقات توجہ رہتی اور سرکار مبارک نے کمال شفقت فرماتے ہوئے میرے اس باقی مکمل فرمادا حکم ارشاد فرمایا اور اللہ پاک جل مجدہ کے فضل و کرم سے سلسلہ نقشبندیہ مکمل فرمادا کپر و مرشد نے سلسلہ چشتیہ کے اس باقی شروع کر دیئے اور ساتھ ارشاد خط حاصل کرنے کے لیے اپنے ساتھ اپنی گاڑی میں بٹھا کر مجدد عصر حاضر پیر ارجمند خراسانی مدظلہ العالی کی خانقاہ مرکز رشد و هدایت کی خدمت میں پیش کر دیا اللہ اکبر وہاں تو کمال ہی ذکر اللہ کے انوار کی بارش تھی اور بڑے بڑے علماء و صوفیا وہاں تشریف فرماتے تھے کئی ایک سے مسائل پر عربی زبان میں گفتگو کرنے کا موقع طلاکہ اچاکہ سرکار پیر ارجمند خراسانی کی جلوہ گری ہوئی آپ کی آمد تھی کہ ایسا تھا کہ کوئی مئے خانہ کھل گیا ہے اور ساتھی نے ہر ایک کو مئے عشق سے مرغ بُل کی طرح تڑپا کے رکھ دیا میں تو یہ بات کتابوں میں پڑھا کرتا تھا محفوظ و عظ کو سجانے کیلئے کبھی اشیع پر کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

طیبہ سے منگائی جاتی ہے  
سینوں میں چھپائی جاتی ہے

تو حید کی مئے پیالوں سے نہیں  
نظروں سے پلائی جاتی ہے

وہاں یہ نظارہ صرف بکھنا ہی نصیب نہ ہوا بلکہ حضرت کی نگاہ لطف نے خوب نوازا  
کمال عنایات تھیں بلکہ اگر میں بقول شاعر یوں کہوں تو بجا ہے

سیر دریا کرنے والے آب دریاپی کے دیکھے  
آب دریا پینے والے صاحب دریا بن کر دیکھے  
کہ وہاں حضرت کی نگاہ صرف فیض عطا نہیں کر رہی تھی بلکہ سالکوں کے لطائف کوفیض  
کے چشمے میں کر آگے عطا کرنے والا بنا رہی تھی آپ کرسی پر جلوہ افروز ہوئے سرکار عالیٰ  
کی ایک ایک ادا حضور نبی پاک ﷺ سے بھی ہوئی تھی اور آپ جس کی طرف توجہ کرتے  
وہی مست ہو جاتا جیسا کسی نے کیا خوب کہا

اے چشم یار تو نے مجھے کیا پلا دیا

میرے پیر و مرشد سرکار میاں صاحب مبارک کی نظر شفقت نے مجھے پیر ارجی خراسانی  
مدخلہ العالیٰ کے اور قریب کر دیا اور آپ نے بارہا مجھے اپنی توجہات کریمہ سے نوازا اور  
یہ شفقوتوں اور نوازوں کا طریقہ بدستور قائم رہا کہ آپ نے مجھے مطلق ارشاد خط سے  
نوازا اور گجرات میں محفل ذکر جو پہلے سے جاری تھی کی سرپرستی کرنے کا حکم دیا اور  
بیعت کرنے کا حکم فرمایا بندہ تو اپنے آپ کو اس اصل نہیں سمجھتا تھا اور نہ ہے لیکن مرشد  
مبرک سرکار میاں صاحب کے فیوض و برکات مزید آگے کام کر رہے ہیں کہ محفل ذکر  
میں طلب ذکر اور محبت سے آنے والے اللہ کے فضل و کرم سے خالی نہیں رہتے اور  
دیکھتے دیکھتے کئی غیر شرع با شرع ہو کر بحمد اللہ ذا کر اور نمازی بن چکے ہیں اور سرکار  
پیر و مرشد میاں صاحب مبارک کی شفقتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں اللہ پاک آپ کو بعد  
آپکے پیر و مرشد حضرت سرکار پیر ارجی خراسانی مدخلہ العالیٰ اور آپکی اولاد اور آپکے پیر  
بھائیوں کو سلامت رکھے آمین آمین۔

خصوصاً حضرت قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت پیر عابد سیفی صاحب زیب آستانہ عالیہ نادر  
آباد شریف لاہور جو سرکار میاں صاحب مبارک کے شانہ بشانہ چل کر دین کا کام اور

سلسلہ کی ترویج و ترقی کا کام مسلسل کر رہے ہیں اور یہ بھی انہیں کے سرہرا ہے کہ وہ سرکار میاں صاحب مبارک کے بارے میں مضامین جمع کر کے کتابی شکل میں لارہے ہیں جو انشاء اللہ قیامت تک آنے والی نسلوں کیلئے میتارہ حدایت ثابت ہوگا۔

اللہ پاک انگی مسامی جیلہ کو درجہ قبولیت عطا فرمائے اور اللہ پاک پیر صاحب کو برکتیں عطا فرمائے۔

**گذارش :** بندہ اپنے آپ کو اسی قابل تو نہیں سمجھتا کہ مشائخ کی شان کے مطابق کچھ الفاظ قلم بند کر سکتا یہ جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں جو خوبیاں ہیں وہ اللہ پاک کے کرم سے ہیں اور جو خامیاں ہیں وہ میری لفڑیں ہیں اللہ پاک معاف فرمائے قارئین کرم سے درخواست ہے کہ غلطیاں دیکھ کر اصلاح فرمادیں۔

آخر میں میں اپنے تمام پیر بھائیوں کا شکر گزار ہوں خصوصاً غلام مرتضی صاحب محمدی سیفی کا جنہوں نے اصرار کر کے مجھ سے یہ چند سطور لکھوا میں ہیں ورنہ میں اپنی علالت اور کمزوری کی وجہ سے اپنے آپ کچھ لکھنے کا اہل نہیں سمجھتا تھا۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔

راثم الحروف بندہ ناچیز

بیشراحمد محمدی سیفی

ساکن شفیع آباد گجرات

## اخلاق نبوی ﷺ اور زبدۃ اولیاء حضرت میاں محمد سیفی مبارک

4 پروفیسر محمد نواز ڈاگر پنجاب یونیورسٹی

اخلاق کا مفہوم:

اخلاق کا مادہ "خلق" ہے۔ جس کے لفظی معنی پختہ عادت کے ہیں۔

اصطلاحاً خلق سے مراد وہ اوصاف ہیں جو کسی کی فطرت و طبیعت کا اس طرح لازمی جزو بن جائیں کہ زیادہ تر دد کے بغیر روزمرہ زندگی میں ان کا ظہور ہوتا ہو۔

امام غزالیؒ کے نزدیک خلق انسان کی ایسی کیفیت اور ہیئت رائخہ کا نام ہے جس کی وجہ سے بغیر کسی فکر و توجہ کے نفس سے اعمال سرزد ہوں۔

ملائج الدین دوائیؒ فرماتے ہیں کہ جب افعال کسی فکر و تردید کے بغیر نفس سے سرزد ہونے لگیں تو اس کیفیت کو خلق سے تعبیر کرتے ہیں۔

اخلاق نبوی ﷺ:

حضور اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ حسن اخلاق کا وہ پیکرا تم تھی جس کی نظر پر سے عالم میں ملنا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ سمجھتے کوئی درہم و دینہ آپ کے پاس نہ رہتا تھا۔ اگر کچھ رقم بچ جاتی اور کوئی لینے والا نہ ملتا تو اس رقم کو گھرنہ لے جاتے بلکہ تک گھرنہ جاتے جب تک اسے خرچ نہ کر لیتے۔ آپ ﷺ کی عام نہدا چھوہارے تھی اور جو تھے اس کے علاوہ سارا کچھ راہ خدا میں خرچ کر دیتے، اپنے جو تے خود گا نہیں۔ کپڑوں پر خود پیوند لگاتے۔ قبیلوں اور بیواؤں سے شفقت فرماتے البغرض اخلاق کا اعلیٰ پیکر تھے جس کے بارے میں قرآن فرماتا ہے۔

واندک لعلی خلق عظیم (القلم: ۴)

اور بے شک آپ اعلیٰ اخلاق سے متصف ہیں۔

خاسین اسلام یہ پر اپیلندہ جسی لرتے ہیں لہ اسلام لے پسینے میں موارد کا بہت زیادہ  
باتھ ہے۔ حالانکہ تاریخ کے اور اق اس بات کے گواہ ہیں کہ مسلمانوں نے حتیٰ 5  
الا امکان جنگ سے گریز کرنے کی کوشش کی اور چارہ کارند پا کر تلوار انعامی، بر صغیر  
پاک و ہند کا علاقہ بھی اسی طرح بزرگوں کے اخلاق کی وجہ سے اسلام کا قلعہ بن گیا۔  
اور بیسویں صدی میں پنجاب راجہ اور خدائی اخلاق کی نمونہ بنانے کا رحیم تعالیٰ نے پاکستان کے  
علاقے میں اخوندزادہ سیف الرحمن مبارک پیر ارجمند خراسانی اور بالخصوص پنجاب کے  
علاقے میں حضرت میاں محمد سیفی مبارک کو بھیجا۔

### میاں صاحب مبارک کا اخلاق:

حضرت میاں صاحب مبارک اخلاق نبوی کا ایک کامل و مکمل  
نمونہ ہیں۔ آپ اخلاق نبوی ﷺ سے متصف اتباع رسول کا وہ عظیم پیکر ہیں جنہوں  
نے رسول اکرم ﷺ کے اقوال اور اعمال دونوں کی بھرپور اقتداء کی، جس کے نتیجے کے  
طور پر آپ کے اندر اخلاق نبوی پوری طرح سے راخ ہو گئے ہیں۔

حضرت انس بن مبارکؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا "اے میرے  
فرزند! اگر تم سے ہو سکے تو تم صح و شام ایسی زندگی بس کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے  
خلاف میل نہ ہو" اور اس کے بعد مزید فرمایا "وہ یہی میری سنت ہے اور جس نے  
میری سنت کو زندہ کیا درحقیقت اس نے مجھے زندہ کیا اور وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا"  
ابدا اخلاق اصلاح و ترقی کیہ نفس اور شریعت کی دل و جان سے قیادت تسلیم کرنے کے  
ساتھ مختص ہے، اور حضور میاں صاحب مبارک اس اعلیٰ مقام کے ہی را ہی ہیں کہ  
ترکیہ نفس اور شریعت کی قیادت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

## خلق عظيم کے مالک:

شیخ واسطی فرماتے ہیں کہ خلق عظیم کا مفہوم یہ ہے کہ نہ کسی کے ساتھ جگڑا ۶ کیا جائے اور نہ اس کے ساتھ کوئی جگڑا کرے۔

پچھے بزرگوں کے نزدیک خلق عظیم سے مراد تقویٰ کے لباس کو زیب تن کرنا اور خدا کے اخلاق کو اختیار کرنا ہے۔

حضرت جنید بغدادی کے نزدیک خلق عظیم میں چار اوصاف سخاوت، الفت، نصیحت اور شفقت جمع ہوتے ہیں۔

شیخ ابن عطار کے نزدیک اپنا ہر اختیار ختم کر کے اور نفس اور خواہشات کو فتا کر کے خدا کے حکم کے ماتحت ہو جانا۔

حضرت میاں صاحب ان تمام عظیم اخلاق سے بہرور ہیں۔ آپ تقویٰ کے لباس کو زیب تن کئے اور اپنے اختیارات کو شریعت کے ماتحت کر چکے ہیں۔ چار عظیم اخلاق سخاوت، الفت، نصیحت اور محبت آپ کے گھر کی لوئڈی ہیں۔ الفرض آپ کا خلق ہر طرح سے خلق عظیم ہے۔

## خدائی اخلاق کا نمونہ:

شیخ ابوسعید القرشی کا قول ہے عظیم خدا کی ذات ہے اور اس کے اخلاق میں سخاوت، کرم درگذر معافی اور احسان وغیرہ کے اوصاف شامل ہیں۔

جبیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا "خدا کے ایک سو سے زیادہ اخلاق ہیں۔ جس نے اس کے کسی ایک خلق پر عمل کیا وہ جنت میں جائے گا۔"

حضور میاں صاحب بھی اتباع رسول میں ان تمام اوصاف سے متصف ہیں، آپ حد رجھتی ہیں۔ دوسروں پر آپ کی ذات کے احسانات کا تو شماری ممکن نہیں۔ درگذر اور

معانی آپ کے در پر ارزائی ہے۔ ہر طرح کے آدمی پر خواہ وہ امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا، ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، عالم ہو یا جاہل، اس پر یکساں نظر کرم فرماتے ہیں۔ 7

### بنیادی اخلاق سے مزین:

حضرت عائشہؓ سے مردی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "شریفانہ اخلاق دس ہیں، ممکن ہے یہ اخلاق باپ میں موجود ہوں، بیٹے میں موجود نہ ہوں، بیٹی میں موجود ہوں باپ میں نہ ہوں۔ غلام میں موجود ہوں آقا میں موجود نہ ہوں، آقا میں موجود ہوں غلام میں موجود نہ ہوں۔ سچ بولنا، دنیا سے قطعی نا امیدی، سائل پر بخشش کرنا، پروپی یا دوست بھوکے ہوں تو خود پیٹ بھر کرنہ کھانا، احسانات کا بدلہ دینا۔ امانت داری، صد رحمی، دوست کے حقوق ادا کرنا، مہمان نوازی، حیاء کرنا۔

میاں صاحب ان تمام شریفانہ اخلاق سے بدرجہ اتم مزین ہیں۔ آپ سچ بولتے اور سچ کو پسند فرماتے ہیں۔ سائلوں پر بخشش کی انتہا کرتے ہیں۔ دنیا سے کبھی امید نہیں لگاتے۔ احسانات کا بدلہ احسان کی شکل میں چکاتے ہیں۔ عزیزیوں اور دوستوں کے حقوق کا پاس کرنے والے ہیں۔ حد درجہ مہمان نواز اور صدر حمی کرنے والے ہیں۔ انسانوں کے علاوہ جانوروں پر بھی رحم کی تغییب دلاتے ہیں۔ امانت کا پاس کرنے والے اور وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ اور انسانی حیا دار انسان ہیں۔ بد۔ ایسے انسان ہیں جن کے بارے میں کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

کچھ فرشتوں کا نام ہے انسان

میرے احساس کے گینوں میں

چیغبرانہ اخلاق سے بہرہ ور:

حضور اکرم ﷺ نے حضرت معاذ سے فرمایا "اے معاذ! " میں تصحیح

ہدایت گرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عہد و پیمان گو پورا گرو، امانت ادا گرو، خیانت چھوڑ دو، پڑوسیوں کی حفاظت کرو، اسلام کو پھیلاؤ، اچھے کام کرو، یتیم پر رحم کرو، نرم گفتگو کرو، امیدیں کم رکھو، حساب سے ڈرو، تواضع کرو، کسی شریف اور برباد آدمی کو کالی دینے یا پچ انسان کو جھلانے سے پرہیز کرو، کسی گنہگار سے کوئی توقع نہ رکھو، انصاف پسند حاکم کی نافرمانی نہ کرو، زمین میں فتنہ پھیلاؤ، میں تحسیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر پھر درخت یا منٹی پر سے گزرتے ہوئے اللہ تعالیٰ بے ڈرو۔ ہر گناہ پر توبہ کرو اور اگر گناہ پوشیدہ ہو تو پوشیدہ اور اگر اعلانیہ ہو تو اعلانیہ توبہ کرو۔“  
حضور میاں صاحب مبارک میں یہ تمام پیغمبرانہ اخلاقی جمع ہیں۔

آپ مندرجہ بالا تمام اخلاق و عادات کا مجموعہ ہیں۔ تقویٰ اختیار کرنے والے، عہد پورا کرنے والے، پڑوسیوں اور یتیموں کا خیال کرنے والے، نرم کلام کرنے والے، سلام کو پھیلانے والے، اچھے کام کرنے والے، زمین میں فتنہ فساد تو دور کی بات آپ ایسا کرنے والوں سے بھی اعراض فرماتے ہیں۔ انہی اخلاق کی وجہ سے شاعر کہتا ہے،

میاں سیفی کے آستانے پر  
جذب و مستی کے پھول ملتے ہیں  
راوی ریان کی راہ گزاروں پر  
نقش پائے رسول ملتے ہیں  
اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی اور دشمنی:

حضور میاں صاحب مبارک کے اخلاق کا اوج کمال یہ ہے۔ کہ آپ نے دوستی اور دشمنی کو اللہ کے لیے خاص کر رکھا ہے۔ اگر کسی کے ساتھ محبت فرماتے ہیں تو صرف اس وجہ سے کہ وہ دین اسلام کا خادم ہے۔ اور کسی سے اگر با الفرض کوئی اختلاف ہے تو صرف اسلام کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے۔ یعنی کہ آپ کے مجین وہ

لوگ ہیں جو پوری طرح احکام شریعت کے پابند ہیں اور ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو احکام الہی کی پابندی نہیں کرتے۔

### سادگی اور بے تکلفی:

صوفیائے کرام کی ایک نمایاں خصوصیت سادگی اور بے تکلفی ہے، حضرت میاں صاحب مبارک بھی انتہائی سادگی سے زندگی گزارنے کو پسند فرماتے ہیں۔ ان کے ہاں تکلف، قصع اور بناوٹ لوگوں کی خاطر نفس پر بے جاد باو کا باعث، تقدیر سے پوشیدہ نزاع اور تقسیم کرنے والے سے ناراضگی کا سبب اور انسان کے لئے مغلص راہ سے فرار کا ذریعہ ہے، آپ بھی سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق سادگی اور بے تکلفی کو پسند فرماتے ہیں اور حد درجہ کو شش کرتے ہیں کہ تکلف سے اجتناب کیا جائے اور مریدوں کو بھی یہی فرماتے تھے۔

### تحمل اور مدارت:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور صالح بندوں کی اخلاقی خصوصیت میں سے ایک یہ ہے کہ اگر انھیں مخلوق کی طرف سے کوئی تکلیف یا اذیت پہنچے تو اسکا انتقام نہیں لیتے بلکہ تحمل اور مدارت کے ساتھ اس کو بخوبی برداشت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تورات میں حضور ﷺ کی مدح یوں فرماتے ہیں ”محمد ﷺ اللہ کے رسول اور میرے منتخب بندے ہیں، نہ بد مزاج و بد خواہیں نہ بازاروں میں شور کرنے والے۔ آپ بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتے بلکہ معاف فرمانے والے اور درگزر کرنے والے ہیں۔“

اسی طرح سے میاں صاحب مبارک بھی کسی سے برائی نہیں کرتے بلکہ برائی کا بدلہ بھلائی سے دینے کے اور ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بھلائی چاہئے والے ہیں۔

## مسلمانوں کی عزت و توقیر:

اسلام کی کامل ضابطہ حیات اس بات کا مقاضی ہے کہ کسی عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر ۰ اور کالے کو گورے پر گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں۔ اس لحاظ سے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ دوسروں مسلمان کی عزت کرے۔

حضرت میاں صاحب اس فلسفے کے بھی پوری طرح اور اخلاقی طور پر پابند ہیں۔ آپ حتیٰ الامکان علماء صالحین بلکہ عام مسلمانوں حتیٰ کہ مریدین کے ساتھ بھی عزت و احترام سے پیش آتے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ کے اس فرمان کے مصدق انتظام آتے ہیں کہ ”وہ مومن اللہ تعالیٰ کی نظر میں بعض فرشتوں سے بھی زیادہ قابل احترام ہے۔“

یہ تو آپ مبارک کی ذات میں جمع چند فضائل تھے۔ آپ کے اخلاق کو مکمل بیان کرنے کے لئے ایک شخصیم کتاب کی ضرورت ہے۔ اور ایسی بلند اخلاق والی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتی اور ایسی ہستی کو بنانے والے بھی روز روز پیدا نہیں ہوتے۔ یہ سب فیضان نظر اور نگاہ کرم حضرت اخنذزادہ سیف الرحمن مبارک پیر ارجی خراسانی کی ہے اللہ ان ہستیوں کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمين

وآخر دعوانا عن الحمد لله رب العلمين

## ”یک بندہ حق بین وحق انگلیش“

از صاحبزادہ حافظ عرفان اللہ سعیفی

گئی پنجاب نہایت خوش نصیب گئی ہے کہ بہت سے شہbaz طریقت اس کے فلک پر حمو پرواز رہے سینکڑوں دہقان شریعت اس کے سینہ میں علم و حکمت کا نجج بوتے رہے۔ ہزاروں عارفان حقیقت، معرفت خدا و رسول کا درس دیتے رہے اور لاکھوں شاہان ولایت اس کی آغوش میں آرام فرمائیں رسانی کر رہے ہیں۔ یہ دھرتی ایسی سعادت مند دھرتی ہے اور اس کے باسی ایسے مقدر کے سکندر ہیں کہ بہت سے اولیاء اپنے علاقوں کو خیر آباد کہہ کر پنجاب میں آ مقیم ہوئے۔ یہی وہ پنجاب ہے جس میں مدینۃ الاولیاء ملتان جیسا شہر ہے جس میں حضرت خواجہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی جیسے عارف حمو آرام ہیں۔ حضور سیدنا دانتا گنج بخش، حضرت بابا فرید گنج شکر، شیر پنجاب حضور میاں شیر محمد شرپوری حضرت میر، شاہ محمد غوث، تضور غریب نواز، قاسمی سلطان محمود علیجھم اور ہزاروں تاجداران ولایت نے اس گئی کو سعادت بخشی۔ جو لوگ اختمام ولایت کا راگ آلاپ رہے ہیں ان کے لیے باعث صدیاں یہ امر ہے کہ ان بندگان خدا کا فیض آج بھی جاری ہے اور ان کے نائب آج بھی گم گشتگان را کے لیے خضر راہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں کیونکہ

تو مگوندر جہاں یک بائزیدے بودو بس  
ہر کہ واصل شد بہ جاناں بائزید دیگر است

اور

آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایماں پیدا

آگ کر سکتی ہے انداز گستان پیدا

انہی اسلاف کا ایک پیر و اسی پنجاب کی گئی پر جی نے روڈ راوی ریان میں جلوہ فَقَنْ  
ہے۔ حاوہو کی صدائے دلواز بلند کرنے والا یہ مرد قلندر مردہ دلوں کو دائیٰ حیات بخش  
رہا ہے رہنزوں کو رہبر بنا رہا ہے۔ سیاہ دلوں کو عشق رسول ﷺ کے آب حیات سے  
سپیدی عطا کر رہا ہے۔ لوگوں کی نظروں کا گرا ہوا جب خانقاہ محمد یہ سفیہ سے ہو کر اوتا  
ہے تو لوگ اسے سروں پر بُھاتے ہیں۔ اس کی راہ میں آنکھیں بُچاتے ہیں۔ سفید  
لباس زیب تن کیے ہوئے، سفید عمامہ سر پر سجائے اخوت و محبت کا درس دینے والے  
اس بندہ خدا کو لوگ میاں صاحب مبارک، سیفی مبارک کے نام سے یاد کرتے ہیں۔  
ان کی محبت میں جائیں تو دل کرتا ہے کاش! واپسی کے سارے راستے مسدود ہو  
جائیں اور میں ان کی محفل میں انہی کا ہو جاؤں

ان کی محفل میں نصیران کے تبسم کی قسم  
دیکھتے رہ گئے ہم ہاتھ سے جانا دل کا

انہی محبت و شفقت سے پیس آتے ہیں گہ بندہ اُستہ بدنداں رہ جاتا ہے کہ گہاں میں  
اور کہاں ان کی ہستی یہی وجہ ہے کہ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے والوں 38  
کی تعداد لاکھوں تک جا چکی ہے۔ ناصرف پاکستان میں بلکہ دنیا کے اکثر ممالک میں  
آپ کے مریدین خدمت اسلام کر رہے ہیں۔ بالخصوص یورپ میں شمع اسلام پھیلانے  
والوں میں آپ کی تربیت یافتہ مرید بھی شامل ہیں۔ صحیح و مسائلوں آئے ہیں اور دل کی  
پیاس بُچاتے ہیں۔ آپ کے آستانہ پر عاشقوں کا ایک ہجوم رہتا ہے جن کی مہماں  
نوازی آپ اپنے لنگر خاص سے فرماتے ہیں۔ آپ کی محبت اور سحرانہ شخصیت لوگوں  
کو اپنی طرف کھینچنے لیے جاتی ہے بتول اقبال

بجوم کیوں زیادہ ہے شراب خانے میں  
فقط یہ بات کہ پیر مقام ہے مرد خلیق

پیروں اور صوفیوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ بعض وہ ہوتے ہیں جو تعزیت و حکایت پر  
گزارا کرتے ہیں لیکن رموز و معارف سے نابلد ہوتے ہیں بعض کشف و گرامت تو کر  
لیتے ہیں دلوں پر حکومت نہیں کرتے بعض صوفی تسبیح کے دانے پلنے کے ماہر ہوتے  
ہیں۔ دل کی دنیا بدلتے پر قادر نہیں ہوتے کچھ اور طائف میں لگے رہتے ہیں تاہم  
معارف و طائف سے پرے رہتے ہیں کچھ شعبدہ بازی تو کرتے ہیں انسان سازی  
نہیں کر پاتے کچھ حلقة بیعت تو وسیع کر لیتے ہیں قرینہ تربیت نہیں رکھتے کچھ لمبی عباوں  
میں ملبوس رہتے ہیں لیکن قلندر ان اداوں سے محروم ہوتے ہیں۔

حضرت میاں صاحب کی ذات ایسی ہے جس میں ادائے دربانہ بھی ہے انداز حکیمانہ  
بھی۔ آپ مرشد کے در کے دربان بھی ہیں اور بزم عشق کے محروم اور راز دان بھی، عاجز  
و انکسار بھی ہیں۔ پرہیز گار و تقوی شعار بھی، صاحب و صدق و یقین بھی اور خادم و سن  
مبین بھی، انداز میں تاثیر بھی ہے اور کاموں میں تدبیر بھی۔ بفرمانِ اقبال

نکاہ بلند ، سن دنوواز ، جاں پر سوز

یہی ہے رخت سفر میر کاروال کے لیے

رقم السطور کے ساتھ آپ انتہائی شفقت فرماتے ہیں جب آستانہ پر حاضری ہو تو اتنی  
محبت فرماتے ہیں کہ اپنی بے مائیگی کا حد درجہ احساس ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں آستانہ عالیہ  
پر حاضری کا حکم ہوا تو رقم بسر و چشم و باں پہنچا۔ عصر کی جماعت ہو رہی تھی۔ بعد از نماز  
میں نے دست بوقی کی آپ بنے مجھے قریب بیٹھنے کا حکم دیا۔ آپ کی مند کے بائیں  
طرف پروفیسر نواز ڈوگر صاحب تشریف فرماتے۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ختم

خواجہ گان کا آغاز ہوا۔ دوران ختم شریف کئی مرتبہ آیا ہوا کہ آپ نے میری طرف بغور دیکھا۔ جب بھی دیکھتے مکرا دیتے۔ میں بھی مکرا دیا دل تھا کہ خوشی سے اچھا جا رہا تھا۔ دل میں لذہ پھوٹ رہے تھے کہ چشم بد دور کہ آج کیا خاص بات ہے۔ زہے نصیب کہ میں بھی نگاہوں میں ہوں۔ لیکن آپ کی متلاشی سی نگاہوں کو دیکھ کر حیران بھی ہوا۔ القصہ ختم شریف اپنے اختتام کو پہنچا۔ دل کر رہا تھا کاش محفل اور لمبی ہوجائے اور یہ کیفیت اسی طرح جاری رہے

بہت لگتا ہے جی صحبت میں ان کی  
وہ اپنی ذات سے اک انجمیں ہیں

آخر نہ رکنے والا وقت جاری رہا۔ سورج ڈوب گیا۔ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے مجرہ میں حاضر ہوا میں مجھس تھا کہ خصوصی نظر عنایت کی وجہ کیا ہے؟ دل ہی دل میں عقدہ حل کرتا رہا مگر بے سود۔ آخر خود فرمانے لگے کہ ”مجھے شکایت ملی تھی کہ تم داڑھی کنواتے ہو مگر تمہاری داڑھی اس کا رد کر رہی ہے اس وجہ سے مجھے خوشی ہوئی“ پہلے تو مجھے شکایت لگانے والے پر انتہائی غصہ آیا۔ دل میں نجانے کیا کیا با تیس آئیں مگر اسے یار لوگوں کی عنایت سمجھ کر غصہ تھوک دیا کہ رقبوں کی مہربانی سے یہ چند گھریاں نصیب ہوئی ہیں۔

آپ کو اپنے شیخ مجدد عصر پیر طریقت، شیخ المارجع حضور محبوب سبحان اخندزادہ سیف 70 ارجمند مبارک دامت برکاتہم العالیہ سے انتہا درجہ کی محبت ہے اپنے پیر و مرشد کے نام پر سب کچھ لٹا دینے کو تیار رہتے ہیں۔ جب آستانہ عالیہ باڑہ پشاور حاضر ہوتے ہیں تو حضور سیدی مبارک صاحب کی خدمت تو اپنی جگہ وہاں کے خدام و طلباء کی خدمت کرتے نہیں تھکتے۔ حضور محبوب سبحان کی عزت و ناموس کی خاطر اپنا آپ قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں۔

جب پیر محمد چترالی کا مسئلہ پیدا ہوا اور علماء کے ذہن میں غلط فہمیوں نے جنم لیا تو آپ نے ابا جان کو ساتھ لے کر قریبہ قریبہ گھوما شہر شہر گئے راتوں کو دن بنا ڈالا اور اپنے پیرو مرشد کے متعلق لوگوں کے غلط خیالات کا قلع قع کیا۔

حضور سیدی محبوب سجان بھی اپنے اس مرید صادق المیین سے انتہا درجہ کا انس رکھتے ہیں۔ جب بھی میاں صاحب پشاور آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے ہیں تو حضور محبوب سجان کمال محبت فرماتے ہیں اور کھانے پر اپنے ساتھ بخاتے ہیں، بوقت مغل اپنی مند کے ساتھ بینخنے کو حکم فرماتے ہیں۔

سنّت رسول ﷺ پر اتنی بختی سے عمائد کا عادی نہ ہو جائے بڑی بڑی محافل میں تارکین سنّت رسول پر گہری ناراضگی کا اظہار فرماتے ہیں دورانِ مغلل اگر کسی موضوع پر تقریر فرم رہے ہوں اور کوئی مولانا چھوٹی واڑھی والا نظر آجائے تو تقریر کا رخ موڑ کر خنگلی کے اظہار میں سنّت رسول سے محبت کا درس دیتے ہیں یقیناً یہ ناراضگی اللہ و رسول کی محبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

تو حیدر ٹو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے

یہ بندہ دو عالم سے خفایم رے لیے ہے

مبلکِ اہلسنت کا درد آپ کے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اکثر اپنے بیانات میں اتحادِ اہلسنت پر زور دیتے ہیں۔ اسی حوالے سے آپ کی خدمات قابل ستائش ہیں۔

30 اکتوبر کو موچی دروازہ میں ہونے والی سنی کانفرنس کی کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر بجا ہے۔ کیونکہ اس کانفرنس میں اکثریت سینیوں کی تھی جنکی آمد آپ ہی کے ایماء پر ہوئی۔ اس کے جلاودہ پشاور اور لاہور دوسرے علاقے جات سے آئے والے مہمانوں کے آپ ہی میزبان تھے اپنی نوکری سے حاصل ہوئی والی پیش کو بے دریغ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی پر صرف کر دیا۔ ان کی رہائش کا مناسب بندوبست خود کیا۔ اسی طرح

2 اپریل 2000ء کو ملتان میں ہونے والی سنی کانفرنس میں بھی آپ نے گراس قدر خدمات سرانجام دیں۔ اس کانفرنس میں حضور سیدی محبوب سبحان دام ظلمہ کی آمد آپ کی کاوشوں کا نتیجہ تھی۔ اس کے علاوہ مہمانوں کو رہائش کے طور پر ہوٹلوں میں ٹھہرایا اور ان کا کرایہ خود ادا کیا۔ بعضوں کے لیے آپ کے مریدین نے اپنے مکان خالی کر دیئے جو کہ آپ کی اعلیٰ تربیت پر دوال ہے۔

اس کے علاوہ یا رسول اللہ ﷺ ریلی ہو یا مسئلہ ختم نبوت، مسئلہ ناموس رسالت ہو یا ناموس ولایت (داتا دربار کا مسئلہ) آپ ہر جگہ اپنی خدمات کے لیے پیش پیش رہتے ہیں۔

اس دور پر فتن میں آپ کا آستانہ تربیت کا ایک بہترین مرکز ہے جہاں آئیوالا ہر پیاسا نہ صرف سیراب ہوتا ہے بلکہ ساقی بن کر دوسرا پیاسوں کو سیراب کرتا ہے۔ مخالفین حق کی مخالفت کے باوجود آپ کے کام میں نہ تو کوئی فرق آیا ہے نہ کمی ہاں البتہ دن بدن ترقی ضرور ہو رہی ہے

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چاغن اپنا جلا رہا ہے  
وہ مرد درویش حق نے جس کو دیئے ہیں اندازِ خروانہ  
اللہ کرے آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رہے اور اپ کا فیض تائیامت جاری  
رہے امین بجاہ النبی الکریم ﷺ

رہے تا ابد فروزان تیرا خاور درخشاں  
تیری صبح نور افشاں کبھی شام تک نہ پہنچے

## مشتاق احمد سلطانی گوجرانوالہ مقرر شعلہ بیان واعظ خوش الحاضر حضرت مولانا

### نحمدہ وصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ آستانہ عالیہ راوی ریان شریف آستانہ حضور میاں محمد سعیفی سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر  
کیف سرورِ مستی اور سرکار کی سنت مبارکہ کا جلوہ نظر آتا ہے۔ آپکے وجود کی برکت سے  
ہزاروں لوگوں کو ہدایت نصیب ہو رہی ہے۔ اللہ ہمیشہ آپ کو سلامت رکھے (امین بجاہ سید  
المرسلین)

### مشتاق احمد سلطانی گوجرانوالہ

فاضل نوجوان مقرر حضرت علامہ مولانا حسنات احمد مرتضی ہائم اعلیٰ جماعت البہشت ضلع لاہور  
آج راوی ریان شریف حاضری ہوئی، جو نبی آستانہ میں داخل ہوئے بلند و بالا وسیع و عریض  
اور نہایت خوبصورت مسجد دیکھ کر دلی، روحانی خوشی ہوئی، ہے کہ حضرت پیر طریقت رہبیر  
شریعت قبلہ سرکار میاں محمد سعیفی خنی صاحب بڑی محبت پیار اور سچے عاشق رسول کا کروار ادا  
کرتے ہوئے اللہ کے گھر کی تعمیر کی ہے پھر سرکار قبلہ میاں صاحب یعنی طالبات اور طلباء کا  
الگ الگ مدرسہ بنانے کا جو پروگرام بنایا ہے۔ یہ بہت ہی عمدہ اور ۹۳۴ ہیں ہے دعا ہے کہ رب  
کریم اپنے حبیب رحمت عالم<sup>للہ</sup> کے قدموں کی طفیل جلد پائی سمجھیل کرنے کی توفیق عطا  
فرمائے (امین)

### حسنات احمد مرتضی

ہائم اعلیٰ جماعت البہشت ضلع لاہور

## مجاہد البیت عاشق رسول ﷺ حضرت علامہ مولانا قاری سلیم زاہد

امروز علماء کرام کے ہمارہ آستانہ عالیہ پر دوسری مرتبہ حاضری کا شرف حاصل ہوا تیری مرتبہ  
شرف ملاقات بے گستاخ رسول مولوی سعید آف پھلوکی موضع نوکھر کے خلاف قبلہ پیر کی دلچسپی  
ایک عاشق رسول ﷺ کی محبت کا مظہر ہے جو ہمارے لئے حوصلہ مند ہے۔ آستانہ کا عاشقانہ  
غلامانہ خادمان رسول کا ماحول ہے آپ سے عرض بھی کیا گیا آپ اس قافلہ کی سرپرستی فرمائیں  
جو کہ اپنے شفقت کا اظہار فرمایا  
خدار حمت کند ایں عاشقان پاک طیت را ”امین“

## حضرت علامہ مولانا نصیر احمد صاحب ،

**یعقوب فریدی** جزل بیکری تحفظ ناموس رسالت ایکشن کمپنی گوجرانوالہ  
آج سورخہ 11-10-2001 کو مقدمہ 135/2001 بحرب C-295 تھا کوت لدھا  
ضلع گوجرانوالہ کے ملزم مولوی سعید کے خلاف ہائیکورٹ میں پیشی پر عدالت نے ملزم کی  
آنکندہ پیشی 14-11-2001 مقرر کی۔ واپسی پر علماء اکرام پیر سید مراتب علی شاہ صاحب  
قاری محمد سلیم زاہد صاحب، مفتی محمد اشرف جلالی صاحب، مفتی محمد حسین صدقی صاحب، حافظ  
محمد قاسم ضیاء صاحب، حافظ محمد یعقوب فرید، مولانا عبدالغفور رضوی اور مولانا نصیر احمد  
صاحب نے مشترک طور پر فیصلہ کیا کہ قبلہ پیر صاحب کی زیارت کی جائے آپکو پیر وی مقدمہ  
سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے خوشی کا اظہار کیا اور اپنے قلبی، عملی تعاون کا یقین دلایا اور سرپرستی  
کا فیصلہ فرمایا۔

پیر طریقت حضرت علامہ مفتی پیر سید محمد عارف شاہ اویسی محمدی سینفی (کراچی)

بسمه اللہ الذی اخرج ما ادرج فی الملوح  
بالقلم و علمہ الانسان مالیم یعلم

### تذکرہ کرامت

ہم دو بھائی محترم علامہ سید عبدالقدیر شاہ محمدی سینفی صاحب اور راقم الحروف از عقید  
تمدن ان میاں صاحب مبارک ہیں۔

بڑے بھائی جان اس دربار سے فیض یافتہ ہیں اور میرے ساتھ انگلی نگاہ کام کرتی ہے  
ہمارے مرشد خانہ آستانہ عالیہ کنگرو یہ نقشبند یہ ماں سہرہ میں غوث زمانہ پیر محمد کنگروی  
صاحب سے قبل سید عبدالقدیر شاہ صاحب کے نجیدہ مراسم تجھے اور اس راقم الحروف  
کے ساتھ خوش کلامی سے چائے پیتے ہوئے وہ بھائی جان سے فرماتے تھے کہ چائے پیو  
اور مجھے فرماتے تھے کہ چائے اسکا (پشتو) خوش کلامی میں جب ہم راوی ریان حاضر  
ہوئے میرا پانچواں سبق تھا تو قبلہ قطب پنجاب میاں صاحب مبارک کے سامنے  
چائے آگئی آتے ہی سید عبدالقدیر شاہ صاحب سے فرمایا چائے پیو اور مجھے دیکھ کر  
اس خوشکلامی میں فرمایا کہ چائے اسکا نہ پوچھئے کہ اس وقت کیا کیفیت ہوئی۔

جوند یوں وی تیری آس مویاں مٹی وی غلام ہوی

نقیر عارف محمدی سینفی اویسی کراچی

حضرت علامہ پیر طریقت جناب محمد شہزاد مجددی سیفی صاحب

ملتان کی ولایت آشنا فضاؤں میں جب آپ نے اپنے انفاس کی خوبیوں بکھیری تو اولیاء  
ملتان کی روشنیں قرط مسراں سے جھوم آئیں۔ اہل ملتان اپنی قسم پر رشک کرنے  
لگے۔ مسجدیں ذکر الٰہی سے معمور ہو گئیں۔ ہر طرف خانقاہی تائیر اور رونچانی پر بکات

نے یوں اور روحوں کا احاطہ کر رکھا تھا۔ ملتان کی تاریخی مسجد، طوطاں والی، میں ایک تاریخی محفل کا انعقاد اور کسی کو کیا مسجد کے دردیوار کو بھی تابدیار ہے گا۔ پیر طریقت ڈاکٹر سرفراز احمد سیفی صاحب کے ارد گرد ارادتمندوں نے نہایت خلوص سے فیوض و برکات اپنے دامان باطن میں سمیئے۔ ملتان اور اہل ملتان کو قیوم زماں کا دیدار مبارک ہو۔ اور پھر وہ لمحات سعید بھی آنچھے جب یہ ابرنیساں معارف سرز میں لاہور کو سیراب کرنے کے لیے آمادہ لطف و کرم ہوا۔ حضرت سیدی و مرشد المبارک قدس سر آستانہ عالیہ راوی ریان شریف تشریف لائے تو موڑوے سے ان کا عظیم الشان استقبال کیا گیا۔ اللہ اللہ! ولایت کے سلطان کی سواری قدیم روایتی انداز سے چلی آرہی تھی۔ افغانستان کے کوہساروں سے اتر کر پاکستان کے میدانوں کو زینت بخشنے والا یہ روحاںی شہزادہ بکھی پر سوار عقیدتمندوں مریدوں اور جانشیروں کے جھرمت میں اور بھی دلکش اور دل نواز لگ رہا تھا۔ حضرت میاں محمد سیفی صاحب زید مجده نے ایک مخلص مرید کی طرح اپنے احباب کے ساتھ اپنے شیخ کامل کا فقید المشال استقبال کیا۔ حضرت مبارک مدظلہ نے تقریباً تین دن بیہاں قیام کیا۔ روحاںی علمی اور تربیتی نشیں منعقد ہوئیں۔ سالکین اور مریدین کے علاوہ مختلف علماء کرام اور دیگر سلاسل کے مشائخ نے بھی حضرت سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ آخری دن علماء کرام سے نہایت علمی اور پرمعارف خطاب فرمایا جس کی ترجمانی کے فرائض رقم الحروف نے سرانجام دیے۔ اہل علم نے علم سے جھولیاں بھر لیں۔ اہل سلوک نے طریقت کی تعلیم حاصل کی۔ اہل ذکر و فکر کا اور اک اور بڑھ گیا۔ مست اور بھی مست ہو گئے۔ جذب و حال والے کیف و مستی کے عالم میں جام پر جام پیتے رہے۔ ختم فلک حیرت سے یہ منظر دیکھتی رہی۔ آخر وہ ساقی جام وصال عازم سفر ہوا۔ حضرت مبارک پوری شان و شوکت سے نکلنے روڈ لاہور سے ہوتے ہوئے مذرعہ ہوائی جہاز واپس آستانہ عالیہ سیفی

کھجوری باڑہ شریف تشریف لے گئے۔

ای ہم نفسانِ محفل ما  
رفتید ولئے نہ از دل ما  
راقم الحروف الْخَيْرِ محمد شہزاد مجددی

حضرت شیخ المشائخ زبدۃ السالکین میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

کے بارے میں مشاہیر اہلسنت کے تاثرات

پیر طریقت پروفیسر ڈاکٹر محمد سرفراز ڈوگر محمدی سیفی  
تو مگو اندر جہاں یک بایزید بود و بس  
ہر کہ واصل شد بہ جاناں بایزید دیگر است  
ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

پیر طریقت حضرت علامہ حافظ والقاری محمد امین عابدی حنفی سیفی

خطیب مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ مدینہ چوک (بھٹ چوک)

بیدیاں روڈ لاہور کیٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمين

الصلوة والسلام على رسوله لامین الکریم

اما بعد!

حضرت پیر طریقت عاشق ماہ رسالت حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی جامع کمالات  
ظاہر و باطن کے مالک ہیں۔ انہوں نے بہت کم عرصہ میں شب و روز کی مخت سے اپنی

عظمت کا سکھ منوایا ہے۔ آپ نے اپنے مرشد گرامی کی توجہ نظر و عنایت سے اور ذاتی کاوشوں سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے حلقات میں ذکر پوری دنیا میں قائم کیے 56 ہیں۔ انہنزیٹ کے ذریعہ بھی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کو پوری طرح اجاگر کیا ہے۔ میاں صاحب مبارک کے مریدین نے ڈنمارک، لندن، جمنی، عرب امارات میں ذکر کی ترویج کیلئے خاصاً کام کیا ہے۔ اور ہر طبقہ فکر کے لوگ اسلامی امتیاز کے بغیر اس مبارک سلسلے میں داخل ہوئے ہیں۔ اس وقت حضرت میاں محمد سیفی مبارک کے علاوہ بھی مرشدی اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کے خلفاء و مریدین پوری دنیا میں کام کر رہے ہیں۔ اور خلفاء کے مریدین اور ان کے مریدین بھی اس سلسلے کو آگئے بڑھانے میں شب و روز کوشش ہیں۔ چونکہ اس سلسلے میں فیض و برکات بہت زیادہ ہیں۔ اس وجہ سے جو بھی کسی سیفی شیخ کی نظر و نظر میں آ جاتا ہے وہ ماہیوں نہیں ہوتا اور نہ وہ محروم رہتا ہے۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی حضرت مبارک کے سرکردہ اور معتبر خلفاء کرام میں سے ہیں۔ اور ان کے کمال کی وجہ اپنے مرشد گرامی سے محبت و اخلاص ہے۔ جس طرح میاں صاحب مبارک کا اپنے مرشد سے اخلاص بڑھتا جاتا ہے۔ اسی رفتار کے ساتھ ان کے کمالات اور شہرت میں روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے۔ میں تو اس کو مرشد کی نظر و عنایت ہی تصور کروں گا۔ اللہ تبارک سے دعا ہے کہ وہ میاں صاحب مبارک کے درجات و کمالات میں اور ترقی فرمائے۔

آمین

حافظ والقاری

محمد امین

## حضرت علامہ مولانا محمد حسین اظہر چشتی صاحب

<sup>8</sup> پیر طریقت امیر شریعت میاں محمد سعیفی صاحب اس دور میں بڑی برگزیدہ شخصیت ہیں اور تصور میں آپکا اعلیٰ مقام ہے۔

اور صوفیائے کرام میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں انکا فیض عام ہے اور اہلسنت کیلئے بڑی خدمات ہیں۔ وہ ایک درویش کامل ہیں انکے پیر مرشد کی ان پر خاص نظر کرم ہے جسکی وجہ سے اہل ذوق حضرات کو فیض و برکات سے نواز رہے ہیں۔

محمد حسین اظہر چشتی قادری

ناظم مدرستہ النبات اظہر الاسلام

چیزیں بزم ذکر رسول ﷺ

حلقة ناؤن شپ لاہور

## علامہ مولانا غلام شبیر فاروقی

پنچل جامع اسلامیہ حنفیہ ناؤن شپ لاہور

امیر جماعت اہلسنت ناؤن شپ لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد سعیفی صاحب ایک درویش منش صوفی انسان ہیں۔

اور ایک باکمال شیخ طریقت ہیں اور پیر و مرشد کے منظور نظر خلیفہ ہیں۔

مجھے ایک دفعہ اتفاق ہوا مدرسہ کے افتتاح کے موقع پر حضرت میاں محمد سعیفی صاحب سے ملاقات اور گفتگو اس میں پاکستان کے جلیل القدر علماء اور مشائخ موجود تھے۔

میں نے محسوس کیا کہ حضرت میاں صاحب پر اپنے پیر و مرشد کی خاص نگاہ ہے۔

اور اگر صوفیاً میں بیٹھنے ہوں تو ایک صوفی کامل لگتے ہیں۔ اگرچہ وہ کسی مدرسہ سے

فارغ نہیں لکھن پھر بھی جوانوں نے دین کے کام کا یہاً انعام رکھا ہے یہ بہت بڑا کام ہے۔ اسکے برعکس وہایت کے مرکز میں اہل سنت اور یا رسول ﷺ کا نعمہ بلند آیا۔ 29  
کہ میرے پیر کا کمال ان کے خود الفاظ ہیں کہ میں تو ایک مزدور تھا۔ پیر نے ایک نکاح سے تقدیر بدلتے۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی  
بدلتی ہزاروں کی تقدیریوں دیکھی

میرے خیال کے مطابق چنگاپ میں سلسلہ عالیہ سیفیہ کا جتنا کام انھوں نے کیا ہے شاید ہی کسی اور نے کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور ثابتت قدیمی کے ساتھ اپنے پیر و مرشد کی نظر سے اشاعت دین کیلئے کام کرتے رہیں۔

احقر نعماں شیر فاروقی

**فیض رسول** ؓ ثم اعلی المدرسۃ الاسلامیہ رحمت العلوم مدنیان شریف  
سجادہ نشین آستانہ عالیہ حسینیہ چشتیہ محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ  
انہیں کی یاد رہتی ہے۔ میرے مرشد کریم بچپاں نے ایسا کرم کیا ہے کہ میں بروقت شاہ رہتا ہوں میں نے رب کو بھی یہ فریاد کی ہے کہ خدا کرے کہ فیض مرتے دم تک اسی طرح بتا رہے۔

## شیخ الحمد بیث حضرت علامہ مولا ناصفی محمد ولایت اقبال چشتی (سائبیوال)

بسم اللہ ارحمن الرحيم

اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تعلیم میں ہر ذی شعور مسلمان میں یہ فطری تزپ ہوتی ہے کہ وہ کسی بزرگ کامل کی صحبت میں کچھ عرصہ گزار کر صد سالہ اطاعت بے ریاء سے بھی زیادہ ثواب حاصل کر سکے بقول مولا روم

یک زمانہ صحبت با اولیاء      بہتر از صد سالہ اطاعت بے ریاء

یہی فطری تزپ تھی کہ بندہ ناچیز نے غزالی زماں رازی دوران قطب الاقطاب حضرت علامہ مولا ناصفی سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نور اللہ مرقدہ کی صحبت اور بیعت کی سعادت حاصل کی ان کی وفات حسرت آیات کے بعد جس بھی بزرگ کامل کا چج چانا تو اسکی زیارت ک تزپ پیدا ہوئی میرے عظیم دوست اور حسن جناب حضرت علامہ مولا ناصوفی محمد مظہر فرید محمدی سیفی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے مرشد کامل عدۃ السالکین زبدۃ العارفین سلطان العاشقین حضرت پیر میاں محمد سیفی مبارک دامت برکاتہم العالیہ اور اپنے دادا مرشد مجدد عصر حاضر حضرت علامہ مولا ناصفی سید اخندزادہ سیف الرحمن مبارک پیر ارجمند شریف کی کامل بزرگی اور ولایت کا کئی مرتبہ ذکر فرمایا تو ان بزرگوں کی زیارت کے شوق نے تزپ کے رکھ دیا۔ اپریل کو ملان میں عالمی سی کانفرنس جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام حضرت علامہ مولا ناصفی سید ناپروفسر سید مظہر سعید کاظمی دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ کاظمیہ سعید یہ ملتان شریف کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس پر یہ بزرگ بھی تشریف لائے۔ کانفرنس کے بعد جامع مسجد طوطلاب والی میں ان بزرگوں نے محفل کرائی بندہ ناچیز کو اس میں حاضری کا شرف حاصل ہوا جب ان بزرگوں پر پہلی نظر پڑی تو بندہ نے انہیں اپنے اس سرائیکی کالم کا مصدقہ پایا۔

جیدے سینے عشق رسول ہو دے اوندے مندوں کر دے پھل ہن  
 توڑے سینے درد ہزار ہوں پر درادیں کوں دیندے بھل ہن  
 راندہن مست یار دے وچ تے تے وچ خوف خدا و جندے گھل ہن  
 جڈاں ٹردن ملک عدم دو فیض مجھس دنیا تے دیندے ہل ہن

ترجمہ:- جس شخص کے سینے میں عشق رسول ﷺ ہوتا ہے جب وہ بات کرتا ہے تو اسکے  
 منہ سے پھول جھرتے ہیں۔ اگرچہ ایسے لوگوں کے سینوں میں ہزاروں درد اور  
 مصائب و آلام ہوتے ہیں مگر وہ ان دردوں کو بھول جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت سنت  
 رسول ﷺ کی ادائیگی میں مست رہتے ہیں اور خوف خدا میں وہ گھل جاتے  
 ہیں۔ اے فیض جب یہ لوگ ملک عدم کی طرف چلے جاتے ہیں تو انکی شہرت کا یہ عالم  
 ہوتا ہے کہ وہ پوری دنیا میں مشہور ہو جاتے ہیں یعنی ان حضرات کو بعد از وصال  
 زیادہ شہرت نصیب ہوتی ہے۔ بندہ ناجیز نے حضرت سیدنا اخندزادہ المبارک کی  
 دست بوسی کا شرف حاصل کیا اور ان سے سبق لیا اس کے بعد اس ناجیز پر پہلی توجہ  
 سرکار میاں محمد سعفی صاحب نے فرمائی۔ حضرت سرکار میاں محمد سعفی صاحب ایک فقائی  
 الشیخ بزرک کامل ہیں اور اپنے پیر کامل کی ادائیں میں ہر وقت مست رہتے  
 ہیں۔ انہوں نے اپنے ظاہر کو مرشد کے رنگ میں رنگ دیا ہے اور ناواقف بندہ ان  
 کے اور ان کے پیر کے درمیان فرق نہیں کر سکتا انہیں اپنے مرشد کامل کی طرف سے  
 خصوصی عنایت حاصل ہے انہیں اس خاص کرم پر بڑا سکون حاصل ہوتا ہے اور ہر  
 وقت خوش و خرم رہتے ہیں بقول شاعر

میکوں کوئی غم نی پیا خوش و سداں یار سنے آباد یہی  
 میں ڈکھتے ویردیکوں کیا جائز اس راندھی ہرو یلے اوندی یاد یہی  
 بچاں ہے انجھاں کرم آنحضراندھا ہرو یلے تھوں شاد یہی  
 شالا فیض و سے ایو یس مردیں تیس کمی فریا د یہی

ترجمہ:- مجھے کوئی غم نہیں کیونکہ میرے سینے میں نیما مرشد ہر وقت آیا رہتا ہے اس لئے میں خوش و خرم نہیں رہا ہوں میں دکھوں اور مصائب و آلام کو کچھ نہیں سمجھتا کیونکہ مجھے ہر وقت بندہ ناجیز کو ماہ نور برکت ربیع الاول شریف آستانہ عالیہ سیفیہ ساہیوال شریف حاضری کا اتفاق ہوا۔ وہاں پر ایک عظیم الشان محفل میلاد النبی انعقاد پڑی تھی اس محفل کی روح رواں نسبتی تحدوم الشان بقیہ السلف اور جمۃ الخلف حضرت میاں محمد حنفی سیفی زیب آستانہ عالیہ سیفیہ محمد یہ راوی ریان شریف آف لاہور تھی۔ مصافحہ کرنے اور قریب سے زیارت کا شرف نصیب ہوا۔ نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اذار و اذ کر اللہ۔ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ کی یاد آجائے کا حقیقی منظر دیکھنے کا موقع ملا۔ حضرت فضیلۃ الشیخ قبل میاں صاحب صورت محمد اور سیرت احمدی علیہ التحیۃ و انشاء کاملی نمونہ نظر آئے۔ سامعین کا نظم و نتی اور مریدین کا اخلاق مجبت دیکھ کر دل گواہی دینے لگا کہ واقعی اس سلسلہ کے بارگاہ سروز کوں و مکان میں قبولیت ہے اور وہاں سے خصوصی فیضان کے ذریعہ ہمہ وقت پڑی رائی ہو رہی ہے۔ حقیر نے آپکی زبان مبارک سے جو الفاظ سنئے وہ یہی تھے، دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا۔ سراسر موم ہو جایا سنگ ہو جا اپنے لاکھوں طالبوں کو دینی خصوصی تربیت سے ساصل مراد پر پہنچا دیا ہے۔ ان صوفیاء کرام کا ملت اسلامیہ پر عظیم احسان ہے جسے ہے البرکۃ مع اکابر کم

## پیر طریقت حکیم جواد الرحمن نظامی سینی صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

تمام تعریفیں اللہ عزوجل کی ہیں اور تمام صفات کا مالک وہ ذاتی طور پر ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی صفتوں سے نواز دیتا ہے اور درود السلام حضور آقا و مولانا علی اللہ علیہ السلام پر کہ پوری کائنات کا حسن جمال اکھا کر لیا جائے تو آقا علی اللہ علیہ السلام کے نور کے حسن پاک کی ایک کرن کے برابر نہیں ہو سکتا۔

حضرت پیر طریقت راہبر شریعت الحنفی العرفان جناب میاں محمد حنفی سینی دامت برکاتہم العالیہ وہ ہستی ہے جن کو رب کریم عزوجل اور محبوب کبریاء علیہ السلام نے اتنا نوازا ہے کہ بیان کیلئے الفاظ نہیں ہیں بلکہ گلشنِ مصطفیٰ علیہ السلام کے وہ پھول ہیں جس کی خوشبو میں جو مستی ہے ہزاروں میل دور بھی کوئی سنتا ہے تو اس پر بھی حال طاری ہو جاتا ہے کبھی سنتے تھے کہ ولی کامل و مکمل جس کو ایک نظر پیار کی دیکھ لے تقدیر بدل دیتا ہے یہ وہ ولی کامل ہیں جو ایک نظر سے جامِ عشق مصطفیٰ علیہ السلام پلا کر قلب کی صفائی کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اس گلشن کی نسبت کو سلامت رکھے۔

حکیم جواد الرحمن نظامی سینی

## عالمی مبلغ اسلام مجاهد ملت آفتاب سادات

### صاحبزادہ پیر سید محمد علی رضا بخاری سیفی آستانہ عالیہ بساہاب شریف

حضرت قبلہ میاں صاحب کی شخصیت کی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ سلسلہ سیفیہ کے تابندہ ستارے اور صوفی باکمال ہیں۔ در داہمست سے لبریز دل کے حامل ہیں۔ طریقت کی خدمات اللہ تعالیٰ نے آپ سے لی ہیں ایسی سعادتیں خال خال لوگوں کے ہے میں آتی ہیں۔ آج راوی ریان روحانیت کا ایک مرکز ہے۔ ایک وسیع و عریض آستانہ، دیدہ زیب مسجد اور (اس آستانہ و مسجد) اور اس دنیا کے، ناخدا حضرت میاں صاحب دن رات خدمت اسلام میں معروف ہیں۔ لوگ دن رات آتے ہیں اور چشمہ فیض سے سینوں کو لبریز کر کے لوٹتے ہیں۔ حضرت قبلہ میاں صاحب کی شفقتیں اور محبتیں جو ہمارے ساتھ وابستہ ہیں وہ ہمارے لئے باعثِ صد افتخار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی ہستیوں کا سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم رکھے۔ آمین۔ بجاہ النبی الکریم

# حضرت صوفی محمد عالم خان عابدی سیفی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله الكريم

اما بعد!

میں میاں صاحب کے پیر بھائی مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی کا مرید ہوں اور انہی کی وساطت سے حضرت میاں صاحب مبارک کو جانتا ہوں۔ میاں صاحب ایک محبت والا دل رکھتے ہیں اور اللہ کے بندوں سے پیار کرتے ہیں یقیناً اللہ والوں کی یہی نشانی ہے کہ انہیں اللہ کے بندوں سے پیار ہوتا ہے۔ مجھے میاں صاحب سے ایک اور بھی نسبت حاصل ہے اور وہ یہ کہ وہ میرے ہم علاقہ ہیں۔ علاقہ کی قدر اس وقت زیادہ ہوتی ہے جب دونوں علاقے سے دور ہوں میں بھی لاہور میں مقیم ہوں اور حضرت کا آستانہ بھی لاہور میں ہے جب ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے تو اس میں علاقائی کشش قدزے زیادہ ہوتی ہے اس کے علاوہ ہمارے حضرت کے پیر بھائی تو کافی زیادہ ہیں مگر میاں صاحب کو حضرت کے پیر بھائیوں میں سے خاص مقام حاصل ہے ہم نے اپنے حضرت کی گنگو مجلس و نشست اور میاں صاحب کے مریدوں کا آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ پر آنا جانا فون و پیغام خود ہمارے حضرت کا آستانہ عالیہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان جانا اور میاں صاحب کا آستانہ عالیہ عابدیہ نادر آباد میں کثرت سے آتا جانا اس بات پر دلال ہے کہ ان پیر بھائیوں کے آپس میں گھرے تعلقات ہیں اس نسبت کی وجہ سے حضرت میاں محمد سیفی کو انتہائی قدر و عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جیسے ہمارے مرشد کو اپنے مرشد سے عظیم نسبت حاصل ہے یقیناً میاں صاحب مبارک بھی اسی باغ سیفیہ کے ایک پھول ہیں۔ جس بحر بے کنار میں ہمارے شیخ غوطہ

زدن ہوئے اسی بے کاسہ بردار ہیں۔ حضرت مبارک نے صرف ہمارے شیخ اور میاں صاحب ہی کو سیراب نہیں کیا بلکہ وہ بھر بے کراں ہے جس سے عرب و عجم سیراب ہو رہا ہے۔ اس دور میں حضرت مرشدی مجدد ملت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کا وجود ہوتا ہے۔ اسی نعمت ہے یہاں پر میں شیخ الحدیث غلام رسول رضوی صاحب کے الفاظ نقل کرتا ہوں کہ ”اخندزادہ سیف الرحمن وہ ہیں جن سے لاکھوں انسانوں کی اصلاح ہو رہی ہے اور مجھے بھی انہیں کے بھر بے کنار سے قطرات حاصل کرنے والوں سے کچھ قطرے حاصل ہوئے اسی بھر کے چند موٹی چلنے کی مجھے بھی سعادت نصیب ہوئی ہے مالکہ کرے کہ وہ لوگ جو ان سیفی بزرگوں کے مقام و کمالات سے بے خبر ہیں کو سمجھ عطا ہو جائے اور اس ذکر کی بدولت وہ لوگ بھی بہرہ مند ہوں اور ان کا سینہ بھی ذکر خدا سے لبریز ہو جائے۔ اور وہ ان بزرگوں کے دربار کے خوشہ چیزوں بن جائیں۔ امام ربانی نے فرمایا کہ ”قلب میں ذکر خدا جاری کرنا مردہ زندہ کرنے سے بہتر ہے“ اور سلطان العارفین حضرت سلطان فرماتے ہیں۔

### بنا پڑھیاں پیا پڑھیوے ہو

حضرت امام ربانی کے مدتوں بعد یہ توجہ سے کمال صرف سیفی بزرگوں ہی سے حاصل ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت میاں محمد سیفی اور ہمارے شیخ مکرم اور دادا مرشد اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کو عمر خضری عطا فرمائے اور اس آستانے کا فیض اسی طرح روایت دوال رہے۔ آمین بجاہ الحجیب الکریم ﷺ

## حضرت صوفی ضیاء اللہ سیفی

31

ناظم جامعہ جیلانیہ رضویہ لاہور کینٹ

حضرت میاں محمد سیفی مبارک کو میں ان کے مریدوں کے حوالے سے جانتا ہوں۔ ایسے کئی بدقاش جوراہ راست سے بھٹکے ہوئے تھے۔ ان کی توجہ اور تربیت کی برکت سے وہ مقیع سنت ہو گئے ہیں۔ چہرے پر داڑھی مبارک سجا لی۔ سر پر تاج عمامہ پہن لیا ہے۔ دور نے اگر ان مریدوں کو دیکھا جائے تو ایسے لگتا ہے۔ جیسے محدث وقت آر با ہو۔ یہ ان ہی کی تربیت کا کمال ہے۔ علماء کرام روز بروز سنت سے روگردان نظر آتے ہیں۔ مگر صوفیائے کرام کی تربیت سے غیر علماء علماء کی شکل و صورت اپنائے جارہے ہیں۔ اصل میں میاں صاحب مبارک کے کمال ہیں۔

میں اگر اسی ہستی کا اسم گرامی یہاں پر ذکر نہ کروں تو یہ تاثرات ادھورے ہرجاننگیکے۔ میری مراد پیر طریقت شیخ الشاخخ حضور اخندزادہ سیف الرحمن مبارک پیراچی و خراسانی ہیں۔ انہی کی تربیت و توجہ کی برکت ہے کہ میاں صاحب اتنے باکمال ہیں میاں صاحب کی پہچان اور شناخت کے لیے ان کے چند درج ذیل مرید کافی ہیں۔

1- استاد العلماء حضرت غلام فرید ہزاروی صاحب

2- جناب حضرت علامہ مولانا مجیب الرحمن

3- حضرت علامہ مفتی محمد بشیر صاحب

اور اس کے علاوہ سینکڑوں علماء حضرت میاں صاحب کے حلقوں بیعت میں شامل ہیں۔ جس سے آپ کی فیض ترقیاتی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ میں نہ ان کا مرید ہوں۔ اور نہ زیادہ ان کی صحبت میر آئی ہے۔ میں نے وہ حقیقت جس کا مجھے علم ہے۔ کو اپنے

الفاظ میں فلمبند گردی ہے۔

میاں صاحب مبارک کے کمال اور فیوضات میرے ادارک سے کئی حصے زیادہ ہیں۔ 2  
میں نے اپنی بساط کے مطابق حقیقت حال واضح کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے پاکباز اہل اللہ کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین) حافظ احمد نواز

### پیر طریقت حضرت خوبہ خالد محمود عابدی سیفی کنجابی

حضرت پیر طریقت قطب پنجاب شیخ العلاماء میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی سیدنا و مرشدنا مجدد ملت اخنذزادہ سیف الرحمن مبارک کے معتبر خلفاء کرام میں سے ہیں۔ میں ان کو اپنے شیخ مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی کے حوالے سے جانتا ہوں۔ حضرت میاں محمد سیفی مبارک نے سلسلہ عالیہ سیفیہ کے کام میں خدمت کا صحیح حق ادا فرمادیا ہے۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی پنجاب میں ہم سیفیوں کی پیچان بن کر سامنے آئی۔ میاں صاحب عاجزی اور فقر میں اپنی مثال آپ ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور عمر خضر عطا فرمائے۔  
خالد محمود عابدی سیفی کنجابی کجہاں کجہاں ضلع گجرات

### پیر طریقت ڈاکٹر مہتاب عزیز عابدی

غوشہ کالونی میں بازار غازی روڈ صدر لاہور کینٹ

پیر طریقت زبدۃ الاولیاء شیخ العلاماء الحاج حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی کو میں عرصہ درانے سے جانتا ہوں۔ غالباً میں چھٹی یا ساتویں کلاس میں پڑھتا تھا۔ اور سرکار میاں صاحب مبارک میرے پیر و مرشد استاد العلاماء شیخ القرآن والحدیث مفتی اعظم پاکستان

علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی کے پاس آیا کرتے تھے۔ ان دونوں میں سرکار عابد صاحب  
جامع مسجد سردار شریف بیگم پورہ میں خطیب و امام تھے۔

63 سرکار میاں صاحب مبارک جب تشریف لاتے تو اکثر اوقات آپ اکیلے ہوتے تھے۔  
اور کبھی بھار ایک دو آدمی آپ کے ساتھ ہوتے تھے۔ سرکار میاں صاحب پر اللہ تعالیٰ  
نے ایسا کرم و فضل فرمایا کہ آج وہ اکیلے میاں صاحب نہیں بلکہ کئی جماعتیں ان کی  
اقداء میں کھڑی ہیں۔ بعد میں آپ سے اکثر اوقات ملاقات جامع مسجد شاہی فلینگ  
روڈ نزد فاروق سنتر ہوتی تھی۔ یا کبھی کبھی دربار سید الحجج یہ حضور داتا گنج بخش سید ناعلیٰ  
بھوری کے دربار اقدس پر۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کمالات اور عزت و توقیر جو میاں  
صاحب کو ملی ہے۔ وہ ان کے مرشد گرامی حضرت سیدنا اخنزادہ سیف الرحمن مبارک  
مدظلہ عالیہ کی توجہ شریف کی برکت کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ میاں صاحب مبارک اپنے  
مرشد کے تخلص اور مرید صادق ہیں۔ جس قدر کوئی اپنے مرشد کا تخلص ہوتا ہے۔ اس  
وقت ان کے مرشد کی عبادت بھی زیادہ ہوتی ہیں۔

حضور سرکار عالم<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کے صحابہ بہت زیادہ ہیں۔ مگر سیدنا صدیق اکبر عنہ صرف ایک  
ہی ہیں کیونکہ سیدنا صدیق اکبر کا اخلاص حضور سرکار عالم<sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> کے دوسرے صحابہ  
سے کئی حصہ زیادہ تھا یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سب کچھ آپ پر قربان کیا اسی قربانی کی  
وجہ سے دو جہاں کی عظمتیں اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر پر نچاہو کیں۔ اسی سنت پر عمل  
کرتے ہوئے میاں صاحب مبارک نے اپنے مرشد گرامی کے لیے کبھی بھی بڑی  
سے بڑی قربانی دینے سے دربغ نہیں کیا۔ جب میاں صاحب باڑا تشریف لے جاتے  
ہیں۔ تو ہم نے اپنی آنکھوں نے دیکھا۔ کہ ان کا دل کرتا ہے کہ جو کچھ ان کے پاس  
ہے وہ مرشد گرامی پر قربان کر دیکھا۔ اور سرکار سیدنا اخنزادہ صاحب مبارک بھی میاں  
صاحب پر بہت زیادہ شفقت اور محبت فرماتے ہیں۔ مجھے سرکار میاں صاحب سے

و زیادہ محبت اس وجہ سے ہے۔ گے میرے پیر و مرتد سرکار عابد صاحب ان دونوں کی محبت اور دوستی دونسرے پیر بھائیوں سے کئی حصے زیادہ ہے۔ اور دونوں بزرگ آپس میں ایک 64 دوسرے کے ساتھ بہت مخلص ہیں۔ اور دونوں کو ایک دوسرے کا احساس اور درد ہے اور ایک دوسرے کے لیے کافی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دربغ نہیں کرتے رقم ان دونوں بزرگوں کا دل سے خادم ہوں۔ آپ جب بھی فرماتے ہیں۔ بنده حاضر ہو جاتا ہے۔ اور میرے لیے یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ مجھ سے یہ بزرگ خوش ہیں۔ اور اس جگہ میں اسی تیسری ہستی کا ذکر بھی ضروری جانتا ہوں جن کی دعاؤں کی برکت سے ان دونوں بزرگوں اور مجھناچیز کے باغ میں بہار آئی۔

اس تیسری ہستی سے مراد حضرت سیدنا مرشدنا حضرت شیخ الحدیث مولانا حمید جان صاحب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان اولیاء کرام کے فیض و کمالات میں اور زیادہ برکتیں فرمائے۔ اور ان کے مرشد گرامی حضرت سیدنا اخندزادہ سیف الرحمن صاحب مبارک مظلہ عالیٰ کے صدقے ان کے فیض و کمالات کو دنیا جہاں تک پہنچائے آمین ثم آمین۔

خاک راہ اولیاء مہتاب عزیز عابدی سیفی  
غوشیہ کالونی میں بازار غازی روڈ لاہور صدر کینٹ

## حضرت علامہ جاوید اقبال بچپانی

آستانہ عالیہ اویسیہ قادریہ بہاولنگر

فقیر نے پہلی دفعہ حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی کی زیارت آل پاکستان مشائخ کونشن منعقدہ مرکزی سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن میں کی۔ وہاں تمام مشائخ و اظہار خیال کا موقع دیا گیا۔ میاں صاحب کی گفتگو میں مرشد کی محبت کی شرینی و محسوساتی نمایاں تھی اور آپ جب اپنے مرشد حضرت قبلہ مبارک صاحب کا ذکر کرتے تو ف्रط جذبات سے ایک کیفیت وازد ہوتی اور حاضرین پر بھی ایک عشق و مسٹی کی اور جوش و خروش کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

فقیر نے اس وقت اپنے احباب سے ذکر کیا کہ فنا فی الشیخ کا مقام یہی ہے جس کا رنگ میاں صاحب میں نظر آ رہا ہے۔ دوسری بار جب حضرت قیوم زمان قبلہ مبارک صاحب مدظلہ العالی کی زیارت کے لیے 14 اپریل 2000ء میں آستانہ عالیہ راوی ریان شریف گیا۔ اس وقت آپ سنی کانفرنس ملتان سے واپس آ کر لاہور میں قیام فرمائے تھے۔ تو میاں صاحب آپ کے دائیں طرف جامعہ مسجد راوی ریان میں تشریف فرمائے تھے۔ جبکہ قبلہ مبارک صاحب کے باائیں طرف مولانا عبدالحی زعفرانی بیٹھے تھے اور میاں صاحب کے ساتھ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد حمید جان مبارک مدظلہ العالی تشریف فرمائے تھے۔

میں اس وقت پیر کامل مرید اور کو ایک ہی نشست میں دیکھا۔ تو یوں لگا قبلہ مبارک صاحب کے ہر رنگ کو آپ جذب کرتے جاتے ہیں اور اپنے حسب حال حضرت قیوم زمان مدظلہ کے نور باطن سے اپنی پیاس بخمار ہے ہیں۔

اس وقت ذکر آپ کروار ہے تھے اور حضرت پیر ارجمند مبارک صدارت فرمائے تھے۔

حضرت قیوم زماں کی خدمت میں کسی نے بیعت ہونے کے لیے عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں جس نے مرید ہونا ہے وہ میاں محمد صاحب کا مرید ہو۔ اور اگر ہمارا مرید ہونا ہے تو پشاور آکر مرید ہو۔<sup>25</sup>

اس وقت ان کے مقام فنا فی الشیخ کے بارے میں مجھے ثبوت بھی مل گیا۔ کہ جو میاں صاحب کی بیعت کرتا ہے وہ بھی حقیقت میں حضرت قیوم زماں پیر ارجمند مبارک مدظلہ العالیٰ ہی کی بیعت کرتا ہے۔

### من تو شدم تو من شدی

میاں صاحب حضرت مبارک صاحب کا شیر ہے جو پنجاب کی سر زمیں پر حضرت مبارک کی امانت کو اس کے اہل لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اور حضرت خواجہ گان کے فیض کا ایک نور اپنے سینے میں جذب کئے ہوئے اور ہزاروں مردہ دلوں کو زندہ کر رہا ہے۔

دعا ہے کہ اس شیخ کامل سے اللہ تعالیٰ دین میمن کی مزید خدمت لے۔

صاحبزادہ علامہ جاوید اقبال جپالی

آستانہ عالیہ اویسیہ قادریہ بہاؤ لنگر

## حضرت علامہ مولانا حنفی فردوسی صاحب

13

زبدۃ العارفین قدوۃ الالکین شیخ المشائخ شیخ طریقت و شریعت امام العاشقین

### جناب حضرت میاں محمد صاحب نقشبندی سیفی مدظلہ العالیٰ

جنکی ذات محتاج تعارف نہیں ایسے بزرگ دنیا میں بہت کم نظر آتے ہیں کہ جنکا طریقہ اور سلیقہ سنت رسول ﷺ کے عین مطابق ہوتا ہے آپ ایک صوفی فٹاہ بزرگ ہیں اور اسکے ساتھ ساتھ علم و عمل اور سنت نبوی ﷺ کا پیکر ہیں اور طریقت کے راستے کے آفتاب ہیں جنکے بتائے ہوئے اصول سلف صالحین کے اصولوں کا آئینہ دار ہیں آپ کی نگاہ سیف سے کمی گمگشیگان طریقت اور تقدیر ایقون کو راستہ حقیقت اور معرفت مل چکا ہے اور فیض کا سلسلہ جاری ہے مسلک اہلسنت و جماعت سے دل لگی کا یہ عالم ہے کہ جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے ملتان میں یا رسول اللہ کا نفرس میں آپا کردار نمایاں ہے آپ خود اور اپنے مریدین کے ہمراہ بڑے جوش جذبہ کے ساتھ معاون تھے اور آپ کی نگاہ کا یہ عالم ہے کہ جو ایک دفعہ توجہ سے آنے والے کی تقدیر کو بدلت دیتے ہیں ذکر و اذکار آپا کا اور آپ کے خلفاء اور مریدین کا بہترین مشغلہ ہے جب ذکر و اذکار میں توجہ فرماتے ہیں تو بے شمار لوگ وجد کی کیفیت میں بمتلا ہو جاتے ہیں سنت نبوی کا اتنا احساس ہے کہ بندہ کو ایک دفعہ راوی ریحان شریف جانا نصیب ہوا تو ہزاروں کے اجتماع میں کوئی سُنگی ایسا نہیں جسکا کوئی قدم سنت رسول ﷺ کے مطابق نہ ہو جدھر نظر پڑتی تھی ہر سُنگی سنت کا آئینہ درد نظر آتا تھا اور آپ کی نگاہ سے پروردہ نظر آتا تھا ایسے بزرگ بہت کم نظر آتے ہیں کہ جنکی نگاہ کیمیا سے ایک نگاہ میں سینکڑوں کی تقدیر بدلت جاتی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میاں صاحب مدظلہ کا سایہ عاطفت ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور یہ فیوض و برکات کا سلسلہ جاری رہے جنکے عشق رسول ﷺ کا یہ عالم ہے

کہ بے ادب گتائی رسول سے رابطہ تو کجاں سے سلام لینا بھی گوارہ نہیں فرماتے۔  
 اللہ تعالیٰ ہمیں آپ سے اور آپ کے خلفاء سے اور انکی خصوصی توجہ سے مستفید فرمائے۔ 4  
 آئین

طالب دعا

محمد حنیف فردوسی

مولانا شیخ الحدیث عبدالستار صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد

میں عرصہ دراز سے شیخ العلماء عارف باللہ جناب قابل صد احترام قبلہ میاں صاحب  
 دامت برکاتہم العالیہ سے اپنے روحانی پدر قطعہ جگر بادل و جان برادر بلکہ بہتر سیدی و  
 مرشدی قبلہ عالم قبلہ و کعبہ ما مبارک صاحب دامت برکاتہم و فیوضاتہم مادامت  
 اسوات والارض کے توسط سے واقف ہوں اور بار بار بالمشافہ دیدار کا شرف بھی ہوا  
 حضرت قبلہ میاں صاحب کا طریقہ تبلیغ دین و طریقت بالکل اسلاف و مشائخ عظام  
 سابقہ کے عین مطابق پایا اپنے مرشد کی اتباع کامل بدرجہ اتم نظر آئی اور اس پر خلوص  
 اتباع کامل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو ظاہر و باطن میں اپنے مرشد کامل کا نائب و  
 آئینہ بنایا اور ظاہر و باطن میں اپنے مرشد کا ردیف الکمالات بنایا۔ نیز آپ کے طریق  
 دعوت و ارشاد میں حکمت کا پہلو بہت زیادہ محسوس کیا جو کہ مشائخ کے طریق تبلیغ میں  
 اہم عنصر ہے اور اللہ تعالیٰ نے بھی دعوت و ارشاد کیلئے سب سے پہلے نمبر پر حکمت کو  
 بیان فرمایا (ادع الی سبیل ربک بالحکمة اخ) حالانکہ موجودہ دور میں یہ عنصر بہت کم اہل

طريقت میں نظر آتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر خلوص محبت و فناہیت شیخ کامل نے  
اور حکمت کے ساتھ دعوت حق نے آج قبلہ میاں صاحب کو اس مقام پر پہنچایا کہ اپنے 75  
مرشد کامل سے شیخ العلماء کے لقب سے سرفراز ہوئے اور زبان تو مرشد پاک کی ہے  
لیکن درحقیقت یہ لقب رب کائنات کی طرف سے عطا ہوا ہے کیونکہ  
گفتہ او گفتہ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبد الله بود

قبلہ میاں صاحب بہت سے اوصاف و مکالات کے حامل ہیں آپکا وجود یقیناً عالم اسلام  
کیلئے باعث رحمت و برکت ہے میری صمیم قلب سے استدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل اسلام  
پر رحم فرماتے ہوئے میاں صاحب اور بالخصوص ہم سب کے مرشد کامل قبلہ مبارک  
صاحب دامت برکاتہم اور بالعلوم تمام اولیاء کرام کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں پر قائم  
و دائم فرمائے انکی سیرت و صورت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور فیضیاب ہونے کی  
توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاه حبیبہ سید المرسلین

خاک پائے اولیاء الحقر العباد

مولوی عبدالستار سینٹی

استاد جامعہ علیمیہ اسلامیہ (اسلامک سینٹر)

نارتھ ناظم آباد بلاک بی کراچی

## حضرت علامہ مولانا محمد شوکت علی سیالوی

بسم الله الرحمن الرحيم نحمد الله ونصلى على رسوله الكريم۔

اما بعد

حضرت برادر مکرم وعزیز محتشم علامہ محمد مظہر فرید سیفی صاحب زید مجده وفضلہ کے پیر طریقت و رہبر شریعت حضرت قبلہ میاں محمد حنفی سیفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت سے بندہ دو مرتبہ شرف یا بہ ہوا۔

بندہ کس باغ کی مولیٰ ہے؟

لیکن جو کچھ دیکھا۔ الحمد للہ دین کا در درکھنے والے۔ انتہائی عاجزی و انکساری اختیار فرمانے والے علماء و طلباء سے دین پر خصوصی نظر شفقت فرمانے والے اور ہر کس و ناکس پر نظر شفقت فرمانے والے بزرگ پایا۔

مکرمی مظہر فرید صاحب کے گھر پر منعقدہ محفل میں جب بندہ حاضر ہوا تو انکی جو گفتگو سنی تھی وہ دل میں گھر کرنے والی تھی اور انکی مجلس مبارک میں بیتی کہ (اگرچہ وہ مختصر نشدت بندہ کو میر آئی تھی) دل ذکر الہی کی طرف مشغول ہوا اور اپنی خامیاں ایک ایک کر کے سامنے آنے لگ گئیں۔

حضرت قبلہ پیر صاحب انتہائی سادہ انداز میں پنجابی زبان میں گفتگو فرمائے تھے۔ لیکن وہ باتیں جن پر ہم لوگ سالوں کے مطالعہ و جستجو کے بعد رسائی حاصل کرتے ہیں۔ پیر صاحب قبلہ ان عقدوں کو بڑی سادگی و روانی سے دوران گفتگو حل فرمائے تھے۔

انکی شکل و صورت وضع قطع قرون اولیٰ کے بزرگوں کی یاد کوتازہ کردیتی ہے۔

مسلم اہل سنت و جماعت کی خدمات ملکی سطح پر اسوقت جو ہمیں نظر آرہی ہیں۔ اس

سے کوئی بھی صاحب خرد انکار نہیں کر سکتا۔

بزرگان تصور دلوں کے طبیب ہوتے ہیں۔ وہ ہر دور میں مرض روانی کی تشخیص کر کے طریقہ کار متعین کرتے ہیں۔ سلسلہ سیفیہ کا بھی اپنا ایک منفرد طریقہ کار جسے ثقہ و معتبر فی الدین دوستوں نے موثر تسلیم کیا۔ اور ان ثقہ اصحاب علم دوستوں کی زندگی میں بندہ کو باقاعدہ اسکارنگ نظر آتا ہے۔ بندہ کے لیے کوئی وجہ انکار و مجال نقد نہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب قبلہ کے فیوض و برکات کو عام فرمائے اور جملہ معتقدین و متولیین کو فیضیاب ہونگی توفیق مرحمت فرمائے۔ (آمین)

اویٰ ترین خادم غلام بزرگان محمد شوکت علی سیالوی

شایعی جامع مسجد خانیوال

پیر طریقت حضرت علامہ مولا نا سید عمر دراز شاہ مشہدی نقشبندی سیفی صاحب  
با سمہ تعالیٰ و تقدس گلستان سیفیہ کا ایک درخشان پھول  
صوفی با صفا خلیفہ مطلق دباغ ثانی قطب پنجاب  
حضرت میاں محمد صاحب حنفی سیفی مدظلہ العالی

اپ سے میری ملاقات لا ہور خانقاہ راوی ریان میں ہوئی جب میں نے آپ کے حلقہ ارادت کو دیکھا تو دنگ رہ گیا۔ ہزاروں مریدان بارادت کے جھرمٹ میں آپ کا چاند کی طرح درخشان چہرہ۔ بڑے بڑے علماء آپ کے مریدوں میں شامل ہیں۔ ہزاروں تشنگان بادہ طریقت شب و روز فیضاب ہو رہے ہیں۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ امام الاولیاء ع مجدد ماماً حاضرہ حضرت خواجہ جیف الرحمن صاحب پیر ارجمند مظلہ العالی کی نگاہ کیمیاء الاشکا، کرامت ہے کہ امی کو استاد العلماء بنادیا ایک پتھر کو ہیرا بنادیا۔

79

تونے ذرے کو دیکھا تو زکر دیا

تونے جبشی کو رشک قر کر دیا

گرتونگ خاراہی مرمر شوی  
چون صاحب دل رسی گوہر شوی

حضرت میاں صاحب کے فیضان کو اللہ تعالیٰ چار سو پھیلائے۔ آمین

فقط السید عمر دراز شاہ سیفی کراچی

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت قاطع الجدیت شیرالمست

علامہ سید احمد علی شاہ سیفی دامت برکاتہم العالیہ

خطیب جامع مسجد غوشہ مہتمم و بانی جامع امام ربانی و مدرسہ خواجہ غریب نواز  
فرنگیز کالونی نمبر 3 کراچی

حضرت پیر طریقت رہبر شریعت میاں محمد سیفی مدظلہ العالی کو میں عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ آپ میرے مرشد کریم حضرت قیوم الزمان غوث دوران مجدد عصر حاضر اخندزادہ سیف الرحمن مبارک قدس سرہ کے خلیفہ مطلق ہیں اور پنجاب کی سطح پر بیعت و ارشاد کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ شریعت مطھرہ پر بڑی تختی سے عمل پیرا ہیں۔ اور خود سنت رسول ﷺ کے پیکر ہی نہیں بلکہ بر مرید کو سنت نبوی ﷺ پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ آپ کے سینے میں علوم و معارف کا خانہ ہیں مارتا ہوا سمندر موجز ہے اور محبت الہی اور عشق رسول ﷺ سے لبریز دل اپنے سینے میں رکھتے ہیں۔ آپ اعلیٰ سیرت و کردار کے مالک ہیں اور بہت عمدہ اخلاق رکھنے والے ہیں۔ آپ سے جو شخص ایک مرتبہ ملتا ہے۔ وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان سب باتوں کے علاوہ ایک منفرد بات یہ ہے کہ آپ اپنے شیخ مبارک کی محبت میں بالکل مستغرق ہیں اور ان پر دل و

بان سے قربان ہیں۔ اسی استغراق و فناہیت نے آپ کو اپنے مرشد مبارک کی کامل شمیہ بنا دیا ہے۔ مبارک صاحب علیہ الرحمۃ سے بیعت کے بعد آپ کی ساری زندگی ۰ دین اسلام کی خدمت میں مصروف ہوئی ہے لاکھوں بے دینوں نے آپ کے ہاتھ پر دین اسلام قبول کیا۔ اور بہت سے گمراہ و گناہگار آپ کی صحبت کی وجہ سے نیکوگار چکے اور پکے مسلمان بن گئے۔ اب بھی یہ خدمت دین جاری و ساری ہے اور راوی ریان میں علم و حکمت کے موئی لثار ہے ہیں۔

آپ اپنی بے مثل عظیتوں کے باوجود اکساری و عاجزی کا مجسمہ ہیں اور آپ وغلق محمد ﷺ کا مظہر کامل کہا جا سکتا ہے۔

یہ چند طور "ذکر الصالحین کفارۃ الذنوب" کی بنا پر تحریر کی ہیں اللہ اسے قبول فرمائے اور میاں صاحب کو عمر دراز عطا فرمائے اور ان کی خدمات میں دن دن اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ تمام سالکین و مریدین سیفیہ کی صفوں میں اتحاد و اتفاق کو قائم رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کرام سے محبت ان کی صحبت سے مستفید اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاه سید المرسلین

الفقیر سید احمد علی شاہ سیفی

10-08-2002 بروز جمعہ

شیخ القرآن بیوی الحدیث علامہ مولانا غلام حسین نقشبندی سیفی ملتان شریف

الحمد لله على نواله والصلوة والسلام على آلہ

علم و انش اس حقیقت سے آئتنا ہیں کہ کسی کامل معلم کی صلاحیت کا اندازہ ان سے

استفادہ کرنے والے شاکردوں سے ہوتا ہے۔ شاکردوں کی الہیت ہی استاذ کی عینی و فنی قابلیت پر دلیل ہوتی ہے میرے مرشد کامل عارف حقائق کا شاف دقاں شریعت و طریقت کے بھر عائق سیدی حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک دامت برکاتہم العالیہ سے ہزاروں استفادہ کرنے والوں میں سے ایک ہستی پیر طریقت منبع فیوض و برکات حضرت قبلہ میاں محمد حنفی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی ذات با برکات ہے صوبہ پنجاب میں آپ ایک منفرد مقام رکھتے ہیں آپ کی امتیازی شان ہے کئی بد مذہب یا موجودہ دور کی فاشی و عربیانی کی گندگی میں آلودہ یا منع نوشی کا رسیا کوئی شخص مقدار سے آپ کی محفل میں آجائے۔ اس پر آپ کی توجہ ہو جائے تو کایا پلٹ جاتی ہے۔ شقاوت سعادت میں بدل جاتی ہے اس کی زندہ مثالیں اس وقت بھی موجود ہیں۔ بسا خوش نصیب لوگ ہدایت پر آچکے ہیں۔ بطور تحدیث قبلہ میاں صاحب بھی کبھی یوں بھی ارشاد فرماتے ہیں۔ جس نے میرے مرشد کی کرامت دیکھنی ہو تو مجھے دیکھ لے۔ یہ بندہ عاجز بھی قبلہ میاں صاحب کی توجہ سے اس سلسلہ عالیہ سیفیہ سے وابستہ ہوا اور میرے کافی شاگردوں کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ آپ کی ذات کے بارے میں کچھ عرض کر سکوں البتہ میرے جذبات کی ترجمانی بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ہے

اگر چنیں جلوہ کند مخ بچہ بادہ فروش  
خاک روپ در میخانہ کنم مژگان را  
غلام حسین غفرلہ نقشبندی سیفی مدرس جامعہ  
خیر المعاویات

مہتمم مدرسہ عربیہ بحرالعلوم جامع مسجد بھجور والی ملتان

30

## رشک صد فردوس آستانہ یار

از قلم: صاحبزادہ سید فیض احمد شاہ گیلانی ائمہ شریفین میں میگرین جسیں کافی لاہور

قابل تھا نار کے میں جنت ہوئی نصیب  
اس در کی حاضری سے میری قسم بدل گئی

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ راوی ریان شریف باظاہر تو اینہوں کا مکان دکھائی  
دیتا ہے لیکن باطن یہ روحانی دنیا کا ایک عظیم مرکز ہے اس مقدس سر زمین کا ذرہ ذرہ  
نور بدایاں، رشک آسمان اور عشق کی آنکھوں کا سرمه ہے۔ یہ مقدس خاک رشک  
ہفت افلک ہے۔ یہ آستانہ عالیہ ایک ایسا دھوپی گھاث ہے جس میں میلی رو جس دھوپی  
جاتی ہیں۔ گناہوں کے داغ دھبے ذکر الہی کے صابن سے دور کئے جاتے ہیں اور درود  
پاک کے نور سے چک پیدا کی جاتی ہے اور شخ کامل کی توجہ بدنما کو خوشنما بنا دیتی ہے  
کسی عظیم ہستی نے کیا ہی خوب کہا ہے

ہم نور کی کرنوں کو بکھیریں گے ہر اک سمت  
ہم پیروی نہیں حرا کرتے رہیں گے

یہ آستانہ عالیہ ایک ایسا منع نور ہے جس میں ذکر الہی کا نور تقسیم کیا جاتا ہے۔ درود  
پاک کی برکتوں سے دامن بھرے جاتے ہیں۔ بے نور آنکھوں کو حقائق اشیاء تک پہنچنے  
والی بصارت مل رہی ہے بے بال و پرروحوں کو پرواز کی طاقت مل رہی ہے مرشد کامل  
کی توجہ مردہ دلوں کوئی زندگی بخش دیتی ہے سانسوں کے سکھوں ذکر الہی سے لبریز  
ہونے لگتے ہیں شاید اسی لیے علامہ اقبال نے کہا تھا  
جلسا سکتی ہے شمع کشته کو موج نفس ان کی  
الہی کیا چھپا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

اس آستانہ عالیہ میں ایک ایسی ہستی تشریف فرما ہے جس کی ایک نظر زندگی کی کایا پلٹ کر رکھ دیتی ہے جس کی ایک نظر کیمیا اثر ذرے کو آفتاب، قطرے کو دریا، پست کو اعلیٰ، سرگاؤں کو سرفراز، بے مراد کو با مراد، کام کو کامیاب اور حرام نصیب کو ہمایوں نصیب بنا دیتی ہے۔

### تیری نسبت نے سنوار امیر انداز حیات

میں اگر تیرانہ ہوتا سگ دنیا ہوتا

راوی ریان کی سرز میں نے اس ولی کامل کے قدموں کو چوما ہے جنمیں دنیا مخدوم  
المشائخ، قطب الشائخ، تاجدار روحانیت، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت میاں محمد حنفی  
سیفی برکاتہم القدیسہ کے نام سے جانتی ہے جو اپنے میخانہ روحانیت سے ساقی بندہ نواز  
بن کر مے کشاں علم و حکمت کو کیف و مستی بخش رہے ہیں۔ جو اپنے چشمہ ولایت سے  
تشنگاںِ معرفت کے دلوں کو سیراب فرمار ہے ہیں۔ جو اپنے آفتاب فقر و درد ویشی کی  
نورانی کرنوں سے بندگاں خدا کے سینوں کو منور فرمار ہے ہیں۔ جو اپنے کمالاتِ روحانی  
سے گناہ و مصیبت کے سمندر میں غوط کھانے والے لوگوں کو ساحل مراد پہنچا رہے  
ہیں۔ جو اپنی مشعل حق پرستی سے گم کردہ لوگوں کو نشانِ منزل عطا کر رہے ہیں۔ جو اپنے  
وجود کے نور سے ملد اسلامیہ کی شب و میgor کوحر آشنا کر رہے ہیں۔ ہزاروں افراد جو  
کبھی بے کمال تھے اس با کمال ہستی کی صحبت ان بے کمالوں کو با کمال بنارہی ہے۔

اکو ضرب دے نال کریندے دور، دل دی سب بے کیفی

سدابی جیون مرشد کامل میاں محمد سیفی!

# پیر طریقت مولانا قاری محمد عباس سیفی

پرنسپل جامعہ سیفیہ تعلیم القرآن لاہور

شیخ الشائخ فخر اہلسنت حضرت میاں محمد سیفی مبارک اپنے اسلاف کی یادگاریں اور براظم ایشیاء میں صوفیائے کرام نے انسانیت کا جو درس دیا وہ انسانی اخلاق کی معراج ہے اتنے زندگیک چھوٹے بڑے ادنیٰ و اعلیٰ کالے گورے امیر غریب اور عربی و عجمی میں کوئی فرق نہیں۔ یہاں تک صوفیائے کرام کی محبت سے غیر مسلم بھی مستفیض ہو رہے ہیں۔ صوفیائے کرام کی محبت و اخلاق کا نتیجہ ہے کہ وہ جہاں پر بھی تشریف لے جائیں لوگ ان سے ہ صورت میں مانوس ہو جاتے ہیں اور اللہ والے جس علاقہ کو چھوڑ جائیں یا حالات کی ناپر بھرت فرمائیں اُس علاقے سے اللہ کی رحمت چلی جاتی ہے۔

اسلاف کی تاریخ اور حالات اس بات پر شاہد ہیں کہ انہوں نے دنیاوی اغراض و مقاصد یا ذاتی مقاد کی خاطر کبھی امراء یا سلاطین کے درباروں میں حاضری نہ دی بلکہ انکا ہے امیر و غریب سے میل جوں رکھنا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہوتا ہے وہ اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں کہ امراء و سلاطین سے راہ و بسم کے باعث کہیں کوئی یہ خیال نہ کرے کہ انکے درمیان تعلقات اور روابط میں کسی دنیاوی مقاد کا داخل ہے۔ حضرت میاں صاحب مبارک کو فرماتے عاجز نے خود سن کر تم کسی کے گھر مت جانا وہ وقت آیگا کہ لوگ خود تمہارے پاس چل کر آیا کریں گے۔ جیسا کہ اللہ والوں کا ہی فرمان ہے ”بَيْنَهُنَّ الْفَقِيرُ عَلَى بَابِ الْأَمِيرِ لَمْ يَمْرِ عَلَى بَابِ الْفَقِيرِ“ یعنی وہ فقیر برآہے جو کسی امیر کے گھر پر جا کر دستک دے اور سلام کرے۔ حضرت میاں صاحب مبارک اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اس کے دروازے پر وقت دستک دینے والے اعلیٰ بولیا کرام میں اور اپنے اسلام کی حقیقی یادگاریں۔

## پیر طریقت الشاہ سید عمیر علی زنجانی سیفی

الله تعالیٰ صوفیا کے دلوں کو مخلوق کی محبت و خیرخواہی میں اس حد تک فرمادیتا ہے کہ وہ خود تو مخلوق کو کیا نقصان پہنچا میں بلکہ مخلوق کی جانب سے خود کو نقصان پہنچانے پر بھی اسکو فائدہ پہنچانے کا ہی جذبہ اپنے دل میں پیدا رکھتے ہیں۔ اسی جذبہ کے تحت وہ مخلوق کی بذریعاتی و گستاخی کو بھی صبر و تحمل سے برداشت کرتے رہے ہیں۔ ہم نے بہت قریب سے حضرت میاں محمد صاحب مبارک کو دیکھا کہ وہ دوسروں کی وجہ سے کئی بار اپنے آپ کو تکلیفات میں ڈالتے ہیں اتنے عروج کا سبب بھی یہی صبر ہے۔ اللہ آپ کی عمر رحمت میں برکت فرمائے۔ آمین۔

**خاک راہ مبارک السید عمیر علی شاہ زنجانی**

## پیر طریقت صوفی محمد اصغر سیفی، اکبری منڈی لاہور

ہمارے اجھے اور اعلیٰ برادران طریقت میں سلسلہ کی خدمت کے حوالے سے وہ پہلے نمبر پر ہیں۔ میرے ساتھ انکو ایک خاص محبت ہے۔ پیر طریقت حاجی نیز صاحب سالانہ میلاد و مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفرنس کرواتے ہیں جس کا اہتمام میرے ذمے ہوتا ہے اور اس میں میری دعوت پر حضرت میاں صاحب مبارک ہر سال تشریف لاتے ہیں۔ اگر کوئی اس تاریخ کو دعوت دے تو ہر صورت میں نظر انداز فرماتے ہیں بندہ ہر وقت انکا مخلوق ہے۔

## حافظ مدثر رضوی مرکزی کنویز سنی تحریک نادر آباد لاہور کیست

ماہنامہ الطریقت والا رشاد مخدوم الاولیاء فخر الہلسنت حضرت میاں محمد سیفی پر نمبر کال رہا ہے جس پر مجھے انکی شخصیت پر اظہار کیلئے کہا گیا ہے۔ اگرچہ میری ان سے ملاقات نہیں پھر بھی میں اتنے دوست، احباب اور مریدین کے توسط سے انکو جانتا ہوں۔ حضور پورنور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر تم کسی شخصیت کو جانتا چاہو تو اسکی پہچان اسکے دوست احباب سے

ہوتی ہے۔ اُنکے دوست احباب بہت اچھے طبقے کے لوگ ہیں۔ علم و عمل میں بے مثال ہیں اور طریقت میں کام کے حوالے سے اُنکے مرید اُنکی خصیت کا مظہر ہیں۔ شریعت کی پابندی ظاہری سیرت و صورت لا جواب ہے۔ باطنی احوال کو تو میں جانتا نہیں، ظاہری صورت بھی آسانی سے نہیں سنو رتی۔ حضرت میاں صاحب کی نظر میں کوئی ایسا کمال تو ضرور موجود ہے جو تھوڑے سے وقت میں آدمی کو بدلت کر رکھ دیتے ہیں۔ چونکہ بر صغیر پاک و ہند میں اسلام کی کرنیں اولیاء کبار کی نظرِ کرم سے پھوٹیں اور اسکے محافظ بھی یہی پاکباز لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈعا ہے کہ ان اولیاء کرام کے فیضان کو تاقیامت جاری و ساری رکھے اور ہمارے جیسے لاکھوں اسی فیضان سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔ آمین

## حضرت علامہ مولانا قاری محمد یوسف سیالوی ابن حافظ علی محمد مرحوم

خطیب جامع مسجد محمد شریف کوٹ سرور تحصیل بھیاں ضلع حافظ آباد پیر طریقت الحاج میاں محمد سیفی عمدہ اور بہت اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ کوٹ سرور میں چند بار ان کی تشریف آوری پر تفصیلی ملاقاں تھیں ہوئیں مسلک کا در در رکھنے والے احباب میں سے ہیں جو درد کے ساتھ ترپ بھی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ڈعا ہے کہ انکو مسلک کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## شیخ الحدیث پیر طریقت حضرت علامہ محمد انور سیفی

صدر مدرس جامعہ جیلانیہ نادر آباد لاہور کینٹ

مبارک کی بارگاہ عالیہ میں تحقیقت و حاضریت کی سعادت حاصل ہے اور افغانستان سے پاکستان جب آپ مبارک نے ہجرت فرمائی تو اور دو بولنے والے احباب بہت کم تھے اس وجہ سے مجھے

پیر طریقت حضرت میاں محمد سعفی اور امام خراسانی مجدد ملت حضور محبوب سبحانی سرکار اخندزادہ سعفی الرحمن مبارک کے درمیان تربیتی کی سعادت حاصل زندگی اور میاں صاحب مبارک کی پیر ساتھ شفقت بھی زیادہ ہونے کی وجہ ذکورہ تربیتی تھی۔ میاں صاحب کی سرکار مبارک سے محبت اور سرکار کی میاں صاحب مبارک سے ازحد شفقت کی برکات اور سرکار مبارک کی توجہ نے میاں صاحب کے علم، حلم، فیض، توجہ میں روز بروز اضافہ فرمادیا جس سے دین اور دنیا کی کامیابیاں میاں مبارک کے قدم چونے لگی اور کم وقت میں میاں صاحب کو مشائخ۔ اعلیٰ طبقے میں پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب کا رابطہ سرکار اخندزادہ مبارک سے اور زیادہ فرمائے اور ان فقراء سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنے اور الہی اولیاء کی پیر وی کی توفیق بطا فرمائی تاکہ ہماری دنیاوی اور اخروی زندگی ان پاکان امت کی برکت سے اچھی ہو جائے اور سرکار اخندزادہ مبارک اور حضرت میاں محمد سعفی مبارک کی عمر اور صحت میں برکات نازل فرمائے۔ آمين

## پیر طریقت علامہ محمد سرفراز احمد سعفی

### خطیب اعظم سہیپال لاہور کینٹ

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں محمد سعفی صاحب کو میں زمان طالب علمی سے جانتا ہوں۔ اس وقت حضرت میاں صاحب مبارک مبتدی سالکین میں سے تھے مرشد کی محبت اور رابطے نے انکو چڑھا دیا۔ سالک جس قدر اپنے پیر و مرشد کے ساتھ اخلاص رکھتا ہوا سقدر شیخ کامل و مکمل کی توجہ سے ترقی سے نوازتی رہتی ہے تو میاں صاحب مبارک کا شمار ان مریدین صادقین میں سے ہوتا ہے جو اپنے مرشد کے ساتھ ہمہ جہت اور یکتا ہوں۔ ہمہ جہت سے مراد حقوق پیر کے تمام امور کو بجا لانے کی پوری کوشش کرتا اور یکتا سے مراد مرشد کامل و مکمل کی نظر خاص کا ہوتا ہے جس سے وہ انفرادی مقام کو پہنچ جاتے ہوں اب یہ توجہ یاد

نہیں کہ امام خراسانی مجدد ملت حضور محبوب سبحان سیدی مرشدی اخندزادہ سیف الرحمن مبارک سے ذکر بیعت کی سعادت میں نے پہلے حاصل کی ہے یا میاں صاحب نے بہر حال یاد ہے کہ زمانہ ایک ہی تھا اس وقت سے لے کر آج تک جیسا میاں صاحب مبارک کا رابط اپنے شیخ کامل و مکمل سے تھا ویسا ہی بہار ارابط میاں صاحب مبارک سے چلا آ رہا ہے کبھی بھم دربار سیفیہ میں داخل ہو رہے ہوتے ہیں اور یہاں سے نکل رہے ہوتے ہیں اور کبھی بھم حاضری سے فارغ ہو کر آ رہے ہوتے اور میاں صاحب و باں دربار عالیہ میں پہنچ رہے ہوتے اور اکثر آستانہ عالیہ ملاقات ہوتی رہتی۔ بہر کیف ہیرے کی چمک اسکے تراشے جانے کے بعد ہی بڑھتی ہے تو میاں صاحب مبارک میں ہر طرف سے چمک کیوں نہ ہو کہ اس کے تراشے والے امام خراسانی ہیں اور انہوں نے جس کو بھی تراشا ہے اس میں ایک انوکھی ہی چمک نکھار پیدا ہوا ہے۔

ماہنامہ الطریقہ والا رشاد میاں صاحب مبارک کی شخصیت پر انکی ظاہری حیات ٹھیکہ میں نہہ نکال رہا ہے۔ ابستم میں اپنے بزرگوں کی ظاہری زندگی میں پندرہ ایام بہت کم رہی جاتی ہے۔ اگرچہ ان کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد پھولوں کی روشن پرانی ہے تو یہ میاں صاحب مبارک کی شخصیت کو انکی اچھی کارکردگی اور خدمت کے صد میں نہ ران مقیمت پیش کرنا اچھی روشن ہے۔ اس پر میں رسالہ کے بانی و سرپرست پیر طریقت رہبہ شہیت جامع علوم ظاہر و باطن شیخ القرآن والحدیث حضرت پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم جیلانیہ نادر آباد کو اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

# خارج تحسین

کلام: خادم القرآن والا برادر

حضرت سبد پیر ظہور اسماعیل شاہ  
بغدادی دامت برکاتہم العالیہ

خدمت جناب غوث جہاں شیخ الشائخ

حضرت میاں محمد سیفی  
خنی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

حضرت میاں محمد نیکوں کے پیشوائیں  
خنی ماتریدی سیفی ہے اگلی نسبت  
جودل کی سلطنت کے سلطان و شہنشاہ ہیں  
دنیا میں اب بھی کامل اور صاحب نظر ہیں  
مجھے جیسے پر خطا کو کرتے جو با خدا ہیں  
ہے زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت  
خلقِ خدا کی خدمت اسلام کی اشاعت  
محبوب ہیں جہاں کے مقبول بارگاہ ہیں  
پیارا ہے نام انکا اعلیٰ مقام انکا  
ذکرِ خدا تعالیٰ ہر وقت کام انکا  
اس دور پر فتن میں احسان کر بیا ہیں  
سائل کبھی نہ لوٹا اس درسے کوئی خالی  
فیضان کا سمندر اخلاق بھی ہیں عالی  
اسلاف کا نمونہ تھیوں کے بادشاہ ہیں

بس دل میں ہواند ہیرا کرتے ہیں یہ اجالا  
ہوتی ہے رب کی رحمت کرتے یہ جب دعا ہیں  
غفلت میں بب حیاتی گذری ظہور تیری  
دنیا میں دل لگانہ منزل ہے دور تیری  
چل انکے پیچے پیچے جو واقفان راہ ہیں  
بُنْ فرمائش: سید واحد الرحمن محمدی سیفی

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ ساجد الرحمن بغدادی صاحب

مہتمم مرکز اسلامی المبارک آستانہ عالیہ بغداد شریف ضلع خانیوال

مرشد طریقت کی مناسبت سے مولانا رومی نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے

چوں بہ بنی برل بجز بزرہ مست

پس بدان اردو رکہ انجا آب ہست

جب تھے ندی کے کنارے بزرہ لہلہتا نظر آئے تو دور ہی سے یقین کرلو یہاں پانی موجود ہے۔ یعنی اللہ والے پانی کی مانند ہیں جو باعث حیات ہے۔ جustrج ندی کے گرد اگا ہوا بزرہ پانی کی موجودگی کا پتہ دیتا ہے اس طرح اللہ والوں کے گرد بھی نور اور معرفت کا گلستان لہلہتا نظر آتا ہے جو انکے قلب میں موجود معرفت الٰہی کے سند رکا پتہ دیتا ہے جustrج آپ حضرت صاحبؒ کے ارد گرد قبیح سنت لوگوں کی موجودگی سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس بہا کا کوئی توسیب ہے کوئی تو سرچشمہ ہے جو اس گلستان کو مسلسل اپنی آہوں اور پرسوز دعاؤں سے سیراب کر رہا ہے۔

## سلطان العاشقان پیر طریقت رہبر شریعت عاشق رسول

### سرکار حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی دامت برکاتہم العالیہ

از قلم استاذ العلماء عالم معقول والمنقول پیر طریقت رہبر شریعت سید محمد سرورشاہ بخاری  
 (سابق مدرس جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد)

محمد و نصیلی علی رسلہ الکریم الامین و علی الہ واصحاب اجمعین۔ اما بعد  
 اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگاہ ولی میں وہ تائیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میر آعلیٰ سید اور پیر فیصل سے ہے میں نے مذہبی ماحول میں پروردش پائی اور پھر علوم عقلیہ،  
 نقای، صرف و نحو، فقہ، اصول فقہ، تفسیر، اصول تفسیر وغیرہ علوم سے فراغت کے بعد کچھ غرض  
 اسی مدرسہ جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد میں انہی علوم کی تدریسے فرانپس سر انجام  
 دیئے۔ پھر عصری تعلیم کیسیورہ غیرہ کی طرف راغب ہوا اور پھر دنیاداری میں پھنس گیا۔ یہاں  
 تک کہ میری سونچ یقین کی حد تک پہنچ چکی تھی کہ جن بزرگوں (اویا، کرام) کے واقعات  
 کتابوں میں موجود ہیں اب ایسے بزرگوں کا ہونا ناممکن ہے۔ اسی دور ایسے میں اللہ رب  
 العزت کی نعمت عظمی ولی کامل شیخ الشاخنخ سرکار حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب مدظلہ العالی کا  
 مذکورہ سنا اور زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ اس وقت کلین شیو اور پینٹ کوت پہنچے ہوئے  
 تھا۔ آستانہ عالیہ پر آپ کے مریدین اور ماحول کو دیکھ کر کتابوں میں جو واقعات نظر سے گذرے  
 تھے انکی عملی تصویر پر نظر آئی اور دل نے گواہی دی واقعی یہ دیسے کامل کا آستانہ ہے۔ پھر جب  
 آپ کی زیارت ہوئی تو آپ کی ایک نگاہ نے میری دنیا ہی بدلتی دی۔ مجھے ایک نگاہ نے سنت اور  
 شریعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا پابند بنادیا۔ میرے علم اور تحریک کے مطابق اس ظلم و بربریت

اور مادہ پرستی کے دور میں آپ کا وجود ہجود عالم اسلام کے لئے نعمتِ عظیمی کا درجہ رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہرے مرشد حضرت مسیاں محمد صاحب حقی سیفی کو عمر طویل عطا فرمائے اور اس آسمانہ مالیہ کو تاتا قیامت شاد و آبادر کئے۔ آمين

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم



**از قلم:** طریقت استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری محمد شیر سیفی

(صدر درس جامعہ محمدیہ سیفیہ راوی ریاض شریف)

محمدہ وصلی علی رسول الکریم الامین وعلی الاب واصحابہ اجمعین۔ اما بعد

اموذ بالله من الشیخین الرذیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبے سرکار مسیاں محمد حقی سیفی مبارک کے ساتھ کچھ عرصہ گزارنے کا شرف حاصل ہوا  
۔ سفر حضر خلوت، جلوت ہر لحاظ سے میں نے انکو قریب سے دیکھا اور ہر حال میں سنتِ مصطفیٰ  
شیخیت کا پابند پایا۔

محبے بندہ ناجیز کو سرکار کو کتب پڑھانے کا بھی شرف حاصل ہوا جن میں قرآن کریم  
تقریر القرآن اور حدیث مبارکہ کتب فقہ اور فارسی وغیرہ شامل ہیں۔ اس دوران بھی میں نے  
آپ کو ہر لحاظ سے صاحب کمال پایا۔ میں نے دیکھا کہ جو صفات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے  
امدراویا کرام کی بائیں فرمائی ہیں۔

آلَّذِينَ أَنْتُمْ أَوْ كَانُوا يَنْتَقُولُونَ میں نے الحمد للہ مرشد کریم مجدد دعصر حاضر حضرت قیوم  
زمیں مجدد دوران حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کی نگاہ عثایت سے سرکار مسیاں محمد حقی  
سیفی مبارک کو ان صفات کا مظہر پایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم و عمل اور تقویٰ میں برکت عطا  
فرمائے۔ دینی خدمات میں عروج اور آپ کو عمر طویل عطا فرمائے۔ آمين



59

## پیر طریقت حضرت صوفی محمد منشاء عابدی سیفی زیب آستانہ عابدیہ سیفیہ شاہ پور

ملتان روڈ لاہور

کسی بھی شیخ کی اصلی شناخت اس کی تربیت یا فتوحہ مرید ہوتے ہیں۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی کے مریدوں میں ڈاکٹر پروفیسر سرفراز شیخ الحدیث مولانا مفتی غلام فرید بزراروی پروفیسر نواز ڈاگر مولانا مفتی محمد بشیر گجراتی صوفی غلام مرتضیٰ محمدی سیفی مولانا سید اقیاز شیرازی جیسی شخصیات شامل ہیں۔ یہ تواریخ الحروف نے بطور مشتمل قلیل نانے اور حوالے کے طور پر ذکر کئے ہیں۔ حضرت میاں محمد سیفی حنفی کے مریدوں کے حلقوں ذکر صرف پاکستان میں نہیں بلکہ دنیا کے بہت سے ممالک میں ہو رہے ہیں۔ اس میں یورپ اور عرب امارات کے علاوہ بہت سے ملک شامل ہیں۔ میرے پیر و مرشد پیر محمد عابد حسین مبارک میاں محمد سیفی حنفی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنے مرشد گرامی سیدنا اخندزادہ مبارک کے نام کو زندہ کیا اور محمد سیفی حنفی اپنے شیخ سرکار اخندزادہ مبارک کی تصویر ہیں۔ اور اپنے شیخ کے قدم پر قدم رکھ کر چلتے ہیں۔ بلکہ اپنے شیخ کا نقش ثالی ہیں۔ یہ بات سننے میں آئی کہ کسی پروگرام میں میاں صاحب مبارک تشریف لے گئے یہ لوگ سمجھتے رہے کہ شاید سرکار مبارک اخندزادہ صاحب تشریف لائے ہیں۔ جب وضاحت فرمائی گئی تو معلوم ہوا کہ سرکار مبارک سیدنا اخندزادہ صاحب نہیں تھے۔ بلکہ سرکار مبارک کے خلیفہ حضرت میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی تھے۔

یہ سب کچھ مرشد گرامی کی محبت اور اپنے آپ کو اس ذات میں ضم کرنے کی وجہ سے ہے۔ اللہ تعالیٰ میاں صاحب مبارک کے درجات مزید بلند فرمائے (آمین)

محمد منشاء عابدی سیفی

شاہ پور ملتان روڈ لاہور

صاحبہ شیخ عابدی کنجھی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شاہدروہ لاہور

60

اگر کچھ مرتبہ چاہئے تو کر خدمت فقیروں کی

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

میں رقم الحروف مفسر قرآن ابوالعرفان پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی کا اولیٰ سامرید ہوں۔ اس نسبت سے میں نے آپ کے بھائی پیر طریقت واقف رموز حقیقت حضرت میاں محمد سیفی حنفی مبارک آستانہ عالیہ راوی ریان شریف سے کافی دفعہ ملاقات ہوئی میں نے ان کو بہت نرم دل اور محبت کرنے اور عشق رسول سے سرشار پایا میں جب بھی آپ کی صحبت میں گیا تو آپ کو منہ سے میں نے اکثر بھی سنائے وقت بہت تھوڑا ہے دنیا فانی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ میں نے ان کا کوئی مرید ایسا نہیں دیکھا جو شریعت کا تارک ہو بلکہ آستانہ عالیہ پر ہندوؤں کو بھی دیکھا جو کہ آپ کی صحبت میں آکر مسلمان ہو گئے۔ اسی طرح سینکڑوں علماء مفتی حافظ و قاری آپ کے مرید ہیں۔ یہ سارا فیض آستانہ سیفیہ پشاور سے ملا۔ آپ نے مجدد ملت حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مدظلہ عالیہ کی خدمت کی اس طرح مرشد کا رنگ آپ کے چہرے پر نظر آتا ہے۔ اور آج راوی ریان سے لوگ دن بدن فیض یا بہور ہے نہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین حق کے لیے اس آستانہ عالیہ کو علم شریعت و روحانیت اور مسلک حق احیمت کا مرکز بنائے۔ (آمین)

## میں حیران ہوں

از مجرڈ اکٹھ محمد اکرم شاہ محدث سعیفی

گرین ٹاؤن لاہور

میرا نہ بھی تعلق غیر مقلد لوگوں سے ہے۔ میں بیرون فقیروں کو نہیں مانتا کیونکہ میرے نزدیک یہ سب فراہ ہے۔ داڑھی والے سے مجھے چڑھے ہے۔ اس کے ساتھ تو ہاتھ ملانا بھی پسند نہیں کرتا۔ انگریزی ماحول میں رہتا ہوں۔ انگریزی لباس پہنتا ہوں۔ کبھی کبھار نماز بھی پڑھ لیتا ہوں خصوصاً عید کی۔ دنیاداری میں مست ہوں مگر رات کو نیند نہیں آتی۔ دو چار نیند کی گولیاں باقاعدگی سے کھاتا ہوں۔ فلمیں، ڈرامے اور گانے سنتا ہوں مگر سکون نہیں۔

آج میں گوجرانوالا سے لاہور آ رہا ہوں۔ جو نبی گاڑی مرید کے سے آگئی کلی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے عزیزم راتا طاہر بنیں نے کہا کہ راوی ریان کے پاس ایک بزرگ ہستی کو سلام نہ کر لیں۔ گاڑی راوی ریان کی آبادی کی طرف مڑ گئی ہے۔ وہاں ایک مسجد میں ایک خوبصورت اور بارعب ہستی کے سامنے بیٹھے ہیں جو کمل سراپا قیمع محبت مصطفیٰ ﷺ نظر آ رہے ہیں۔ ایک صاحب نے میرے کان میں سرگوشی کی ہے کہ سامنے جو ہستی ہیں اُنکے چہرے پر تکتے رہیں۔ چند لمحے میں نے سوچا کہ چہرہ تکتے سے کیا ہو گا۔ یکا کیک میری نظریں اس مبارک ہستی کے چہرہ اقدس پر جم گئیں۔ کچھ ہی دیر بعد میری آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک سیلاپ جاری ہو گیا ہے۔ میں حیران ہو رہا ہوں۔ اس مبارک ہستی کی زبان قدیسہ سے یہ الفاظ نکلے ”ی مجر صاحب ہمیں پسند آگئے ہیں“ میرا سارا جسم کا نپ رہا ہے۔ میں حیران ہوں۔

مگر آگیا ہوں۔ پھر بھی رورہا ہوں پہ آتے ہی وہ سیفی جس سے روزانہ شیوکرتا تھا تو زدی ہے۔ گاڑی سے گانوں کے کیسٹ نکال دیئے ہیں۔ نماز پڑھ رہا ہوں تو رورہا ہوں۔ سورہا ہوں تو رورہا ہوں۔ نست سن رہا ہوں تو رورہا ہوں۔ میں بہت حیران ہوں۔

تقریباً روزانہ راوی ریان کے طواف کر رہا ہوں اور رورہا ہوں۔ پندرہ دن کے بعد اس مبارک ہستی نے آغوش بیعت میں لے لیا ہے۔ میرا چہرہ بدل چکا ہے۔ میرا بس بدل چکا ہے۔ حتیٰ کہ خیالات بدل چکے ہیں۔

آج اس تبدیلی کو چار سال گزر گئے ہیں۔ اب بھی میری نظریں اس مبارک ہستی کے چہرہ اقدس پر جمی ہیں اور میں رورہا ہوں۔ میں بہت حیران ہوں۔ جتنا روتا ہوں۔ اتنا ہی دل کو سکون اور راحت ملتی ہے۔ یہ سب کیا ہے۔ میری عقل سے باہر ہے اور اس لئے میں حیران ہوں۔ یہ مبارک ہستی جس کی نگاہ کیمیا نے اس حیوان کو انسانی صفت میں کھڑا کیا ہے، حضرت میاں محمد حنفی سیفی مبارک ہیں۔

آپ مبارک کی حیات مبارک کا ہر انداز ابتدائے رسول ﷺ ہے۔ آپ کی گفتگو کا ہر لفظ سالک کے دل پر نقش ہوتا ہے۔ آپ ہمہ تن ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ آپ جس طریقہ سے سالک کی تربیت کرتے ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاص نگاہ اور خاص کمالات سے نوازا ہے۔ یوں تو سلوک کی منزل میں مرشد پاک کی بے شمار کرامات دیکھی ہیں مگر ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

بیعت کے چند ماہ بعد میرے ایک خاص اور غیر مقلد پر اనے دوست حاجی محمد صادق صاحب نے مجھے ظاہر پیر (صلح رحیم یار خان) بلایا۔ میں نے اپنے مرشد پاک کی اجازت سے وہاں گیا۔ جس کمرے میں ہم سوتے تھے وہاں گھٹری نہیں تھی۔ ایک وال کلاں اوپنی دیوار پر لگا تھا جو عرصہ دراز سے بند تھا۔ اس روز شام کو ہم گھٹری کے دو سیل لائے تاکہ اس بند گھٹری کو چلا جائے میں نے سیل ہاتھ میں پکڑے اس گھٹری کو تکنے لگا کہ اس میں سیل کیسے ڈالے جائیں۔ اچاک گھٹری کی سویاں چلنے شروع ہو گئیں اور صحیح نامم پر چلنے لگیں۔ ہم دونوں بہت حیران ہوئے۔ میرے دوست نے پوچھا یہ کیا ہے؟۔ میں نے کہا یہ میرے مرشد پاک کی کرامت ہے۔ وہ اس کرامت سے بہت متاثر ہوا اور میرے مرشد پاک کی زیارت کرنے راوی ریان شریف آیا۔ اللہ تعالیٰ مرشد پاک کو عمر حضر عطا فرمائے۔ آمين

حضور قیوم زماں غوث جہاں واقف رموز و اسرار طریقت و حقیقت  
 بحر العلوم و المعارف سلطان الاولیاء والاتقیاء والعلماء والاصفیاء سرفراز  
 مقام صدقیقت و عبدیت و فردیت و احسان سیدنا و مرشدنا محبوب سجان  
 اخندزادہ سیف الرحمن مبارک پیرارچی و خراسانی دامت برکاتہم کے

### مکتبات شریف

نام: سراج السالکین شیخ العلماء و القیاء حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

اردو ترجمہ: ڈاکٹر تنور یزب سیفی جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیش

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مسئلہ حلق شوارب (لبیں موئذنا)

کسی ساکن نے یہ مسئلہ (یعنی لب کو موئذنا) پیر طریقت را ہبہ شریعت شیخ الشیوخ حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی کو خط لکھا کہ لبیں موئذنا منوع اور بدعت ہے لہذا اسے ترک کرنا چاہیے) اسے بدعت اور منوع قرار دیا اور رسید دو حوالے پیش کیے۔

نمبرا: لیس منا من حلق الشارب (الحدیث) وہ ہم سے نہیں جو لبیں موئذنے (غینیۃ الطالبین ص ۲۴۳ مطبوعہ مصر)

نمبر ۲: والسنۃ تقصیر الشارب فحلقه بدعة۔ لبیں کا پست کرنا سنت اور اسکا حلق بدعت ہے (روح البیان ص ۲۲۲ ج ۱)

مجدد عصر ۱۳۲۲ھ ق، قیوم زمان فقیر اعصر شیخ الشیوخ حضرت اخندزادہ سیف الرحمن پیر ارجمند خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کی جانب میں پیش کیا تو آپ نے درج ذیل افتادہ صادر فرمایا۔

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وآله  
وصحبه وسلم

عزیزم حضرت میاں محمد حنفی سیفی ساکن راوی ریان لاہور

اسلام عليکم و علی من لدیکم و السلام علی من اتّبع الہدی  
علی عبادۃ الذین اصطفی:

مسئلہ اول:

غنتیۃ الطالبین مطہرۃ الرؤوفین ص ۱۲ کا جو حوالہ درج ہے انکی ولایت و بزرگی مسلم ہے لیکن وہ امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں اور اپنے مذهب کے ثقہ ہیں ۱۷ ق ھ میں ان کی ولادت باسعادت ہوئی لیکن ہم امام الائمه سراج الامم امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوئی کے مقلد ہیں۔

منقول ہے کہ مقلد کیلئے اپنے امام کا قول ہی جھٹ ہوتا ہے ہم مقلدین کیلئے دوسرے امام کے قول پر بلا ضرورت عمل کرنا جائز نہیں چنانچہ اس کے متعلق ابن عابدین شافعی تحریر فرماتے ہیں۔

فاما المقلد فاما ولاه ليحكم بمذهب ابى حنيفة فلا يملك  
المخالفه فيكون معزولاً بالنسبة الى ذلك الحكم (رواختارص ۳۲  
ج ۳) (جديد ايدیشن ص ۳۵۸ ج ۵) مقلد کو قاضی صرف اس لیے بنایا گیا ہے کہ وہ اپنے امام ابوحنیفہ کے مذهب کے مطابق فیصلہ کرے آپ کے مذهب کی وہ مخالفت نہیں کر سکتا اگر کرے گا تو وہ اس فیصلہ میں معزول ہو گا۔

علامہ ابن نجیم مصری جنکا لقب ثانی ابوحنیفہ ہے شرح کنز الدقائق کتاب المفقود میں رقطراز ہیں والعجب من المشائخ المشائخ کیف یختارون خلاف ظاهر المذهب مع انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفہ (بخاری ۱۶۵ ج ۵) ان مشائخ پر تجب ہے ظاہر مذهب کے خلاف اختیار کرتے

ہیں (فتاویٰ دیتے ہیں) جبکہ ابوحنیفہ کے مقلدین کے لیے صرف آپکی ہی اتباع لازم ہے نہ کسی دوسرے مذهب کی۔ (انفع المائل فی متفرقات المائل ص ۳۳ صد مسائل قاری)

### حصہ دوم:

کہ روح البیان میں ہے لبوں کا تراشناست اور موئذنا بدعۃ ہے کہ روح البیان کے مصنف علوم ظاہری و باطنی کے جامع اور جمیع علوم کے منع مولانا اشخ اسماعیل حقی بروسوی قدس است اسرارہ ہیں روم میں پیدا ہوئے اور سن وفات ۷۲۷ھ ق ہے۔

یہ حضرت نہ طبقہ مجحدین فی شرع سے ہیں نہ ہی طبقہ مجتهدین المذهب، نہ مجحد فی المسائل نہ اصحاب تخریج، نہ اصحاب ترجیح اور نہ مفتی فی المذهب ہیں۔  
وقد استقر رانی الاصولیین ان المفتی هو المجتهد (در المختار ص ۱۵ ج ۱ اور جدید مطبوعہ ص ۲۹ ج ۱)۔

دوسرے مقام پر علامہ ابن حابدین فرماتے ہیں  
لابد للمفتي ان يعلم حال من يفتى بقوله ولا يكتفي بمعرفته باسمه  
ونسبة بل لابد من معرفته في الرواية و درجه في الدرایة وطبقته  
من طبقات الفقهاء ليكون على بصيرة بين القائلين المخالفين  
قدرة كافية في الترجيح بين القولين المتعارضين (رد المختار ص ۱۵ ج ۱  
جدید مطبوعہ ص ۷ ج ۱)

مفتی کیلئے ضروری ہے کہ اسے معلوم ہو کہ کس کے قول پر فتویٰ دے رہا ہے صرف اسکے نام و نسب سے واقفیت کافی نہیں بلکہ یہ بھی جانتا ہو کہ روایت اور درایت (عقل و فہم)

میں وہ کون سے درجہ میں ہے اور طبقات میں سے وہ کون سے طبقہ سے تعلق رکھتا ہے تا کہ دو مختلف اقوال کے درمیان امتیاز کر سکے اور دو متعارض اقوال کے مابین ایک قول کو ترجیح دینے میں قدرت کاملہ رکھتا ہو۔

پھر اسکے بعد متصل ہی ابن عابدین نے طبقات فقهاء بیان کیے ہیں کہ وہ سات ہیں۔

نمبر۱- الادلی طبقة المجتهدين فی الشرع کالائمة الاربعة شریعت میں مجتهدین جیسے ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، مالک بن انس، محمد بن اوریس شافعی، امام احمد بن حنبل وغیرہم

نمبر۲- الشابی طبقة المجتهدين فی المذهب کابی یوسف و محمد سانر اصحاب ابی حنیفة الفادرین علی استخراج الاحکام من الادلة علی مقتضی القواعد۔ مذهب کے مجتهدین جو احکام شریعہ کو دلائل شریعہ سے استنباط کرنے کی قدرت رکھتے ہیں ان قواعد کے مطابق جو ائمہ امام نے احکام کے متعلق مقرر کئے ہیں اگرچہ فروعی مسائل میں اپنے امام کی مخالفت بھی کر سکتے ہیں اور کرتے بھی ہیں جیسے امام ابو یوسف، امام محمد، زفر، حسن بن زیاد وغیرہم۔

الثالثة نمبر۳ طبقة الجمحدین فی المسائل التي لانص فی عن صاحب المذهب۔ ان مسائل کو حل کرنے والے جو اپنے امام سے منصوص نہیں جیسے امام ابو جعفر، خصف، ابو الحسن کرخی، شمس الائمه سرخی اور قاضی خان وغیرہم جیسے الرابعة نمبر۴ طبقة اصحاب التخریج من المقلدین۔ مقلدین میں سے جو محمل اور مضمون مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ ابو بکر رازی، کرخی وغیرہم

**نمبر ۵ - الخامسة طبقة اصحاب الترجيح من المقلدين وہ طبقہ جو بعض مسائل اور بعض اقوال کو دوسرے بعض پر ترجیح دے سکے۔ ابو الحسن قدوری صاحب ہدایہ علی بن برہان وغینانی وغیرہ محبیب ہے وہ کہتے ہیں مذکور اولیٰ مذکور اسحاق روایۃ مذکور اولیٰ اوفق للناس۔**

**نمبر ۶ - السادسة طبقة المقلدين القادرین علی التمييز بین الاقوى والتفوی وظاهر الروایة والنادرۃ مقلدین فقهاء کا وہ طبقہ جو صحیح، ضعیف، قوی، اقوی، ظاهر الروایت اور نادر کے درمیان فرق کر سکے۔ جیسے صاحب کنز، صاحب در مختار، صاحب وقاریہ وغیرہ**

**نمبر ۷ - السابعة طبقة المقلدين لا يقدرون على ما ذكر ولا يفرقون بين الغث والثمين**  
**مقلدین کا طبقہ جو مذکورہ بالامور میں نہ ہو صرف اقوال کا ناقل ہو (روالمختار ۷۷۷  
 اجدى مطبوعہ)**

علامہ سید احمد طھاوی حنفی جو کہ طبقات مجھدین سے تعلق رکھتے ہیں وہ در مختار کی شرح میں رقمطراز ہیں ”وَقَعَ فِي بَعْضِ الْعَبَارَاتِ التَّعْبِيرُ بِالْفَصْ وَفِي بَعْضِهَا التَّعْبِيرُ بِالْحَلْقِ فِي الْهِنْدِيَّةِ ذِكْرُ الطَّهَوِيِّ فِي شَرْحِ الْأَثَارِ فِي الْفَصِ الشَّارِبِ حَسْنِ وَتَفْسِيرِهِ أَنْ يُوْخَذَ مِنْهُ حَتَّى يَنْقُصَ مِنَ الْأَطَارِ وَهُوَ الْطَّرِفُ الْأَعْلَى مِنَ الشَّفَةِ الْعُلِيَا قَالَ وَالْحَلْقُ سَنَةٌ وَهُوَ أَحْسَنُ مِنَ الْفَصِ هَذَا قَوْلُهُ زَرْحَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَصَاحِبِهِ وَكَذَا فِي الْمُحيطِ الرَّخْسِيِّ وَعَبَارَةِ الْمَجْتَبَى وَالْحَلْقُ الشَّارِبُ بَدْعَةٌ وَالسَّنَةُ فِيهِ الْفَصِ

صح حلقة سنة نسبة الى ابى حنفية وصاحبہ (طحاوی علی در المختارص  
(۲۰۳ ج ۲)

بعض عبارات میں بیوں کی تراشے کو قص سے تعبیر کیا ہے اور بعض میں حلق (موئذن) سے تعبیر کیا گیا ہے فتاویٰ ہندیہ (عالگیری) میں ہے کہ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں بیان کیا ہے کہ بیوں کے بالوں میں قص کرنا حسن ہے اور اسکی تقدیر کہ اوپر والے ہونٹ کے اوپر والے بالوں کو اتنا باریک اور کم کیا جائے کہ چڑا نظر آئے اور ان کا موئذن نا سنت ہے اور یہ تراشے سے احسن ہے یہ امام ابو حنفیہ اور صاحبین (ابو یوسف، امام محمد) تینوں آئمہ کا قول ہے اور اسی محیط سرخی میں ہے اور مجتبی کی عبارت ہے بیوں کا موئذن نا بدعت ہے اور قص سنت ہے لیکن حلق (موئذن) کا سنت ہونا صحیح ہے یہ قول امام صاحب اور صاحبین کی طرف منسوب ہے۔

(مترجم عرض کرتا ہے کہ شرح معانی کی عبارت اور احادیث کے الفاظ پہلے نقل کر دیئے جائیں تو زیادہ مناسب ہو گا)

نمبر -۱ دو اسناد کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مردی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا لا احفو الشوارب واعفو اللحری کہ بیوں میں اخفاء نہ (جزوں سے اکھیڑنا) کرو اور داڑھوں کو بڑھاؤ۔

نمبر -۲ - حضرت انس کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے ”ولا تشبهوا باليهود“ اور یہود سے مشابحت نہ کرو۔

نمبر -۳ - ابو هریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جزو الشوارب وار خوا واعفو اللحری (مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

لبوں کو پست کرو اور داڑھیوں میں نرمی کرو یا فرمایا انکو بڑھاؤ۔ (شرح معانی الآثار الص

(۱۳۳-۱۳۴ ج ۲)

نمبر ۲ - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا "الفطرة خمس الختان ولا ستحداد وقص الشارب تقليم الاطفار وتف الابط" (متفق علیہ بخاری ص ۸۷۵ و مسلم ص ۱۲۹ ج ۲) پانچ چیزیں فطرت سے ہیں ختنہ کرنا، شرمگاہ کے بال موٹنا، لب کا تراشنا، ناخن کائیں اور بغل کے بال نوچے نمبر ۵ - ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ دس چیزیں فطرت سے ہیں

قص الشارب واعفاء اللحية والسواك واستنشاق الماء وقص الاطفار وغسل البرداجم وتف الابط وحلق العانة وانتفاص الماء قال ذكر يا قال مصعب ونسیت العاشرة الا ان تكون المضمضة (مسلم ص ۱۲۹ ج ۱)

لب تراشنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کائیں، شرمگاہ کا دھونا، بغل کے بال نوچے، شرمگاہ کے بال موٹنے اور استنجاء کرنا ذکر یا بن ابی زائدہ مصعب سے بیان کرتے ہیں کہ دسویں چیز بھول گیا ممکن ہے کہ کلی کرنا ہوا ہی حدیث کو امام مسلم نے ایک اور سند سے بھی روایت کیا ہے۔ (ذکر وہ بالا حالہ)

حافظ الحديث شیخ ابن حجر عقلانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں

اما القص فهو الذي في اکثر الاحادیث كما هنا وفي حدیث عائشہ وانس کذاك کلاماً عند مسلم وكذا حدیث حنظلة

عن ابن عمر في أولى الباب وورد الخير بلفظ الحلق وهي ذراية النساء عن محمد بن عبد الله بن يزيد عن سفيان بن عيينة بسنده هذا الباب رواه جهود أصحاب عينية بلفظ الفص وكذا ساندر روايات عن شيخه الذهري وقع عند النساء من طريق سعيد المقبرى عن بن هريرة بلفظ تقصير الشوارب نعم وقع الابن المشربى أن رواية الحلق محفوظة كحدديث العلامة بن عبد الرحمن عن أبيه عن أبي هريرة عند مسلم بلفظ "جزوا الشوارب" وحديث ابن عمر المذكور في الباب الذي يليه بلفظ أحفوا الشوارب وفي الباب الذي يليه بلفظ **انهكوا الشوارب** لفظ قص أكثر أحاديث میں مروی ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے امام مسلم کی دو روایات حضرت عائشہ اور انس میں بھی قص مذکور ہے اس باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر کی روایت میں بھی قص ہے اور امام نسائی نے طلاق (مونثنا) کی روایت اپنی سند سے ابن عینیہ سے بیان کی ہے وہ سند باب کی ابتداء میں مذکور ہے محمد بن عبد الله بن يزيد کے علاوه دیگر أصحاب جمہور اصحاب ابن عینیہ نے قص ذکر کیا ہے اور اسکے شیخ امام زہری سے جو روایات ہیں ان میں بھی قص ہی مذکور ہے اور جو اس سے معلوم ہوا کہ طلاق کی روایت محفوظ ہے علاء بن عبد الرحمن نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے جو الفاظ نقل کئے ہیں جزو الشوارب اور باب کی ابتداء میں حضرت ابن عمر سے روایت ہے وہ **احفو الشوارب** اور آئینہ باب میں آرہا ہے اس میں ہے "انهكوا الشوارب" ("احفاء" انہاک، تقصیر، طلاق) ان تمام الفاظ کا مفہوم بناء ہے اوپر والے باب پر اگئے والے بالوں کے ازالہ میں خوب مبالغہ کرے (فتح الباری ص ۲۸۵ ج ۱۰)

ملا على قاري حنفي فرماتے ہیں

الشارب کہتے ہیں اور والے ہوت پر اگنے والے بالوں کی الشادر الشعر  
الثابت على طرف الشفة العليا اور نسائی کی روایت میں حلق الشارب اور تقصیر  
الشارب ہے امام نوری نے کہا کہ مختار یہ ہے کہ لب کے بالوں کو اتنا تراشا جانے کہ  
اس کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور احفو کامعز ہے کہ لب سے لمبے ہونے والے  
بالوں کو دور کر دیا جائے۔

قطبی کہتے ہیں قص الشارب ان يأخذ ماطال على الشفة بحيث لا  
يؤذى الاكل ولا يجتمع فيه الوسخ كقص الشارب كامعنى ہے کہ لب سے  
لمبے ہونے والے بالوں کو کاث دیا جائے تاکہ کھانے والے کو اذیت نہ دے اور نہ اس  
میں میل پکیل جمع ہو اور کہا کہ احفاء کا معنی بھی یہی ہے جڑوں سے ختم کرنا نہیں یہ امام  
مالك کا مذهب ہے وذهب الكوفيون ای بعضہم الى انه الاستنصال  
کوفیون کا مذهب استنصال (جڑوں سے ختم کرنا) ہے تمام کوئی مراد نہیں بلکہ بعض اور  
طبری نے کہا دونوں میں اختیار ہے جسے چاہے کرے اور اہل لغت کے نزدیک احفاء کا  
معنی جذر سے اکھیڑنا ہے اس طرح نہ کھ کامعنى بھی بال دور کرنے میں مبالغہ کرنا ہے  
چونکہ سنت سے دونوں چیزیں ثابت ہیں لہذا کوئی تعارض نہیں قص میں بعض کا ختم کرنا  
اور احفاء میں سب کو ختم کرنا اور دونوں ہی ثابت ہیں اور امام عقلانی نے دونوں میں  
اختیار کو ترجیح دی ہے کہ دونوں ہی احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں اسی طرح امام سیوطی  
نے تحقیق کی ہے (مرقات ص ۲۸۹ ج ۸)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں :-

اکثر احادیث میں قص ہے نسائی نے حلق اور تقصیر روات کیا مسلم نے جز اور قص

روایت کیا امام بخاری نے اس باب میں قص اور اگلے باب میں نحک روایت کیا ہے جن سے مقصود ازالہ میں مبالغہ ہے احفاء کا معنی ازالہ اور استقصاء ہے انہاک کا مبالغہ فی الازالہ ہے اور جز کا معنی اتنا کم کرنا کہ چڑا نظر آئے۔

(ارشاد الساری ص ۳۶۲ ج ۸)

**اممہ اربعہ کے مذاہب:** امام ابو جعفر احمد طحاوی حنفی فرماتے ہیں امام مالک اور اہل مدینہ قص کو احتاء پر ترجیح دیتے ہیں حلق اور احفاء مثلہ جو کہ منوع احناف کا مسلک: امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں قص پست و کوتاہ کرنا حسن اور احفاء افضل و احسن ہے اور یہی قول امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے۔

**صحابہ کرام:** عثمان بن عبد اللہ بن رافع مدینی فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ عبد اللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی رافع بن خدنج، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع تمام لبوں میں احفاء کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے ابو سعید خدری، ابو اسید ساعدی، رافع بن خدنج، ہبیل بن سعدہ، عبد اللہ بن عمر، جابر بن عبد اللہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم لبوں کا احفاء (جزوں سے اکھیزتے تھے) کرتے تھے۔

**ثیر واشر:** عثمان بن ابراهیم طبی (طبی) بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ لبوں کو اتنا کوتاہ کرتے تھے گویا کہ انہیں نوچتے ہیں۔

(شرح معانی الآثار ص ۳۳۵، ۳۳۲ ج ۲)

**امام شافعی:** امام طحاوی فرماتے ہیں کہ میں امام شافعی سے اس

بارے میں کوئی منصوص شیئی نہیں دیکھی البتہ اسکے اصحاب میں سے جن کو میں نے دیکھا ہے جیسے شیخ مرزا اور رفیع غیرہما کو وہ احفاء کرتے تھے میرے خیال میں انہوں نے آپ کو دیکھ کر یا آپ کے متعلق یہ قول پڑھ کر ہی یہ عمل کرتے ہوں گے۔

اور ابن عربی نے عجیب بات کہی کہ انہوں نے امام شافعی سے نقل کیا "انہ پستحب حلق الشادرب" امام شافعی کے نزدیک لبوں کا مونذ نام صحابہ ہے۔ امام طحاوی نے لکھا ہے امام ابو حنفیہ اور صاحبین (ابو یوسف، محمد) کے نزدیک حلق ہے۔

**امام احمد بن حنبل:** اقوم نے بیان کیا کہ "وَكَانَ أَحْمَدَ يَحْضُنُ احْفَاءً شَدِيدًا، أَمَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فَلَا يَحْضُنُ احْفَاءً بَشِيدًا" امام احمد بہت سخت احفاء کرتے تھے۔ اور یہ نص ہے کہ قص سے احفاء افضل ہے۔

کوفیوں کے نزدیک جزو احفاء کا معنی استصال ہے اور امام مالک کے نزدیک دونوں کا معنی لب سے جو لبے ہوں انکا تراشنا اور بعض علماء دونوں کے درمیان اختیار کے قائل ہیں (جو چاہے کرے) امام طبری نے اسکو اختیار کیا ہے اور امام مالک اور کوفیوں کا قول نقل کیا اور اہل لغت سے نقل کیا کہ احفاء کا معنی استصال ہے۔

پھر طبری نے کہا سنت دونوں امور پر دلالت کرتی ہے اور دونوں میں تعارض بھی نہیں کیونکہ قص میں بعض کا اخذ ہے اور احفاء میں کل کا اخذ لہذا یہی مختار ہے کہ دونوں احادیث صحیح مرふ عمد سے ثابت ہیں۔

پھر ابن حجر نے یہیقی و طبرانی کے حوالہ سے نقل کیا کہ سرجیل بن مسلم خولا نی بیان کرتے ہیں کہ میں نے پانچ صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ لبوں کو کوتاہ کرتے تھے ابو امامہ با حلی مقدم بن معدی کوتب کدنی، عتبہ بن عوف سلمی، ججاج بن عارم تمائی اور عبد اللہ بن بحر رضی اللہ عنہم تھے۔

بیہقی و طبرانی نے عبد اللہ بن ابی رافع کے حوالہ بیان کیا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری، جابر بن عبد اللہ، ابن عمر رافع بن خدیج، ابو سید انصاری، مسلم بن اکوع اور ابو رافع اپنی لبوں کو خوب تاہ کرتے تھے۔ یہ نکون کا تخلق موئیہ کی مانند (هذا الفظ الطبری، یہ طبری کی روایت کے الفاظ ہیں)

طبری نے عروہ، سالم، قاسم اور ابو مسلمہ کی اسناد سے لکھا ہے ”انہم کانوی حلقوں شوارب ہم“، اپنی لبوں کو موئیہ تھے (ملخص فتح الباری ص ۲۸۶ ج ۱۰)

علامہ بدر الدین عینی حنفی رقطراز ہیں

بل مستحب احفاء الشوارب و نرائهما افضل من قصها کہ امام طحاوی نے کہا دونوں نے کہا احفاء شوارب مستحب ہے بلکہ یہ قص سے افضل ہے قلت اراد بقوله الآخرون جمهور السلف منهم اهل الكوفة ومکحول و محمد بن عجلان ونافع مولیٰ ابن عمر و ابو حنيفة و ابو یوسف و محمد رحمن اللہ فانہم قالوا المستحب احفاء الشوارب و هوا افضل من قصها و دوی ذالک من فعل ابن عمر وابی سعید خدری و دافع بن خدیج و سلمہ بن اکوع و جابر بن عبد اللہ وابی اسید و عبد اللہ بن عمر و ذکر ذالک کلہ ابن ابی شیبہ باسناد هم الیہم (عدۃ القاری ص ۲۲۳ ج ۲۲)

میں کہتا ہوں کہ طحاوی کے قول الآخرون سے مراد جمہور سلف ہیں جن میں سے اہل کوفہ، مکحول، محمد بن عجلان حضرت ابن عمر کے غلام نافع، امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد بھی ہیں حضرت ابن عمر کے فعل سے ابو سعید خدری، رافع بن خدیج، مسلم بن اکوع، جابر بن عبد اللہ ابو اسید اور عبد اللہ بن عمر سے یہ عمل مردی ہے۔ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے

ساتھ اکے عمل کو روایت کیا ہے۔ (القاری ص ۳۸ ج ۲۲)

### اقوال فقهاء:

علام ابوالاسفار علی محمد صاحب نے انفع الوسائل فی متفرقات المسائل میں، اس سوال "لبوں کا تراشنا سنت ہے یا بدعت ہے" کے جواب میں شرح مشکوٰۃ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ملا علی قاری خنی فرماتے ہیں (مرقات ص ۳۰۱) کہ اس میں تین قول ہیں (نبرا مکروہ نمبر ۲)

### حرام نمبر ۳ سنت:

حرام اس بناء پر کہتے ہیں کہ یہ مثلك کی ایک شکل ہے اور یہ حرام ہے شرح سفر السعادت ۲۹۲ اور نووی شرح مسلم ص ۱۲۹ ج ۱) میں ہے یہ امام مالک کا قول ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفر السعادت صفحہ مذکورہ میں فرماتے ہیں کہ مذهب خنی میں لبوں کا موئذنا اسکا افضل ہونا محل تردد ہے اس مذکورہ کتاب کی ظاہری عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت کوتاہ کرنا یعنی قص ہے چنانچہ ہدایہ کی کتاب الحج باب الجنایات میں بھی یہی مذکور ہے۔

لیکن یہ کلام قبل تحقیق ہے کیونکہ فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۲۳۶ ج ۲ میں ہے صاحب کتاب نے وان اخذ من شابہ فعلیہ طعام حکومہ عدل (جس سے لبوں سے بال اخذ کئے تو اسی عادل کے فیصلہ کے مطابق طعام ہے) کہا ہے اور خلق شادیہ (اگر ب موئذنے) نہیں کہا اس لیے کہ ہمارے کچھ فقهاء فرماتے ہیں اگر ب کا حلق کیا تو دم لازم نہیں آتا کیونکہ یہ داڑھی کا کچھ حصہ ہے لب اور داڑھی ملنے ایک مکمل عضو بنتا ہے اور صرف لب بعضو کے چوتھائی حصے سے کم ہیں۔

اس صفحہ پر کچھ آگے رقطراز ہیں

صاحبہ دا یہ کا حلق کی بجائے اخذ کا لفظ ذکر کرنے سے مقصود امام طحاوی کا رد ہے حلق سنت نہیں اخذ اور قص سنت ہے کہ انہوں نے فرمایا ہمارے تینوں ائمہ (ابوحنفہ، ابو یوسف اور محمد) کے نزدیک حلق احسن اور افضل ہے اور متاخرین میں سے بعض کے نزدیک قص سنت ہے۔

اور مصنف نے امام محمد کی الجامع الصیغہ سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے (قص والا) قص حلق سے عام ہے اس لیے کہ حلق بھی اخذ میں شامل ہے اور جو اخذ میں شامل نہیں اسے نتف (نوجتا) کہتے ہیں۔

اگر مصنف کی مراد ہے کثرت استعمال میں قص حلق کو شامل نہیں تو اسے ہم تسلیم نہیں کرتے اگر تسلیم کر بھی لیں تو امام محمد کا الجامع الصیغہ میں سنت کا بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت ہے خواہ تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو اسی لیے بغل کے موذنے کا ذکر کیا اور اسکا سنت ہونا بیان نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ احرام کی حالت میں تمام بالوں کو دور کرے یا بعض کو مقصود صرف ازالہ ہے جس طرح بھی ازالہ ہو سکے اس پر حکم معین ہو جائیگا۔

باتی رہا ہے کہ حدیث شریف پانچ چیزوں فطرت سے ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوئی تو اس میں قص الشارب کا لفظ ہے تو یہ حلق کے منافی نہیں کیونکہ استعمال میں مبالغہ ہے بخاری و مسلم کی حدیث احفوا الشوارب قطع میں مبالغہ کرنا مقصود ہے جس طرح بھی حاصل ہو چکی سے ہو یا استرے البتہ استرے سے مبالغہ فی الا زالہ آسان ہے۔

امام طحاوی کا بھی مقصد یہی ہے جustrح بھی ہوا زالہ میں مبالغہ کرنا ہے اور اہل حرف کے نزدیک قص خلق کو بھی شامل ہے اسکو کہتے ہیں قص الاحلات۔

اور عناویہ شرح ہدایہ علی حاشیہ فتح القدر سخنے مذکورہ میں ہے کہ بعض متاخرین کے نزدیک

کوتاہ کرنا سنت ہے۔

علامہ بدر الدین عینی حنفی شارح بخاری فرماتے ہیں

امام طحاوی نے احادیث مذکورہ بالا کی روایات کے بعد ان احادیث متعارضہ کے مابین یوں تطیق ہو گی کہ احفاء قص سے افضل ہے پھر باب حلق الشارب عنوان دینا پھر اسکی طرف مشیر ہے۔ اور احفاء اتنا ہو کہ حلق کی طرح ہو جائے۔ (جس طرح آجکل باریک مشین کے ذریعے چھوٹے کئے جاتے ہیں اور وہ حلق کی طرح ہی ہو جاتے ہیں) اور مقام ریاست ہے اور باریک کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں حلق قص سے حسن ہے اور یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے (بنایہ شرح بدایہ ص ۳۵۵ ج ۲)

ابن حامم اور صاحب عنایہ کے اقوال معتمدہ تصریح کر رہے ہیں کہ قص بعض نقہاء احتفاف کا قول ہے

علامہ ابن حیم جنکا لقب ثانی ابوحنیفہ ہے شرح کنز میں وضاحت کرتے ہوئے قطر از ہیں کہ صاحب بدایہ نے امام محمد کے قول جو کہ الجامع الصغیر میں مذکور ہے سے گمان کیا ہے کہ کوتاہ کرنا سنت ہے اور امام طحاوی جو کہ حلق کے طرفدار ہیں کا رد کیا ہے لیکن صاحب بدایہ کا یہ گمان درست نہیں کیونکہ الجامع الصغیر میں زیر بحث قول میں سب کا سنت بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ جنایت اور اسکا حکم بیان کرنا مقصود ہے کہ جس طرح بھی بیوں کے بال دور کرے اور انکار کرے اس میں جنایت ثابت ہو گی (بحزالائق ص ۱۰۰ ج ۳)

علامہ ابن عابدین بخاری حنفی جو کہ مفتی بے اقوال بیان کرنا اسکا مقصود ہے قطر از ہیں ذکر الظحاوی ان الحلق سے وسیع ذالک الی العلماء الشلاۃ (در المختار کتاب الحظر والا بحث

وجاب الاستبراص ۲۸۹ ج ۵) الطحاوی نے ذکر کیا کہ حلق سنت ہے اور اس قول کی نسبت تینوں علماء کی طرف کی ہے۔

شیخ عبدالحق دہلوی کے مطابق امام طحاوی قدوسة العلماء علماء متفقین سے ہیں مذهب خلی کو سب سے بہتر جانتے ہیں

اور علامہ عبدالحکیم لکھنؤی مزید فرماتے ہیں کہ امام طحاوی مجتهد ہیں اور ان کا مرتبہ امام ابو یوسف اور امام محمد سے کم نہیں (فائد المحبیہ فی ترجم الحفییہ ص ۳۲)

فتاوی عالمگیری میں ہے

امام طحاوی نے بیان کیا ہے کہ اکوتاہ کرنا حسن ہے اور تراشنا افضل و احسن ہے اور امام صاحب اور صاحبین کا قول ہے۔ (عالمگیری ص ۲۵۸ ج ۵ باب الکراہیہ باب نمبر ۱۹)

محمد شہبیر بدالدین عینی شرح کنز میں فرماتے ہیں

کہ امام طحاوی فرماتے ہیں ہبوب کا حلق (مونڈنا) امام ابو حنیفہ کے نزدیک سنت اس حدیث کے مطابق احفوا الشوادرب اعفووا اللھی رواہ مسلم (ص ۱۲۹ ج ۱) ہبوب میں احفاء کرو اور داڑھیوں کو لمبا کرو (رمز الحقائق ص ۱۰۲ ج ۱)

امام زیلیعی نے حاشیہ کنز میں حدیث ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی احادیث کو قص والی حدیث پر ترجیح دی ہے ملاحظہ فرمائیے (حاشیہ زیلیعی علی کنز الاقاۃ ص ۵۵ ج ۲) سوال آپکی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی کے نزدیک حلق افضل ہے جبکہ انہوں نے "شرح متعالی الآثار" میں احفاء کو ترجیح دی ہے۔

جواب انہوں نے اپنی مذکورہ کتاب میں کتاب الکراہیہ کے تحت باب حلق الشارب

قامم کیا ہے۔

اس میں مختلف الفاظ سے متعدد روایات جمع کی ہیں اور تحقیق کے بعد مزید حلق کو حدیث احفاء سے ثابت کیا ہے کیونکہ احفاء کا معنی استصال ہے جسکا اردو میں معنی ہو گا جڑ سے اکھیڑنا، بخ و بن کرنا یہ اسی صورت میں ہو گا جب قص میں اتنا مبالغہ کیا جائے کہ حلق کی طرح نمایاں ہو۔

چنانچہ منتخب اللغات میں ہے احفاء بروت را بسیار گرفتن لبوں کا بہت زیادہ دور کرنا اور بسیار فارسی میں مبالغہ کے لیے آتا ہے امام طحاوی اس مقام کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ صحابہ کرام میں ایک خاص مقام و مرتبہ رکھتے تھے کہ فعل سے نقل کرتے ہیں کہ احفاء اس حد تک ہو کہ شف (نوچنا) محسوس ہو کہ لوگ گمان کریں کہ ہاتھ کے ذریعہ بغل کے بالوں کی مانند کیا ہوا ہے اور دوسری روایت ہے کہ چجزے کی سفیدی نظر آتی تھی۔ تیسرا روایت میں اشد احفاء مذکور ہے ان سب میں احفاء حلق کے بالکل مشابہ ہے احتاء اور حلق میں اتنا فرق ہے کہ احفاء پیچی اور مشین کے ذریعہ ہوتا ہے اور حلق استرا اور بلیڈ کے ذریعہ ابن عمر کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی احفاء مذکور ہے جیسا کہ پہلے شرح معانی الآثار، فتح الباری اور عمده القاری کے حوالہ جات میں مذکور ہیں اور قص کو بھی درست قرار دیا ہے اور کہا ہے قص صن ہے اور تباہ حلق میں زیادہ ثواب ہے چنانچہ امام طحاوی باب حلق الشوارب کے آخر میں فرماتے ہیں کہ احفاء میں جو فضیلت ہے وہ قص میں نہیں۔

نیز امام طحاوی نے عقلی دلیل دی ہے کہ حج و عمرہ میں قصر سے حلق افضل ہے اس بناء پر بھی قص سے حلق و احفاء افضل ہونا چاہیے۔

امام ابو داؤد و سلیمان بن اشعث نے باب السواک من الفطرة کے تحت ام المؤمنین

حضرت عائشہ کی حدیث روایت کی ہے عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحية (الحدیث) جو پہلے سلم کے حوالہ سے نقل ہو چکی ہے قص الشارب پر حاشیہ میں مجشی نے فتح الباری سے ابن حجر کے کلام کا خلاصہ پیش کیا ہے اور طبری کے قول کو ترجیح دی کہ اس میں روایات متعددہ پر عمل ہو جاتا ہے کہ مذکورہ عمل احادیث مرفوعہ سے ثابت ہیں۔ اسی مجشی کہتا ہے کہ ترجیح اسی قول کو ہونی چاہیے کہ اس میں سنت پر محافظت پائی جاتی ہے۔ کہ کبھی اس پر عمل کر لے اور کبھی اس پر اور افراط سے محفوظ رہے گا (ابوداؤد ص ۹ ج احادیث نمبر ۲۳۷)

اور صاحب کتاب حدیقۃ الابرار الی طریقہ الاخیار نے اس مسئلہ پر کافی بحث کی ہے۔  
شرح معانی الآثار کا پورا باب نقل کیا ہے اور محیط السرخی کا حوالہ دیا کہ اس کے صفحہ نمبر ۱۳۵ میں بھی اسی طرح ہے۔ (مترجم نے وہ پہلے نقل کر دیا ہے اور حامدیہ کے حوالہ سے ابن حجر کا قول نقل کیا جو مترجم نے فتح الباری کے حوالہ سے پہلے ذکر کیا ہے۔)

عینی شرح بخاری اور بنایہ شرح حدایہ کا حوالہ بھی مذکورہ ہو چکا ہے۔  
رد المحتار میں علامہ شامی فرماتے ہیں

اختلاف فی المسنون فی الشارب هل هو القص او الحلق لبوں میں قص (کوتاہ کرنا) سنت ہے یا حلق؟ تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض متاخرین کے نزدیک مذهب قص کوتاہ کرنا ہے بلکہ العلماء علامہ کاسانی بداع الصنائع میں فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور امام طحاوی نے کہا قص حسن اور حلق احسن ہے اور یہی ہمارے ائمہ کا قول ہے (بحوالہ نمبر الفاقع) (رد المحتار جدید مطبوعہ ص ۵۵۰ ج ۲)

جلد رادس میں قیل سنتہ کے تحت لکھتے ہیں

شی علیہ فی الملتقی و عبارة المجتبی بعد مادرم للطحاوی حلقة سنتة ونسبة الی ابی حنفۃ و صاحبیہ والقص منه حتی یوازی الحرف

الاعلى من الشفة العليا بالاجماع ۱ هـ (رد المحتار ص ۲۰۷ ج ۲)

ملتقی میں اسی طرف کئے ہیں اور مجتبی میں امام طحاوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا موثقہ سنت ہے اور یہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور قص کا بالاتفاق معنی ہے بالوں کو تاہ کرنا اور پرواں ہونٹ کا کنارہ نظر آئے اور ظاہر ہو جائے۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ امام شافعی سے اس بارے کوئی نفس نہیں دیکھی انکے اصحاب میں سے مرنی اور بیع کو دیکھا ہے وہ احفاء کرتے تھے ظاہر ہے کہ انہوں نے اپنے امام سے ہی یہ عمل لیا ہوگا۔

لیکن امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا مذهب سر اور بلوں کے بارے میں احفاء ای حلقة تقصیر سے افضل ہے ابو بکر اثرم نے کہا ہے امام احمد کو دیکھا سخت احفاء کرتے تھے۔ الحدیث الندیہ میں ”احفووا الشوارب“ حدیث شریف کے تحت رقمطراز ہیں

کہ اسی معنی میں انہوںکو الشوارب دوسرا روایت ہے اور اس سے مراد ”بالغوا فی ازالۃ ماطال منها حتی بتبعین الشفعة“ تبیانا ظاہراً ندباؤ قبیل وجوباً واما حلقة بالکلیہ فمکروه علی الاصح عند الشافعیہ وصرح مالک بدعة وخذ الحقيقة بظاهر الحديث فسنوا حلقة (ص ۳۹۶ ج ۲) جو بال ہونٹ پر ظاہر ہوں انکو زائل کرنے میں مبالغہ کروتا کہ ہونٹ بالکل واضح نظر آئے یہ مستحب ہے اور بعض نے کہا واجب ہے شوافع کے نزدیک بالکل موثقہ ناصح قول کے مطابق مکروہ ہے اور امام مالک نے اسکے بعدت ہونے کی تصریح کی اور احباب نے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے اسے سنت کہا۔

**سوال** عالمگیری میں محیط سے نقل کرتے ہوئے کہاں کے بال موذنے سنت ہیں یہ امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور شرح معانی الآثار میں ہے کوتاہ کرنے سے حسن اور احفاء احسن اور افضل ہے اور یہ ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے۔

**جواب** تنقیح الحادیہ میں ہے امام اعظم فرماتے تھے کہ احفاء تقصیر سے افضل ہے اور عمدة القاری میں ہے احفاء قص سے افضل ہونے کی وجہ سے امام طحاوی نے باب حلق الشارب سے تعبیر کیا ہے اور اس میں فرمایا جہو رسلف احفاء الشارب کو کوتاہ سے افضل ہے (الی آخرہ) یعنی علی الحدایہ میں (جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے) حلق سنت اور کوتاہ کرنا حسن ہے اور محیط میں ہے کہ قص سے حلق احسن و افضل ہے یہی ہمارے تینوں ائمہ کا قول ہے اور رد المحتار کوتاہ کرنا حسن اور موذننا افضل ہے یہی تینوں ائمہ کا قول ہے حدیقہ میں ہے ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہوئے احناف نے حلق کو سنت کہا

**خلاصہ کلام** فتح القدری، بحر الرائق، کفایہ علی الحدایہ، عنایہ علی الحدایہ اور مختلف میں ایک ہی قول ہے شارب کا موذننا مقصود ہوتا ہے جیسا کہ ”یفعله الصوفیہ وغیرہم“ صوفیائے کرام اور انکے علاوہ لوگ کرتے ہیں بحر الرائق اور فتح القدری میں پہلے آچکا ہے مقصود بالوں کا زائل کرنا ہے جس چیز سے بھی ہو پیچی ہو یا استرا لیکن استرے سے آسانی ہوتی ہے۔

اور اس بیان سے بدائع کی تردید ہو گئی کہ قص سنت ہے حلق نہیں۔

اور احكام المذاہب میں ہے امام اعظم اور صاحبین کا مذهب سر اور بلوں کے بالوں کے بارے میں احفاء یعنی حلق ہے جو کہ تقصیر سے افضل ہے اس سے صراحت معلوم ہوتا ہے کہ مذهب حنفیہ میں کوتاہ کرنا کہ ہونٹ کے کنارے ظاہر ہو جائیں اور ان کا موذننا

دونوں مشرع ہیں (حدایۃ الابرار ای طریقۃ الاخیار ص ۲۷)

نوث: حلق کو بدعت کہنا درست نہیں کیونکہ بدعت سید کی اصل نہیں ہوتی قرآن مجید میں اور نہ حدیث نہ ظاہراً اور نہ اشارۃ جب کہ حلق کی اصل موجود ہے جیسا کہ نسائی شریف ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے "احلقو الشوارب" (بیوں کے بالوں کو حلق کرو) (کذانی تخفیح اور احکام المذاہب) بیوں کے بال موٹنے پر بدعت کا اطلاق کرنا کتب معتبرہ کی تصریحات کے خلاف بھی ہے "ان الشارب مقصود بالحلق كما يفعله الصوفية وغيرهم" (کما فی فتح القدير وبحراتن وغیرهم) جیسا کہ پہلے گذر پکا ہے۔

اور حدیث "لیس منا من حلق الشارب" (جو بیوں کے بال موٹنے وہ جنم سے ہیں) "فتح الباری" میں حافظ ابن حجر فرمایا کہ حلق کی نفع میں اس حدیث سے استدلال کرنا غلوت ہے۔

پس اسکو تخفیح پر محمول کیا جائیگا یا اسکی تاویل ہوگی یا اس پر دیگر احادیث کو ترجیح دی جائیگی۔  
محقق صاحب ا وقت، حال، مکان اور زمان تقاضا نہیں کرتا کہ کچھ لکھا جائے آپ کی شدید خواہش پر بحکلف اہل اللہ کی خدمت کیلئے یہ چند سطیریں تحریر کی ہیں والباقي عند التلاقي ان شاء الباقي۔ باقی انشاء اللہ ملاقات پر وضاحت ہوگی دوسرے یہاں کے باشندے بخربت ہیں لله الحمد والمنة على ذلك النعمة والالاء  
و بالخصوص على نعمۃ الاسلام ومتابعة سید الانام صلی اللہ علیہ وسالم فانه ملک الامر و میدار النجاة ومناط الفوز بالسعادات الانبوية والا خروبة ثبتنا الله سبحانه وآیا اکرم على ذلك

فقیر سیف الرحمن

## مكتوب سيفيہ

بطرف قدوة السالكین حضرت میاں محمد سیفی ریان الحمد لله والصلوة والسلام  
علی دسوی اللہ عزیز الوجود میاں محمد سیفی راوی ریان اسلام علیکم ورحمة اللہ  
وبرکاتہ آپ کی طرف سے چند سوالات موصول ہوئے جس میں آپ نے بزرگوں اور  
والدین کے ہاتھ پاؤں چومنے کے بارے میں دریافت کیا۔ جواب درج ذیل ہے۔  
کسی صالح مومن متقدی عالم، حاکم، والدین، اولاد اور پیر و مرشد یا استاد کے ہاتھ پاؤں  
چونما جائز بلکہ سنت و مستحب ہے، اس بارے میں روایات احادیث اور اقوال فقہاء  
بکثرت وارد ہیں اور تعاملًا تو اتر بھی چلا آرہا ہے۔

واورد الامام ردا ذریف فی کتاب الادب باب فی قبلته بین العین  
فاخرج فیه حديث جعفر رضی الله عنہ و اقام رباب فی قبلة الخد  
فاخرج حديث قبلة الخد الحسن رضی الله عنہ و اقام رباب قبلة  
اليد و اذ کر حديث عبد الله بن عمر رضی الله عنہ قال فدنونا  
یعنی من النبی صلی الله علیہ وآلہ وسلم فقبلنا بدلاً ثرا اقام رباب  
فی قبلة الجسد فذکر فیه حديث قبلة کشحہ قال انما اردت هذا  
یا رسول الله ثرا اقام رباب قبلة الرجل وذکر حديث وفد  
عبد الغیس قال یعنی زارع لما قد منا المدينة فجعلنا تبادر من  
دواحلنا فنقبل ید رسول الله صلی الله وآلہ وسلم ورجله (الحدیث)  
(سنن ابو داؤد جلد آخر کتاب الادب ص ۳۵۲)

ترجمہ: امام ابو داؤد نے کتاب الادب میں تقبیل کے مسئلہ میں پانچ باب مسلسل ذکر

کے ہیں اور باب کا ترجمہ الباب اس طرح ہے۔ دونوں آنکھوں کے درمیانی حصے کا بوسہ دینا۔ اور پھر وہ حدیث شریف لایا ہے جس میں حضرت ﷺ نے حضرت جعفرؑ کا دونوں آنکھوں کے درمیانی حصہ کا بوسہ لیا تھا۔ اور دوسرے باب کا ترجمہ الباب اس طرح بیان فرمایا۔ گال کا بوسہ لینا۔ اور اس باب میں وہ حدیث شریف لایا کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت سیدنا حسنؑ کے خدمبارک (گال مبارک کا بوسہ لیا تھا) پھر باب قائم کیا جس میں ہاتھ کا بوسہ مذکور ہے اور حدیث ابن عمرؓ کو لایا کہ فرمایا انہوں نے پس ہم نبی کریم ﷺ کے قریب ہو گئے اور ہم نے ان کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لیا اس کے بعد باب قائم کیا۔ پہلو کو بوسہ دینے میں اور وہ حدیث شریف لایا کہ ایک بندہ نے حضرت ﷺ کے پہلو مبارک کا بوسہ لیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرا مقصد صرف یہی تھا اس کے بعد وہ باب لایا جس میں پاؤں کا چومنا مذکور ہے اور حدیث وفد عبدالقیس کو استدلالاً ذکر کیا راوی کہ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو ہم ایک دوسرے سے سبقت کرنے لگے تاکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک اور پاؤں مبارک کا بوسہ لیں۔

### وَكَذَا أُوْرَدَ لَا حَادِيثٌ مِّنْ مَسْنَلَةِ التَّقْبِيلِ صَاحِبُ الشَّكْوَاةِ فِي بَابِ الْمَصَافحةِ الْمَعَانِقَةِ (ص ۲۰۲)

اسی طرح کی روایات اور احادیث ابو داؤد وغیرہ سے صاحب مشکوہ نے بھی نقل فرمائی ہیں اور ان احادیث مبارک کو باب المصافحہ والمعانقہ میں نقل کیا ہے۔ اور علامہ بدر الدین عینی وغیرہ نے بکثرت روایات اس بارے میں نقل کی ہیں علامہ شیخ محمد عبید مسند ہمیؒ نے اس مسئلہ پر مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ بخاری کی ادب المفرد، طبرانی کی مجمع اوسط، حاکم کی متدرک، ترمذی کی جامع، نسائی کی اور ابن

مذکوری سنن، طبری کی کتاب الریاض اور ابن حجر<sup>گی</sup> اصحاب میں زیر بحث عنوان پر صحیح اور جدید و حسن روایات موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی کتب متداولہ میں سے چند حوالے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

تلویر الابصار میں ہے انه عليه الصلوة والسلام كان يقبل داس  
 فاطمة و قال عليه الصلوة والسلام من قبل رجل امه فكانما قبل  
 عنبه الجنة (تنویر الابصار علی هامش در المختار جلد خامس  
 فصل فی النظر والمس ص ۲۵۹ مکتبہ ماجدیہ کوٹلہ) ثُمَّ قَالَ  
 بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَابِ الْإِسْبَرَاءِ وَغَيْرِهِ مَا نَصَّهُ لَا يَسْتَقِيلُ يَدُ الرَّجُلِ  
 الْعَالَمِ الْمُنَوَّرِ عَلَى سَبِيلِ الْبَرِّ "درد" وَنَقلَ الْمُصْنَفُ عَنِ  
 الْجَامِعِ أَنَّهُ لَا يَنْسَى . يَتَقْبِيلُ يَدِ الْحَاكِمِ وَالْمُتَدِّينِ (السلطان  
 العادل) وَقَبْلَ سَنَةٍ "مجتبی" وَيَتَقْبِيلُ رَاسَهُ إِذِ الْعَالَمُ أَجُودُ  
 كَمَا فِي الْبِزَازِيَّةِ وَلَا زُورٌ خَصَّةٌ فِيهِ أَيُّ فِي تَقْبِيلِ الْيَدِ لِغَيْرِهِمَا إِذِ لَغَيْرِ  
 عَالَمٍ وَعَادِيٌّ هُوَ الْمُخْتَارُ مجتبی وَفِي الْحِيطَانِ لِتَعْظِيمِ إِسْلَامِهِ  
 وَأَكْرَامِهِ جَازِرُ الدِّنِيَا كَرَّهُ (طلب من عالم و زاهدان بدفع  
 اليه قدمه و يمسكه من قدمه قبله اجابه ..... اه ثم قال العلامه  
 السید محمد آمین بن عابدين فی شرح التلویر (قوله و قبل سنه)  
 ای تقبیل یہ العالمر و السلطان العادل قال الشربتلی و علمت ان  
 مفاد الاحادیث سنیہ او ندبہ لما شارا اليه العینی و (قوله یہ بدفع اليه  
 قدمه) یعنی عنه ما فی المتن ثانی (ج ۵ ص ۲۷۱)

وقال الشیخ احمد الطحطاوى و فی غایبیه البیان عن الواقعات

تفیل بـالعالـم وـالسلطـان العـادل جـائز وـورـد فـی اـحادـیث ذـکـر  
 بـالبـدر العـینی ماـبـیـفـیـدان النـبـی ﷺ يـقـبـل الـحـسـن وـفـاطـمـة رـضـیـ اللـهـ  
 تـعـالـیـ عـنـہـا وـقـبـل ﷺ عـنـمـان اـبـن مـظـعـوـن بـعـد مـوـتـهـ وـكـذـالـكـ.  
 قـبـل الصـدـیـق رـضـیـ اللـهـ تـعـالـیـ عـنـهـ دـرـسـوـل اللـهـ ﷺ بـعـد مـوـتـهـ وـقـبـلـ  
 دـرـسـوـل اللـهـ ﷺ اـبـن عـمـهـ جـعـفـرـاـبـیـن عـینـیـهـ شـمـرـ قـالـبـدرـعـینـیـ  
 فـعـلـمـ منـ مـجـمـوـعـ مـاـذـ کـرـنـا اـبـا حـۃـ تـفـیـلـ الـبـدـ وـالـرـجـلـ وـالـکـشـحـ  
 وـالـرـاسـ الـجـبـہـ وـالـشـفـتـیـنـ وـبـیـنـ الـعـینـیـنـ (الـکـنـ تـبـرـ کـالـاـشـہـوـةـ)  
 (طـحـاوـیـ عـلـیـ المـرـاقـیـ صـ۱۷۳، ۱۷۵)

بـیـ اـکـرـمـ ﷺ حـضـرـتـ فـاطـمـهـ رـضـیـ اللـهـ تـعـالـیـ عـنـہـاـ کـےـ سـرـمـارـکـ کـاـ بـوـسـ لـیـتـےـ تـھـےـ اـورـ بـیـ  
 اـکـرـمـ ﷺ نـےـ هـیـ فـرمـایـاـ کـاـ اـگـرـ کـسـیـ نـےـ اـپـنـیـ مـاـنـ کـےـ پـاؤـںـ کـوـ بـوـسـ لـیـاـ توـ اـیـاـ ہـےـ کـہـ جـیـسـےـ  
 کـہـ جـنـتـ کـاـ چـوـکـھـ چـوـمنـاـ۔ (اـسـ کـےـ بـعـدـ فـرمـایـاـ) جـائزـ ہـےـ کـہـ کـسـیـ عـالـمـ یـاـ مـقـیـ خـصـ کـےـ  
 ہـاتـھـ تـبـرـکـ کـےـ وـاسـطـےـ چـوـمـ لـےـ اـورـ حـاـکـمـ مـتـدـیـنـ (سـلـطـانـ عـادـلـ) کـےـ ہـاتـھـ چـوـمنـاـ بـھـیـ  
 جـائزـ ہـےـ اـورـ یـہـ بـھـیـ کـہـ گـیـاـ ہـےـ کـہـ اـیـسـےـ لـوـگـوـںـ کـےـ ہـاتـھـ چـوـمنـاـ سـنـتـ ہـےـ اـورـ عـالـمـ کـاـ سـرـ  
 چـوـمنـاـ زـیـادـہـ اـچـھـاـ ہـےـ اـورـ عـادـلـ، مـقـیـ کـےـ عـلاـوـہـ اـورـ کـسـیـ کـاـ بـوـسـ جـائزـ نـہـیـںـ۔ ہـاـںـ اـگـرـ اـسـ  
 کـےـ سـلـامـ کـیـ تـعـلـیـمـ اـورـ اـکـرـامـ کـےـ وـاسـطـےـ بـوـسـ لـیـاـ توـ پـھـرـ جـائزـ ہـےـ اـورـ گـرـدـیـزـیـ غـرضـ کـےـ  
 لـیـتـھـ تـھـاـ توـ جـائزـ نـہـیـںـ۔ اـگـرـ کـسـیـ نـےـ عـالـمـ اـورـ پـرـہـیـزـ گـارـ بـنـدـہـ سـےـ طـلـبـ کـیـاـ کـہـ وـہـ اـسـ کـوـ اـپـاـنـاـ  
 پـاؤـںـ دـےـ تـاـکـہـ وـہـ بـوـسـ کـرـےـ توـ چـاـہـیـےـ کـہـ وـہـ نـیـکـ بـنـدـہـ اـسـ بـاتـ کـوـ قـبـولـ کـرـ لـےـ اـورـ  
 بـوـسـ کـیـ سـنـتـ ہـونـےـ مـیـںـ عـلـامـہـ شـرـبـلـاـلـیـ نـےـ فـرمـایـاـ ہـےـ کـہـ اـھـادـیـثـ سـےـ اـسـ کـاـ سـنـتـ وـ  
 مـسـتـحـبـ ہـوـنـاـ مـعـلـومـ ہـوـجـاـ ہـےـ جـیـساـ کـہـ عـینـیـ نـےـ بـھـیـ اـشـارـہـ فـرمـایـاـ ہـےـ۔

اورـ ہـمارـےـ عـلـامـےـ حـنـفـیـ مـیـںـ سـےـ شـیـخـ اـحمدـ طـحـاوـیـ نـےـ فـرمـایـاـ ہـےـ کـہـ عـالـمـ اـورـ سـلـطـانـ عـادـلـ

کے ہاتھ کو بوسہ دینا جائز ہے اور اس باب میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ جن کو علامہ بدر الدین عینی حنفی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے اور ان روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اکرم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں چوے جاتے تھے اور وہ خود حسن رضی اللہ عنہ اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بوسہ لیا تھے اور عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ ﷺ نے بوسہ لیا تھا اور اسی طرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو چوما تھا۔ وصال مبارک کے بعد اور اسی طرح رسول اکرم ﷺ نے اپنے بچازاد بھائی حضرت عasper رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا تھا دونوں آنکھوں کے درمیان ..... اس کے بعد علامہ بدر عینی نے فرمایا

کہ ان تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہاتھ، پاؤں، پہلو، سر، پیشانی، ہونٹ آنکھوں کے درمیان یہ ساری چیزیں تمہارا کام اور تعظیماً جائز ہے کہ چوے ہاں شہوت کے ساتھ اپنی بیوی اور کنیز کے علاوہ جائز نہیں۔

پس واضح ہوا کہ اہل اللہ کے ہاتھ پاؤں وغیرہ کا چومنا جائز ثابت بالله اور مستحب عمل ہے اس کا انکار شریعت کا انکار ہے۔

وَمَا تَوْفِيقٌ لِّا بِاللَّهِ وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

والسلام

فقیر اخندزادہ سیف الرحمن

پیر ارجمند و خراسانی

-۱- علم ظاہر اور علم باطن میں کیا فرق ہے اور علم باطن کو کس طرح علم ظاہر پر فویت حاصل ہے۔

-۲- حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد کہ ”تینوں سلسلہ عالیہ کی انتہا میرے سلسلہ کی ابتداء میں درج ہے“ کی وضاحت فرمائیں۔

جواب: از شیخ الشائخ قیوم زمان خلیفہ مطلق نائب حضرت مرشدنا

### حضرت سیدنا محمد شاہ روحانی چی پشاور

شرافت علم باندازہ شرف و رتبہ معلوم است۔ معلوم ہر چند شریف تر علم آن عالی تر پس علم باطن کہ صوفیہ کرام بآن سمتاز نداشہ باشد از علم ظاہر کہ نصیب علمای ظواہر است۔ بر قیاس شرافت علم ظاہر بر علم حجامت و حیاکت۔ پس رعایت آداب پیر کہ علم باطن را از او اخذ کنند باضعاف زیادہ باشد از رعایت آداب استاد کہ علم ظاہر از او استفادہ نمایند و همچنین رعایت آداب استاد علم ظاہر باضعاف زیادہ است از رعایت آداب استاد حجام و حائل و ہمین تفاوت در اصناف علوم ظاہری جاریست، استاد علم کلام و فقه اولی واقدم است از استاد علم نحو و صرف و استاد نحو و صرف اولی است استاد علوم فلسفی با آنکہ علوم فلسفی داخل علوم معتبرہ نیست اکثر سائل آن لاطائل است و بیحاصل واقل سائل آن کہ از کتب اسلامیہ اخذ نموده اند و تصرفات در آن کرده از جهل مرکب خالی

نیستند که عقل را در آن موطن مجال نیست - طور نبوت وراء طور عقل نظر است ..... رساله مبداء و معارف منها (۳۸) همچنان حضرت امام ربانی مجده الف ثانی در مورد نصیب علماء ظواهر چیست و نصیب صوفیه چیست و نصیب علماء راسخین چیست - میفرمایند -

نصیب علماء ظواهر از دین و متابعت سید المرسلین بعد از تصیح عقائد علم شرائع واحکام است و عمل به مقتضای آن علم ونصیب صوفیه علیه با آنچه علماء دارند احوال ومواجید است وعلوم و معارف ونصیب علماء راسخین که ورثة انبیاء اند عليهم الصلوت والتسلیمات با آنچه علماء ظواهر دارند وبا آنچه صوفیه علیه بآن ممتاز اند اسرار و دقائق است که در متشابهات قرآنی رمزی واشارتی بآن رفتہ است وبرسیل اندر ارج یافته فهم الکاملون فی المتابعة والمحققون بالوراثة - مکتوب نمبر ۱۳ حصه ۲

همچنان صاحب تفسیر مظھری حضرت علامه قاضی ثناء الله پانی پتی قدس سره دریکی از تصنیف خویش بنام "مالا بدمنه" بعد از ینکه درمورد احکام شرعی بحث مفصل می نماید در اخیر کتاب خویش درمورد علم باطن یا الحسان میفرماید:

بدان اسعدک الله تعالیٰ اینهمه که گفته شد صورت ایمان واسلام و شریعت ست و مغز وحقیقت او در خدمت درویشان باید جست و خیال نکرد که حقیقت خلاف شریعت است که این سخن جهل و کفر است بلکه همین شریعت ست که در خدمت

درویشان چون قلب از تعلق علمی و حسی که بما سوی الله داشت پاک شود و رذائل نفس بر طرف گشته نفس مطمئنه شود و اخلاص به مرساند شریعت در حق او بامغز شود نماز او عند الله تعلق دیگر به مرساند دور کعت او بهتر از لک رکعت دیگر ان باشد و همچنین صوم او و صدقه او رسول فو سود بیت اگر شمامشل احد زد در راه خدا خرج کنید برابر یک سیر یانیم سیر جو نباشد که صحابه در راه خدا داده اند این از جهت قوت ایمان و اخلاص شان است سور باطن پیغمبر بیت را از مینه درویشان باید جست و بدآن نور مینه خود را روشن باید کرد تا خیر و شرب فراست صحیحه دریافت

شود

طريق خواجه گان قدس الله اسرارهم مبنی بر آن درج نهاي  
در بدایت است حضرت خواجه بزرگ شاه نقشبند قدس سره فرموده اند که مانهايت را در بدایت درج في کنیم-

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى در عبادات مشائخ اين طريقه عليه قدس الله اسرارهم واقع شده است که در آن حضرت جل سلطانه ذوق یافت است نه یافت اين سخن مناسب مقام اندراج نهاي است در بدایت است که موطن جذبه خاص اين بزرگواران است در آن مقام حقيقه یافت نیست که مخصوص بانتها است لیکن چون چاشنی از نهاي است در بدایت درج کرده اند ذوق یافت آنجا ميسراست و چون از جذبه معامله بیرون رود و از ابتدابه توسط آيد ذوق یافت نيز دررنگ یافت رو به عدم آرد نه

یافت باشد نه ذوق یافت وچون کار به نهایت رسد یافت میسر  
 گردد و ذوق یافت مفقود بود وچون ذوق یافت در متنه مفقود  
 است ناچار التذاذ وحلاوت درحق وی کمتر است متنه ذوق  
 وحلاوت را در قدم اول گذاشته است و در آخر مخمول زاویه  
 بیحلاوتی وی مزه گی گشته کان رسول الله (ص) متواصل العزن  
 دائم الفکر سوال: چون منتهی را یافت مطلوب میسر شد ذوق  
 یافت چرا مفقود گشت و مبتدی چون ازیافت بی نصیب است  
 ذوق یافت از کجا یافت جواب: دولت یافت نصیب باطن منتهی  
 است که بعد از انقطاع تعلق او که به ظاهر خود داشت به این  
 دولت مشرف گشته است وچون باطن او رابه ظاهر او تعلق کمتر  
 مانده است ناچار نسبت باطن به ظاهر سرایت نکند و از یافت  
 باطن ظاهر ذوق نگیرد- پس باطن منتهی را یافت مطلوب حاصل  
 است و ظاهر اورا ذوق آن یافت نباشد باقی ماند ذوق باطن که  
 یافت نصیب اوست چون باطن نصیبی از بیچونی یافته است آن  
 ذوق او نیز از عالم بیچونی خواهد بد و در درک ظاهر که سراسر  
 چون است نخواهد در آمد- چون ظاهر منتهی از ذوق باطن او خبر  
 ندارد عوام ظاهر بین از باطن منتهی چه خبر خواهند داشت و  
 غیر از انکار نصیب چان چه خواهد بود- احوال ظاهر نسبت به  
 احوال باطن حکم چون رار دنسبت به بیچون پس ثابت شد که  
 باطن منتهی هم یافت رارد وهم ذوق یافت-

در مبتدی رشید این طریق عالی که ذوق یافت اثبات می نمایند

با وجود فقدان یافت بواسطه انسست که این بزرگواران در ابتداء چاشتی از انتهای درج می نمایند و به طریق انعکاس پرتوی از نهایت در باطن مبتدی می اندازند و چون ظاهر مبتدی به باطن او مرتبط است وقوت تعلق در میان ظاهر و باطن او ثابت است ناچار آن پرتو نهایت و آن چاشنی ولایت از باطن به ظاهر میدود و ظاهر رابه رنگ باطن او منصب می سازو از این بیان علو طریقه اکابر قشیبدیه قدس الله اسرارهم معلوم می شود -

بعضی از مشائخ سلاسل دیگر قدس الله اسرارهم از سخن اندراج النهاية فی البداية که ازین بزرگواران صارد شده است در اشتباہ اندودر حقیقت این سخن تردد دارند و تجویز نمی کنند که مبتدی این طریق برابر منتهی طرق دیگر باشد عجب است که مساوات مبتدی این طریق با منتهی طرق دیگر از کجا فهمیده اندبیش از اندراج نهایت در بدایت ازین بزرگوران سربرنزده است و این عبارت دلالت بر مساوات ندارد و مقصود شان آنسست که درین طریق شیخ منتهی بتوجه و تصرف خود چاشنی از دولت بهایت خود بطريق انعکاس به مبتدی رشید عظامی فرمایند و در بدایت اونمک نهایت خودار استزاج فی نماید مساوات کجاست و محل اشتباہ کدام است و این اندراج دولتی بس عظیم است مبتدی این طریق هر چند محکم منتهی ندارد اما ازال دولت نهایت بی نصیب نیست و آن ذره نمک کلیت اورا ملیم و نمکین خواهد ساخت بخلاف مبتدیان طرق دیگر که از نهایت دور از

کار اند قدر قطع منازل و طی مسافت زیر بار و چون درمیان مبتدی  
 ۱۳ این طریق مبتدیان طرق دیگر فرق واضح گشت و مزین این  
 مبتدی بر دیگر ارباب بدایت لائح شد باید دانست که درمیان  
 منتهیان این طریق و طرق دیگر هیمن قدر فرق است بلکه نهایت  
 این طریقه علیه وراء وراء نهایات سائر طرق مشایخ سنت این سخن  
 را از من باور دارند یانه اگر بر سر انصاف آیند شاید باور دارند  
 نهایتی که بدایت نهایت آمیز باشد از نهایات دیگران البته امتیاز  
 خواهد داشت و ناچار نهایت آن نهایات خواهد بود.

سالیکه نکوست از بهارش پیداست

بعضی از متخصصان سلاسل دیگر بما میگویند که نهایت  
 ماؤصول بحق سنت سبحانه و آنرا شما بدایت خود می گوئید پس  
 از حق بکجا خواهید رفت و نهایت شما وراء حق چه خواهد بود  
 گوئیم که ما از حق بحق می رویم جل سلطانه و از شائبه بحلیت  
 گریخته باصل الاصل می پوئیم و از تجلیات اعراض نموده متجلی  
 رامی جوئیم و ظهورات را و اپس گزاشته ظاهر را در ابطن بطوب  
 می خواهیم و چون در ابطنیت مراتب متفاوت است از یک ابطنیت  
 بابطنیت دیگر میرویم و از آن ابطنیت دیگر بابطنیت ثالث قدم می  
 نهیم الی مآشاء الله تعالی اینقدر نمی مهمند که نهایت انبیاء  
 علیهم النصلوات والتسليمات بلکه نهایت خاتم الرسل علیه و  
 علیهم الصوات والتحيات نیز حق است سبحانه و نهایت اینان  
 با نهایت این بزر گوران علیهم الصوات والتحيات متحد نیست

بلکه با یکدیگر هیچ مناسب ندارد پس تواند بود که جمعی را  
نهایتی میسر شده باشد که وراء نهایت ایان بود و دون نهایت آن  
بزرگوران علیهم الصوات والتحیات باشد پس راست آمد که  
نهایت همه حق سنت سبحانه و تفاوت در میان طوائف علی تفاوت  
درجاتهم ثابت است یا آنکه گوئیم که همه نهایت خود را وصول  
بحق میدانند لکن بسیاری هستند که ظلال و ظهورات حق را هم  
میدانند تعالی و تقدس با وجود تفاوت درجات آن ظلال و ظهورات  
پس نهایات جمیع ارباب نفس الا وصول بحق نشده تعالی  
وتقدس بلکه یزعم هر یکی منتهای او حق سنت سبحانه پس اگر  
ابتدا یکی ظلال و ظهورات حق باشد تعالی و تقدس که نهایت  
نیگر یست بزعم حقانیت و نهایت آن یکی وصول بحق باشد  
تعالی که معاوراء ظلال و ظهورات است چرا مستبعد بود محل  
انکار و اشتباه باشد.

قاصری گر کند این طائفه راطعن قصور  
حاشن لله که بر ارم بزبان این گله را  
همه شیران جهان بسته این سلسله اند  
روبه از حلیه چسان بگسلا این سلسله را

این طریق بعینه طریق اصحاب کرام است رضی اللہ عنہم چه این  
بزرگوران دراول صحبت آنس رور علیہ و علیهم الصلوت و  
التسلیمات آن میسر می شد که اولیاء امت را در نهایت النهایت  
شمه از آن کمال دست میدهد لهذا وحشی قاتل امیر حمزہ علیہ

الرحمته که در بد و اسلام خود بشرف صحبت سید اولین و اخرين  
علیه الحسلوت و اتسليمات مشرف شده بودا زاویس قرنی که  
خیر تابعین است افضل آمد و آنچه وحشه را در اول صحبت خیر  
البشر بیشتر میسر شد او ویس قرنی با آن خصوصیت در انتهای میسر  
نشد جرم بهترین قرون قرن اصحاب کرام گشت پس ناچار  
سلسله این حضرات سلسله الذهب آمد و مزیت این طریقه عالی  
سائر طرق در نگ مزیت قرن اصحاب کرام بر سائر قرون میرهن  
گشت.

ای برادر سر حلقه این طریقه سنیه حضرت صدیق اکبر است رضی  
الله عنہ که بتحقیق افضل جمیع بنی آدم است بعد از انبیاء علیهم  
الحسلوت و التسلیمات و به همین اعتبار در عبارات اکابر این طریقه  
واقع شده است که نسبت ماقوٰق همه نسبتها است چه نسبت  
ایشان که عبارت از حضور و آگاهی خاص است همان نسبت و  
حضور صدیق اکبر است که فوق سائر آگاهی است نهایت این  
طریقه علیه اگر میسر شود وصل عربیان است که علامت حصول  
آن حصول یا س است بدانکه طریقی که اقرب است واسیق و  
افق واوثق و اسلم و احکم و اصدق و اول و اعلى و اجل و ارفع  
واکمل طریقه علیه نقشبندیه است.

در ابتداء این طریق حلوات و وجودان است چنانچه حضرت امام  
مجدد می فرمایند.

ای فرزند ولوله عشق و طنطنه محبت و نعره شوق انگیز و

صیحه های درد امیز و وجده تواجد و رقص و رقصی همه در مقامات ظلال است و در آوان ظهورات و تجلیات ظلیه و در آنها بی مزه گی و بعد و حرمان که از لوازم یاس است بخلاف طرق دیگر که در ابتداء بی مزه گی و فقدان دارند و در آنها حلاوت و جدان و همچنین در این طریق در ابتداء قرب و شهود است و در آنها بعد و حرمان بخلاف طرق سائر مشائخ کرام تفاوت طرق از اینجا قیاس باید کرد. چه قرب و شهود و حلاوت و جدان از دوری مهجوی خیر میدهد و بعد و حرمان و بی حلاوتی و فقدان از نهایت قرب فهم من فهم در شرح این سرایتقدر وافی نماید که هیچکس از نفس خود به خود نزد یکتری ندارد و نسبت قرب و شهود و حلاوت و جدان در نفس خود اور اساقود است و نسبت بغير خود که با وی بائنت دارد این نسبتها موجود فالعاقل تکفیه الاشارة. واکابر این طریقه علیه احوال و مواجه شرعیه را در رنگ طفلان بجوز مویز و جدوحال عوض نمکینند و به تربات صوفیه مغورو و سفتون نمیگردند احوالیکه به ارتکاب مخظورات شرعیه و خلاف سنت سنیه حاصل شود قبول ندارد و نخواهند از اینجاست که سمع و رقص را تجویز نمی نمایند و بد کر جهرا اقبال نمیفرمایند حال ایشان بر دوام است وقت ایشان بر استمرار تجلی ذاتی که دیگران را کالبرق آنست ایشان را دائمی است حضوری که غیبت در قفای آن باشد نزد این بزرگواران از خیر اعتبار ساقط است بلکه کارخانه ایشان از حضور تجلی بلند تراست حضرت خواجه احرار

قدس سره فرموده اند که خواجکان این سلسله علیه قدس الله اسرارهم بهر زرافقی و رزاقی و رقص نسبت ندارند کارخانه ایشان بدلند است و درین طریق پیری و مریدی بتعلیم و تعلم طریقه است نه به کلاه شجره که دراکثر طرق مشائخ رسم شده است حتی که متأخران ایشان پیری و مریدی را منحصر به کلاه شجره ساخته اند از اینجا است که تعدد پیر تجویز نمی خاند و معلم طریق را مرشدی نامند پیر نمیدانند و رعایت آداب پیری را در حق او بجا نمی آرند این از کمال جهالت و نارسانی ایشان است نمی دانند که مشائخ ایشان پیر تعلیم پیر صحبت رانیز پیر گفته اند و تعدد پیر تجویز فرموده اند بلکه در حین حیات پیراول اگر طالبی رسد خود را در جای دیگر بیند بی انکار پیراول جائز است که پیر ثانی اختیار کند حضرت خواجہ نقشبند قدس شره در باب تجویز این معنی از علمای بخار فتوی درست فرموده بود آری اگر از پیری خرقه ارادت گرفته باشد داز دیگری خرقه ارادت نگیرد اگر گیرد خرقه تبرک گیرد ازینجا لازم نمی آید که پیر دیگر اصلاً نگیر بلکه رواست که خرقه ارادت از یکی و تعلیم طریقت از دیگری و صحبت با ثالث دارد و اگر هر سه دولت از یکی میسر گردد چه نعمت است - پیر تعلیم هم استاد شریعت و هم رهنمائی طریقت بخلاف پیر خرقه پس رعایت آداب پیر تعلیم بیشتر بجا باید آوردن در این طریق ریاضات و مجاهدات با نفس اماره باتیان احکام شرعیه است و التزم امتیاعت سنت سنیه علی صاجها الصلة والسلام

والتحيه پس هيج چيز برنفس اماره شاق تراز استحال اوامر و نواهي  
 شريعه نبود و خرابي او جز در تقليد صاحب شريعه متصور نبا  
 شد رياضات و مجاهدات که باوراء تقليد سنت اختيار کنند معتبر  
 نينست که جوگيه و براهمه هند و فلاسفه یونان درين امر شرکت  
 دارند و آن رياضت در حق ايشان جز ضلالت نمي افزايد و بغیر  
 خساره راه نمي نماید درين طريق تشکيل طالب مربوط به  
 تصرف شيخ مقتداء است بي تصرف او کار نميکشайд چه اندر ارج  
 نهايت در بدايت اثر از توجه شريف اوست و حصول معنى  
 بيچونى و بيچگونگي نتيجه کمال تصرف او کيفيت بي خودي که  
 آنرا مخفى اعتبار کرده اند حصول آن در اختيار مبتدى نينست و  
 توجهى که معرا از شش جهت باشد وجود آن در خود حوصله

طالب نه۔

که برنده از ره پنهان به حرم قافله را

این بزرگواران همچنانکه قدرت کامله بر اعطاء نسبت دارند  
 و حضور و آگاهی را در آن دارند وقت به طالب صادق عطاء ميفرمایند  
 در سلب آن نيز قدرت تame دارند و به يك بي التفائي صاحب  
 نسبت را مفلس مي شازند على آنها که ميد هند مي شتا نند هم۔  
 در اين طريقه عليه بيشتر افاده و استفاده بسکوت است فرموده  
 اند هر که از سکوت ما منتفع نشداز کلام چه نفع خواهد گرفت و  
 اين سکوت را به تکلف اختيار نکرده اند بلکه از لوازم طريق ايشان  
 است چه از ابتداء توجه اين بزرگواران باحديت مجرد است از

اسم و صفت حز ذات نمي خواهد

# حضرت شیخ العلماء پیر طریقت

## میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

### کے نصیحت آموز افادات عالیہ

مُحْمَّدْ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْنَقِيُّ

جامعہ جیلانیہ بیدیاں دوڑ لا ہور کینٹ

خردنے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہر انسان کو اپنی ذات سے محبت ہے اسی لیے وہ اس کی صفائی سترائی رکھتا ہے غسل کرتا ہے اچھے اچھے کپڑے زیب تن کرتا ہے اپنے حسن کو مزید نگھارنے کیلئے بناوہ سنگھار کرتا ہے اور آرائش کے مختلف سامان اشیاء کے استعمال کو عمل میں لاتا ہے۔ لیکن جب یہ محبت ذات اس حد تک ہو جاتی ہے کہ محبت خدا اور رسول ﷺ سے بھی زیادہ اپنی شخصیت کو اور اپنی ذات کو ترجیح دینے لگتا ہے تو یہ بات باعث ہلاکت ہے اور باعث نقصان ہے۔ انسان اس چیز کو طرف توجہ نہیں کرتا ہے کہ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے، روح اور جسم، جسم کی تزین و آرائش کے سامان تو کرتا ہے اسے اچھی غذا بھی فراہم کرتا ہے اسے صحت مند رکھنے کیلئے جملہ وسائل کو استعمال میں لاتا ہے لیکن روح کی ضرورت کی طرف قطعاً توجہ ہی نہیں دیتا، یہی وجہ ہے کہ دنیاوی جملہ آسائش موجود ہونے کے باوجود وہ سکون کا متلاشی رہتا ہے اور وہ پریشان حال رہتا ہے کبھی وہ اس کیلئے سگریٹ پیتا ہے تو کبھی شراب، کبھی ہیر و دن اور کبھی دیگر نشہ آور اشیاء کا استعمال

کرتا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ تھوڑی دیر تو مدھوش ہونے کی وجہ سے بے خبر ہو جاتا ہے لیکن پر سکون پھر بھی نہیں ہوتا۔

اگر انسان روح کی ضروریات اور غذا کا بندوبست بھی کرے تو وہ اندر سے جب بھی پر سکون ہو گا تو اسے اپنی زندگی بھی پر سکون اور با مقصد محسوس ہو گی اور دیگر افراد کی با مقصد زندگی کیلئے بھی جدوجہد کرے گا۔

اب آئیے دیکھیں روح کی ضرورت اور غذا کیا ہیں؟

روح کی غذا ذکر الٰہی اور یادِ الٰہی ہیں اس سے وہ سکون پاتی ہے وہ قوی ہوتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (الا بذكرا اللہ تطمینن القلوب) کہ خبردار ذکرِ الٰہی سے دلوں کو طمینان ملتا ہے۔

دور حاضر میں انسان اس قدر دنیاوی معاملات میں بہک گیا ہے اور کھو گیا ہے کہ وہ اپنا مقصد حیات بھی بھول چکا ہے اور حصول سیم وزر کیلئے رات دن سرگردان ہے دنیاوی مقاصد اور لامتناہی خواہشات کی تجھیں میں ہی اپنی زندگی کا متاع گراں یعنی وقت بر باد کر کے قبر میں چلا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کا مقصد زیست قرآن مجید میں بیان کیا ہے۔

### وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّةِ وَالْأَنْسَابَ الْمُعْبَدِينَ

ترجمہ: یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو پیدا کیا مگر اس لیے کہ وہ میری عبادت کریں۔

یعنی وہ ہر لمحہ یادِ الٰہی میں رہیں اور انہیں کسی وقت بھی احکامِ الٰہی بھولنے نہ پائیں۔ اس لیے کثرت نے ذکرِ الٰہی آرزنے کا حکم قرآن مجید میں دیا گیا ہے۔ جیسا کہ حکم ہے «بِإِيمانِ الظَّيْنِ أَمْنُوا إِذْ كُرُونَ اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا» (سورہ الحزاب ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو۔ اور کوئی لمحہ ایسا نہ گز رے کہ تم اس کی یاد سے غافل ہو جاؤ۔

اور یہ غفلت از خود نہیں ہو سکتی، حصول علم کے بعد بھی غفلت سے نکنا بڑا مشکل کام ہے  
اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ

﴿فَاسْلُوا أَهْلَ الذِّكْرَ إِن كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾

ترجمہ: ذکر والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔

یہ حکم نہیں فرمایا کہ اہل علم سے پوچھو کیونکہ اکثر اوقات علم کے باوجود انسان اس پر عمل نہیں کرتا۔ آج کس کو معلوم نہیں کہ نماز اور روزہ فرض ہے لیکن اس کے باوجود اس پر لوگوں کا عمل کیوں نہیں؟ اگر سارے لوگ نماز قائم کرنے لگیں تو مسجد میں جگہ ہی نہ رہے لیکن آج ہمیں مسجد خالی نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ذکر الہی یعنی یادِ الہی رکھنے والوں سے پوچھو وہی تمہیں غفلت کے انذیروں سے نکال سکتے ہیں کیونکہ ہم وقت یادِ الہی کی وجہ سے وہ میدانِ عمل کے مرد ہیں اور وہ احکامِ الہی پر اطاعت کے خونگر ہو چکے ہیں اس مسلسلِ اطاعتِ ہی کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کے آئینہ قلب کو اپنے انوار کا بخطب بنادیا ہے اس پر جوان انوار ارتتے ہیں ان کے انکاس سے پاس بیٹھنے والوں کے قلوب بھی یادِ الہی کے خونگر ہو جاتے ہیں۔ اور انوارِ الہی سے غافلوں کے قلوب بھی ذاکر ہو جاتے ہیں اور غفلت کے حبابات چھپتے جاتے ہیں۔

## اصل بیماری اور اُس کا علاج

انسان جسم کا بڑا خیال رکھتا ہے اسے اچھی خواراک مہیا کرتا ہے۔ اس کی صحت و تندرستی کیلئے ہمیشہ کوشش نظر آتا ہے۔ اور اپنی زندگی کو پرسکون بنانے اور اپنی ذات کو

سنوار نے کیلئے رات دن لگ و دو کرتا نظر آتا ہے۔

اگر جسم بیمار ہو جائے تو اچھے سے اچھے معالج، طبیب اور ڈاکٹر سے علاج کرتا ہے اس کیلئے جملہ وسائل کو خرچ کرتا ہے یہاں تک کہ اگر اس کے پاس رقم نہ ہو تو رشتہ داروں عزیزوں اور دوستوں سے ادوہا لے کر بھی خرچ کرتا ہے۔ اگر اس کا علاج اندر وون ملک ممکن نہ ہو تو اپنی جسمانی صحت کے حصول کے لیے ملک سے باہر بھی جانے کو تیار ہو جاتا ہے۔

حالانکہ اسے معلوم ہے کہ یروں ملک جانے کیلئے اسے زرکشیر کی ضرورت ہے اس کیلئے وہ دوڑ دھوپ کر کے رقم جمع کرتا ہے اس کے رشتہ دار بھی اس کی مدد کرتے ہیں اور سب کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ صحت مند اور تو انا نظر آئے۔

اور جب انسان فوت ہو جاتا ہے اور روح اس سے نکل جاتی ہے تو سب رشتہ دار اور عزیزاً سے جلد از جلد دفن کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اسکی اپنی اولاد یوی، ماں، باپ بہن بھائی سب اسے دفن کرنے کیلئے کفن دفن کا بندوبست کرنے لگ جاتے ہیں اور اس سے جلد از جلد نجات چاہتے ہیں اور زیادہ اسے اپنے پاس رکھنے کو تیار نہیں ہوتے۔

جسمانی بیماری سے انسان کمزور اور لا غیر ہو جاتا ہے اس کی قوت ختم ہو جاتی ہے اور کام کاچ اور چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس کی مثال فالج زده آدمی کی ہے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ چلنے پھرے، دوستوں، عزیزوں، رشتہ داروں کے پاس آئے جائے، لیکن ایسا اسکے لیے ممکن نہیں ہوتا کیونکہ بیماری نے اس کی قوت اور تو انا لی چھین گئی ہے اور اب وہ کسی اچھے معالج کے پاس جاتا ہے اپنا علاج کرواتا ہے۔ ڈاکٹر یا حکیم اسے چیک کرتے ہیں اور احکم جسمانی مرض کے مطابق اس کیلئے نہ خوبیز

کرتا ہے۔ اور اسکو پرہیز بتاتے ہیں۔ جب وہ مریض اپنے معانج کے تجویز کردہ نسخے کے مطابق دوا میں استعمال کرتا ہے اور ڈاکٹر کے مطابق پرہیز بھی کرتا ہے تو وہ صحت مند ہو جاتا ہے۔ اور دوبارہ چلنے پھرنے اور کام کا ج کے قابل ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ بھر پور زندگی گزارتا ہے۔ اور اسکی خوشیاں واپس لوٹ آتی ہیں اور اس طرح انسان اس دنیا فانی میں جو کچھ اچھی باتیں سنتا ہے دیکھتا ہے محسوس کرتا ہے اور جن اچھی باتوں کا اسے علم ہوتا ہے اور وہ ان پر عمل کرنا چاہتا ہے۔

لیکن وہ عمل کرہیں سکتا۔ کیونکہ وہ اندر وہی طور پر بیماری کا شکار ہے اس کا قلب اور روح بیمار ہیں۔ جب تک وہ صحت مند نہیں ہو جاتے وہ نیک اور اچھے کام چاہنے کے باوجود کرنہیں سکتا۔

وہ چاہتا ہے کہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، خیرات و صدقات دے لوگوں سے بھائی کرے۔ لیکن اس کا دل اور روح چونکہ بیمار ہیں اس لیے کہ اسکا نفس نفس امارہ ہے۔ اور نفس امارہ کا کام برائی کا حکم دینا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد اللہ تعالیٰ ہے۔

ان النفس لا مازته بالسوء  
(سورة یوسف)

اب ایسے انسان کو جس کا قلب اور روح بیمار ہیں کسی اچھے روحانی معانج کی ضرورت ہے جو اسکی اندر کی کیفیت کا اپنی نگاہ کیمیا سے معاشرے کرے اور پھر اس کے حالات کے مطابق اس کیلئے روحانی نسخہ تحریر کرے۔ اور اسے پرہیز بتائے۔

صحیح روحانی علاج نگاہ سے ہوتا ہے۔ اور یہ نگاہ کیمیا سرو رکنات حادی عالم امام الانبیاء، معلم اخلاق حضرت محمد ﷺ کے روحانی فیضان سے حاصل ہوتی ہے کسی بھی مرد کامل اور ولی کی نگاہ میں جو تاثیر اور اثر ہوتا ہے وہ فیضان نبوی کی برکت سے ہوتا ہے۔ مرشد کامل اور ولی کامل کی نگاہ سے جب قلب و روح کا علاج ہوتا ہے اسکا دل خود بخود

نیک کاموں کی طرف رغبت کرتا ہے اور برائی سے نفرت کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ جل شان کی اطاعت اور رسول ﷺ کی پیروی اس کی زندگی میں نظر آنے لگتی ہے۔ جب کوئی پیر کامل ذکر الہی اور صحیح طریقے اور سلپیس کے مطابق اسے کرواتا ہے تو ان جملہ روحانی بیماریوں مثلاً حد بعض کینہ اور ریا کاری جھوٹ رشوت خوری نیک کاموں سے بے رغبتی وغیرہ سے اسے نجات مل جاتی ہے کیونکہ ذکر الہی سے انوار الہی بدن کے اندر منتقل ہوتے ہیں اور ان سے روحانی صحت فصیب ہوتی ہے یہ روحانی علاج ذوق اور لمس سے تعلق رکھتا ہے یہ چیزیں زبانی بتانے سے سمجھنہیں آتیں اور انسان انہیں اپنے بدن میں محسوس کرتا ہے تو پتہ چلتا ہے ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہ چیز دور حاضر میں صحیح اور صاف اور اصلی حالت میں بہت کم ملتی ہے اور ایسی کامل ہستیاں بھی کم ہی دکھائی دیتی ہیں۔ اسی لیے صرف زبانی بتانے سے انسان کو یقین نہیں ہوتا۔

آج مجدد عصر حاضر قوم زماں حضرت اخوندزادہ سیف الرحمن پیر اچی خراسانی مبارک سے نسبت رکھنے والے افراد زندگی کے جملہ شعبوں میں آپ کو نظر آئیں گے ان میں ڈاکٹر بھی ہیں، انجینئر بھی، وکیل بھی، علماء بھی، تاجر بھی ہیں اور کمزور بھی، لیکن آپ انہیں دیکھ کر یہ بات محسوس ضرور کریں گے کہ یہ حضرات عام لوگوں سے شکل صورت اور سیرت و کردار کے اعتبار سے بالکل مختلف ہیں۔ یہ آپ کو جمده تعالیٰ شکل و صورت کے اعتبار سے سنت رسول ﷺ کے مطابق نظر آئیں گے یعنی پوری سنت کے مطابق سر پر عمامة اور سنت کے مطابق لباس وغیرہ اور سیرت کے اعتبار سے بھی آپ انہیں عام لوگوں سے بالکل ممتاز پائیں گے۔

یہ دنیاوی زندگی میں لیندا کام بھی کرتے ہیں لیکن یادِ الہی میں بھی ہمہ وقت مشغول رہتے ہیں چونکہ ان کا ذکر قلبی اور لطائف کا ذکر ہے۔ جو اندر اندر چلتا رہتا ہے اور وہ اپنا کام

بھی کرتے رہتے ہیں۔ انکی دنیاوی زندگی میں ایمانداری خوش اخلاقی خوش اطواری آپ کو بڑی نمایاں نظر آئیں گی۔ یہ سب مرشد کامل کی خصوصی توجہ اور نگاہ کیسیاء کا صدقہ ہے۔ اس کی برکت ہے کہ ان زندگی میں ایک انقلاب آ گیا۔ اس مرشد کامل نے ان افراد کو کلمہ زبانی نہیں پڑھایا بلکہ ان کے اندر اتار دیا۔ کیونکہ جس طرح حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا ہے

زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا اتے دل دا کلمہ کوئی  
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جان یار گلوئی ہو

ملک کے طول عرض میں جگہ جگہ محافل ذکر کروار ہے اور آپ کے خلفاء کرام و مریدین اس پرفتنہ دور میں اللہ کے ذکر کی برکت سے اور اس کے خصوصی فیض کی برکت سے ایک عظیم روحانی انقلاب لا رہے ہیں۔ آپ بھی ایسی روحانی وجدانی محافل میں شرکت فرمائے اپنی روحانی منزلوں کو بلند سے بلند تر کریں۔ دعا ہے رب قدوس ایسی برگزیدہ ہستیوں کو عمر نوح عطا فرمائے تاکہ ان کے فیضان سے مخلوق خدا زیادہ سے زیادہ نیضیاب ہو سکے۔ (آمین)

بِحَمْدِنَبِيِ الْكَرِيمِ وَعَلَى الْهَ وَاصْحَابِهِ اجْمَعِينَ فِيهِ

نور محمدی عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے بلا واسطہ اپنے محمد ﷺ کا نور پیدا کیا پھر اسی نور کو خلق عالم کا واسطہ ٹھہرایا اور عالم ارواح ہی میں اسکو اس طرح سراپا نور کو وصف نبوت سے سرفراز فرمایا۔ چنانچہ ایک روز صحابہ کرام نے حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کہ آپ ﷺ کی نبوت کب ثابت ہوئی آپ نے فرمایا وادمر بین الرُّوح والجَسَد

(ترمذی شریف) یعنی میں اس وقت نبی تھا جب کہ آدم کی روح نے جسم سے تعلق نہ پکڑا تھا۔ بعد ازاں اسی عالم میں اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی روحوں سے وہ عہد لیا جو وادی اخذ اللہ میثاق النبین (آل عمران) میں مذکور ہے جس وقت ان پیغمبروں کی روحوں نے عہد مذکور کے مطابق حضور کی دعوت و امداد کا اقرار کر لیا۔ تو نور محمدی ﷺ کے نیفان سے ان روحوں میں وہ قابلیتیں پیدا ہو گئیں کہ دنیا میں اپنے اپنے وقت میں ان کو منصب نبوت عطا ہوا اور ان سے مجذرات ظہور میں آئے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب فرمایا ہے۔

وَكُلَّ أَيِّ الرِّسُلِ الْكَرَامِ يَا  
فَإِنَّمَا اتَّصَّلَتْ مِنْ نُورٍ بِهِ  
جَاهَهُ شَمْسٌ فَضْلٌ هُرَّ كَوَا كَبَاهَا  
يَظْهَرُنَّ أَنوارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلُمَرِ

ترجمہ:

مجزعے جتنے کر لائے تھے رسولان کرام  
لڑائی کے نور سے جامیتی ہے سب کی بھم  
آنفاب نفضل ہے وہ سب کو کب اسکے تھے  
ظلمتوں میں نور پھیلایا جنہوں نے بیش و کم

اسی عہد کے سبب سے حضرات انبیائے سابقین علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو حضور نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد و بشارت اور ان کے اتباع و امداد کی تاکید فرماتے رہے ہیں۔ اگر حضور نبی ﷺ کی نبوت دنیا میں ظاہرنہ ہوتی تو تمام انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نبوتیں باطل ہو جاتیں اور وہ تمام بشارتیں ناتمام

رہ جاتیں پس دنیا میں حضور القدس ﷺ کی تشریف آوری نے تمام انبیائے سابقین علیہم السلام کی نبیتوں کی تقدیت فرمادی۔ بل جام بالحق و صدقی  
المرسلین (صافات) صدقی المرسلین (صافات)

جس طرح رسول اکرم ﷺ کا نور از ہر منبع انوار الانبیاء تھا اسی طرح آپ کے جسم اطہر کا مادہ بھی لطیف ترین اشیاء تھا۔ چنانچہ حضرت کعب ابخار سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا کرنا چاہا تو جبریل کو حکم ملا کہ سفید مٹی لاو۔ پس بہشت کے فرشتوں کے ساتھ اترے اور حضرت کی قبر شریف کی جگہ سے مٹی بھر خاک سفید چکتی دیکتی لے آئے پھر وہ مشت خاک سفید جبریل بہشت کے چشمہ تنیم کے پانی سے گوندھی گئی، یہاں تک کہ سفید موتی کی مانند ہو گئی۔ جس کی بڑی شعاع تھی بعد ازاں فرشتے اسے لے کر عرش و کرسی کے گرد اور آسمانوں اور زمین میں پھرے یہاں تک کے تمام فرشتوں نے آپ (روح انور و مادہ اطہر) کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے پہچان لیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہ السلام کو پیدا کیا تو اپنے حبیب پاک ﷺ کے نور کو ان کے پشت مبارک میں بطور دلیعت رکھا۔ اس نور کے انوار اگلی پیشانی میں یوں نمایاں تھے جیسے چاند آسمان میں اور چاند اندر ہیری رات میں اور ان سے عہد لیا گیا کہ یہ نور انور پاک پشوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوا کرے اسی واسطے جب وہ حضرت حواء علیہا السلام سے مقاربت کا ارادہ کرتے تو انہیں پاک و پاکیزہ ہونے کی تاکید فرماتے یہاں تک کہ وہ نور حضرت حواء علیہ السلام کے رحم میں منتقل ہو گیا اس وقت وہ انوار جو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں تھے حضرت حواء کی پیشانی میں نمودار ہوئے ایام حمل میں حضرت آدم علیہ السلام نے پاس ادب و تعظیم حضرت حواء سے مقاربت ترک

کر دی۔ یہاں تک کہ حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے۔ تو وہ نوران کی پشت میں منتقل ہو گیا۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مجذہ تھا کہ حضرت شیث علیہ السلام اسکیلے پیدا ہوئے۔ آپ کے بعد ایک بطن میں جوزا (لڑکی لڑکا) پیدا ہوتا رہا۔ اس طرح یہ نور پاک پاک بہشتیوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا حضرت محمد ﷺ کے والد محترم حضرت عبد اللہ تیک پہنچا۔ اور ان سے بناء بر بقول اصح ایام تشریق میں جمعہ کی رات کو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے رحم پاک میں منتقل ہوا۔

اسی نور کے پاک و صاف رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت کے تمام آباؤ اجداد و امہات کو شرک و کفر کی نجاست اور زنا کی آلوگی سے پاک رکھا ہے اسی نور کے ذریعہ سے حضرت کے تمام آباؤ اجداد نہایت حسین و مرتع خلائق تھے۔ اسی نور کی برکت سے حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ملائک کے مسحود بنے اور اسی نور کے وسیلہ سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کشتی طوفان میں غرق ہونے سے بچی۔ اسی نور کی برکت سے حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آتش نمرود گلزار ہو گئی۔ اور اسی نور کے طفیل حضرات انبیاء سابقین علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی عنایات بے غایت ہوئیں۔

جب آنحضرت ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو حضرت عباسؓ نے حضور ﷺ کی اجازت سے آپ کی مدح میں چند اشعار عرض کئے۔ جن میں مذکور ہے کہ کشتی نوح کا طوفان سے بچنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آتش نمرود کا گلزار ہو جانا حضور ﷺ کے نور ہی کی برکت سے تھا۔ حضرت امام الائمه ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوئی رسول اکرم ﷺ کی حجج میں یوں فرماتے ہیں۔

انت الذى لولاك مآخلق امراء

كلام لا خلق الودي لولاما  
 انت الذى من نورك للبدر السنما  
 والشمس مشرقه بنور بها كا  
 انت الذى لما توصل ادم  
 من ذلتى بك فاز وهو ابا كا  
 وبك الخليل دعا فعادت نادره  
 برب وقد خمدت بنور سنما كا  
 ودعاك ايوب لضر منه  
 فاذيل عنه الضرجين دعا كا  
 وبك الميسح اتنى بشيرا مخبرا  
 بصفات حسنك ماد حال العلاما كا  
 كذالك موسى لم يزل متسلما  
 بك فى القيمة محتما بحاما كا  
 والانبياء وكل خلق فى الودي  
 والرسل والملائكة تحت لوا كا

ترجمہ:

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہر گز کوئی آدمی پیدا نہ  
 ہوتا۔ اور نہ کوئی مخلوق پیدا ہوتی۔ اگر آپ نہ ہوتے۔ آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے  
 چاند کو روشنی ہے اور سورج آپ ہی کے نور زیبائے چمک رہا ہے۔ آپ وہ ہیں کہ  
 جب آدم نے لغوش کے سبب سے آپ کا وسیلہ پکڑا تو وہ کامیاب ہو گئے۔ حالانکہ وہ

آپ کے باپ ہیں۔ آپ ہی کے ویلے سے خلیل نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر خندی ہو گئی اور بجھ گئی۔ اور ایوب نے مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے پر ان کی مصیبت دور ہو گئی اور مسح آپ ہی کی بشارت اور آپ ہی کی صفات حنسہ کی خبر دیتے اور آپ کی مدح کرتے ہوئے آئے اسی طرح موئی آپ کا ویلہ پکڑنے والے اور قیامت میں آپ کے سبزہ زار میں پناہ لینے والے رہے اور انبیاء اور مخلوقات میں سے ہر مخلوق اور پیغمبر اور فرشتے آپ کے جہنم دے تلے ہونگے۔

مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ یوں فرماتے ہیں۔

وصلی اللہ علی نور کزو شد نورہا پیدا  
زمیں از حب او ساکن فلک در عشق او شبدما  
محمد احمد و محمود ﷺ دا خالقش بستود  
کزو شد بود هر موجود زرشد دید هایینا  
اگر نامر محمد انبیا و دردے شفیع آدم  
نه آدم پیافتے نوبہ نه نوح از غرق نجینا  
نه ایوب از بلا راحت نه یوسف حشمت وجاهت  
نه عیسیٰ آل مسیح اادر نہ موسیٰ آد بد پیضا

اللہ جل شانہ کی ذات اقدس تو ہمیشہ سے ہے اس نے اپنی پیچان کیلئے نبی اکرم ﷺ کی تخلیق فرمائی پھر نور نبوت آپ ﷺ کے واسطہ ویلہ سے تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچایا اور آپ ﷺ پر ہی نظام نبوت ختم کیا۔ پوری انسانیت کے لئے راہ ہدایت کا نظام وضع کیا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد انسانوں کا ترقی کیہ یعنی پاک کرنا ہے، اسی باطن و قلب کا نام ہی تصوف ہے۔

پس ثابت ہوا کہ دین میں کا اصل مقصد تصوف ہی ہے۔ جسکی بدولت بندے کو اپنے خالق و مالک کی دل و جان سے پہچان ہو جائے اور وہ احسان کے درجے کو حاصل کر لے۔ تاکہ رب کریم کی بندگی میں احساس جاگزین ہو کہ وہ یعنی بندہ اسے یعنی ”رب“ کو دیکھ رہا ہے۔ یا کم از کم یہ احساس ہو رب اپنے بندے کو دیکھ رہا ہے۔ اس حقیقت کو آشکار ہونے سے ہی روح طلتی ہے۔ اور انسان کے اعمال تقویٰ والے ہو جاتے ہیں۔ اور اصل زندگی کا کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ یہ علم عرفان اور آگہی جو انسانی اعمال درست کردے علم باطن کہلاتا ہے جسکی تحصیل فرض عین ہے۔ (ارشاد الطالبین) اسکے لیے ہی امام ابوحنیفہ نے فرمایا تھا کہ قسم خدا کی اگر نعمان بن ثابت یہ علم حاصل نہ کرتا تو ہلاک ہو جاتا یہ علم حاصل ہوتا ہے۔ ”صحبت شیخ“ سے جو نسبت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی بھی سلسلہ طریقت کے ذریعہ رکھتا ہے۔ سالک مرشد کامل سے بیعت کے بعد آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے صحبت اختیار کرے اور سلسلہ طریقت کے پیران کبار کے بتائے ہوئے سلیبیس کے مطابق اذکار کرے تو پھر حقیقت کا اور اک حاصل ہوتا ہے اس سارے عمل کو سلوک کہتے ہیں۔ سلوک طریقت کا لازمی جزو ہے جسکے بغیر حقیقت کا اور اک محال ہے کیونکہ مقصود علم وہ نہ ہوتا ہے۔ استاد یا رہبر نہیں وہ تو وسیلہ اور واسطہ ہے اللہ تبارک تعالیٰ نہیں اپنے حبیب کے صدقے اس نعمت کو حاصل کرنے والا بنائے اور اخروی زندگی کی کامیابی نصیب کرے۔ آمین

## حقیقت تصوف

تصوف اسلامی قرآن و سنت سے الگ نہیں بلکہ یہ شریعت اسلامیہ کا حصہ ہے اسلامی تعلیمات پر بحسن و خوبی عمل پیرا ہونے کیلئے تصوف نہایت ضروری ہے۔ گویا تصوف ایک قسم کا ٹریننگ کورس ہے۔ جو انسان کی روحانی اور رہنمی خراپیوں اور خامیوں کو دور

کر کے اس کی شخصیت کو اللہ کا حقیقی رنگ چڑھاتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر ایک ثبت انقلاب برپا ہوتا ہے۔ اور وہ احکام شریعت پر آسانی سے عمل پیرا ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس سے شریعت پر عمل کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

بیعت کا مقصد دنیاوی فوائد کا حصول نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اس مقصد اصلاح نفس ہونا چاہیے تاکہ اسے رضاۓ الہی حاصل ہو بندے کو اس بات کا ہر لمحہ احساس ہونا چاہیے کہ وہ بندہ تب کہلانے کا حقدار ہے جب وہ بندگی والا ہے۔ اسے ہر لمحہ یادِ الہی میں رہنا چاہیے۔ کیونکہ اللہ نے اسے پیدا ہی اپنی عبادت اور یادِ کلیعے کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

### عما خلفت الجن والانس الا يعبدون

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا تاکہ وہ عبادت کریں۔ جس نے دنیا میں آئے کا مقصد سمجھ لیا اور سمجھ لینے کے بعد اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی وہ کامیاب ہوا۔ لہذا انسان کو ہمیشہ ذکرِ الہی میں مصروف رہنا چاہیے۔ یعنی دل باروں ہتھ کارول حقیقت میں یہی دولتِ عظمی ہے جس کے سامنے دنیا کی ساری بادشاہیاں کوئی ہیئت نہیں رکھتیں۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ آپس میں محبت کیا کرڈا اور یہ باہمی محبتِ اللہ کی رضا کلیعے ہی ہونی چاہیے۔ قیامت کے دن جبکہ نفسانی کا عالم ہو گا کوئی کسی سے دوستی نہیں کر سکے گا۔ سوائے مقنی لوگوں کے کیونکہ انکی دنیا میں بھی محبتِ رضاۓ الہی کلیعے ہو گی اس لیے انکی محبتیں قیامت کو بھی قائم رہیں گی۔

آپ قرآن کی اس آیت

الاخلا، يومئذ بعضهم لبعض عدو الالمقون

ترجمہ: کہ قیامت کے دن لوگ ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیز گاروں 144 کے۔

آپ ترجمہ اپنے مخصوص انداز میں فرماتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی محبت کو ضائع نہیں کرتا۔ آپ کثرت ذکر کی ہمیشہ تلقین فرماتے ہیں۔ کیونکہ ذکر و فکر اور مراقبہ میں سستی کرنے سے پہلے دل پر زنگ چڑھتا ہے پھر یہ بالکل غافل ہو جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کامل اور باعمل ولی جو صاحب منزل ہو بیعت کر کے اسکی صحبت اختیا ر کرنے سے ہیں منزل ملتی ہے۔ اس کے بغیر راستہ بہت مشکل ہی نہیں بلکہ منزل کا حصول ناممکن ہے۔ کیونکہ راستے میں خطرات نفس اور خطرات شیطان موجود ہے۔ جن سے بچنا باعمل اور کامل مرشد کی صحبت کے بغیر بہت ہی مشکل ہے۔

جو ولی کامل اور مرشد کامل کی صحبت اختیار کرتا ہے۔ وہ فضل الہی سے نفس اور شیطان کے دھوکوں اور شیطان کے کمر و فریب سے نجی جاتا ہے۔ ولایت ایک خاص شان ہے جو اللہ تعالیٰ صابر و شاکر اور رضائے الہی پر راضی رہنے والے مومنین کو عطا فرماتا ہے۔

## شعور

دنیا میں انسان اور باقی مخلوقات میں فرق شعور کا ہے۔ سمجھ تو باقی مخلوقات میں بھی ہوتی ہے۔ لیکن شعور یا آگہی حاصل نہیں ہوتی۔ شعور یا آگہی علم کو عمل میں بدلنے کا نام ہے۔ انسان مختلف حسون یعنی سننے دیکھنے اور محسوس کرنے سے معلومات اخذ کرتا ہے۔ اور علم حاصل کرتا ہے لیکن یہ علم عمل میں ظاہر نہیں ہوتا یا دوسرے لفظوں میں اس کا ادراک نہیں ہوتا۔ لیکن جو علم یا بات دل میں اتر جائے اس پر عمل ہو جاتا ہے۔

عام مثال ہے کہ ایک چھوٹا بچہ جب بھی گندگی میں ہاتھ ڈالتا ہے تو نفرت نہیں کرتا

کیونکہ اس کی عقل یا سمجھ میں اس گندگی سے نفرت نہیں آتی۔ وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ ہاتھ سے محسوس کرتا لیکن گندگی کو گندگی نہیں سمجھتا۔ مگر جب ماں ہر وقت شور ڈالتی ہے۔ اودہ ہو گندہ.....، اور فوراً دھوڑلتی ہے تو اس کی عقل میں یہ بات سامنے جاتی ہے کہ یہ بڑی چیز ہے۔ اس کے بعد وہ ابھی بول نہیں سکتا۔ لیکن جو نہیں اس ہاتھ گندگی سے لگتا ہے وہ اپنی ماں یا جو بھی کوئی بھی دیکھے بھال کرنے والا ہوتا ہے۔ اسے اشارہ سے متوجہ کرتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟۔

اس کی وجہ سے کہ منع کرنے کی تحریر سے اسے یہ آگئی حاصل ہو گئی کہ یہ بڑی چیز ہے۔ اگر اسے یہ سمجھ یا علم نہ دیا جائے تو اسے گندگی کی پہچان نہ ہو۔

غور کیجئے۔ کیا ڈاکٹر کو معلوم نہیں کہ سگریٹ نوشی کے کیا کیا نقصانات ہیں۔ مثلاً پھیپھڑے خراب کرتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھاتی ہے۔ خون کی نالیاں تنگ کرتی ہے۔ فالج کا سبب بنتی ہے حتیٰ کہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے سرطان بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی بہت سارے ڈاکٹرز سگریٹ پیتے ہیں۔ اگر کسی ڈاکٹر کو ہلکا سا ہارت ایک ہو جائے تو اسے دل سے یقین ہو جائے گا کہ یہ سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہے۔ پھر فوراً سگریٹ نوشی ترک ہو جائے گی کیونکہ یہ بات دل میں اترگئی ہے۔ اب علم میں ظاہر ہوا ہے یعنی شعور حاصل ہو گیا ہے۔ کس وقت؟ ..... جب "اندر" خبر لگی۔

اب دیکھئے آج کے ترقی یافتہ دور میں علم (دنیاوی اور دینی) عام ہے۔ لیکن عمل کا فقدان ہے۔ وجہ؟۔ علم تو ہے لیکن اس کا ادراک نہیں یا شعور حاصل نہیں۔ مثال کے طور پر گناہ کا پتہ ہے لیکن اس سے نفرت نہیں۔ آج کل کے دور میں سب کو معلوم ہے کہ نماز پڑھنا فرض ہے۔ ایک نہماز قصداً قضا ہونے کی صورت میں 2000 سال کا عذاب ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر اوقات نماز چھوٹ جاتی ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ ہمیں

نماز کی فرضیت کا علم تو ہے لیکن اس کا ادراک حاصل نہیں۔ بالکل اسی طرح کسی کی ڈیوٹی رات کو گیٹ پر کھڑے ہونے کی ہے تو اس کا دل چاہے یا نہ چاہے اسے رات کو گیٹ پر کھڑا ہونا پڑے گا۔ بھلا اسے یہ یوں بنجے، ماں باپ وغیرہ یاد آئیں اسے اپنی ڈیوٹی پوری کرنی ہوگی۔ کیونکہ اس نے اپنی ڈیوٹی کو تسلیم کر لیا ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ اگر ہم نے اللہ کو رب تسلیم کر لیا ہوتا تو آج اس کے حکم سے نافرمانی کی جرأت کیسے کرتے۔ اگر ہمارے ”اندر“ خبرگی ہوتی تو ہماری زندگی ان شریعت کے مطابق ڈھلن چکی ہوتیں۔

اس کی مثال اس طرح دیکھی جاسکتی ہے۔ کہ ایک پھانسی کا مجرم ہوا سے یہ معلوم ہو گیا ہو کہ مُھیک تین دن بعد اسے پھانسی دی جائے گی تو اس کی نیند بھوک پیاس وغیرہ اڑ جاتی ہے۔ کیونکہ ان اس کے ”اندر“ یہ خبرگی چکی ہے۔ حالانکہ اس کی موت ان تین دنوں سے پہلے بھی آسکتی ہے۔ لیکن اسے اس حقیقت کا اندازہ نہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ معاشرہ سنورتا اس وقت ہے جب لوگوں کو شعورِ نصیب ہو جب دلوں میں بات پختہ ہو، جب برائی سے نفرت اور نیکی سے رغبت ہو۔ اب یہ بات کیسے حاصل ہو؟۔ اس کے لیے ضرورت ہے باعمل صحبت کی جس کے اندر شعور پختہ ہو جو بات کرے تو اس طرح کے دوسرے کے دل میں اتر جائے۔ کیونکہ وہ خود اچھی طرح متفق ہوتا ہے۔ دل سے یقین رکھتا ہے اور ”حقیقت“ اس پر آشکار ہوتی ہے۔ اس لیے وہ ”حقیقت“ بتا سکتے ہے۔ جیسے درج بالا مثال میں ڈاکٹر جسے ”خبرگی دل کی“ تھوڑا سا ہارت ہوا سگریٹ نہ صرف چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی چھڑانے کی تلقین کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں سگریٹ نوشی کے نقصانات کی بات سماں گئی ہے۔ ایسی باعمل ہستیاں جن کے دل پر حقیقت آشکار ہوتی ہے ان کی صحبت دوسروں کو بھی

حیث سے نوازتی ہے۔ وہ ایمان ہو یا کچھ اور یہی دلیل ہے کہ صورت ایمان تو مل جاتی ہے۔ لیکن حقیقت ایمان میسر آتی ہے کسی ”ولی اللہ کے سینہ مبارک“ سے۔ آج ضرورت ہے کہ انہی ہستیوں کی جن کی صحبت اکیرا اور نظر کیمیاء انسانوں کو ایسا شعور عطا کرے جو انہیں بامل کر دے۔ نبی پاک ﷺ کا اس دنیا میں آنا اسی تذکرے ہی کے لئے تھا۔ یہی تصوف کا منبع اور روح ایمان ہے یہی تو ”احسان“ ہے۔

آپ ﷺ کی امت میں ہر سال بعد معاشرے میں تجدید ایمان کے لیے خداوند قدوس اپنی برگزیدہ اور پیاری اور بزرگ ہستیاں جلوہ افروز کرتے ہیں جنکی صحبت کی بدولت شعور نصیب ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں اخندزادہ سیف الرحمن مبارک جیسی نابع روزگار ہستی ایک روشن دلیل ہے جس کے دامن سے وابستہ لاکھوں بے عمل انسان باشمور ہو کر عمل سے بہرہ در ہوئے۔ آپ کے ہزاروں خلفاء میں ایک روشن ستارہ حضرت میاں محمد سیفی مبارک ہیں جن کی صحبت میں بیٹھنے سے حقیقت ایمان نصیب ہوتی ہے۔ آپ مبارک اکثر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شعور عطا کرے۔ (آمین)

## عادت

ہر شخص کی کوئی نہ کوئی عادت ہوتی ہے۔ کسی کو جھوٹ بولنے کی، کسی کو کم تولنے کی کسی کسی کو سُکریٹ پینے کی، کسی کو شراب نوشی کی، اسی طرح بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے نماز پڑھنے کی، بعض کو قرآن پڑھنے کی، بعض کو وعظ و نصیحت کرنے کی۔

عادتیں اچھی بھی ہوتی ہیں اور بُری بھی۔ اچھی عادتیں انسان کی شخصیت کو معاشرے میں نیک نامی بخشتی ہیں اس کی عزت و ناموری میں اضافے کا باعث بنتی ہیں جبکہ بُری عادتیں انسان کی شخصیت کو رسائے زمانہ بنا کر اسے تباہ اور برباد کر دیتی ہیں۔

## عادت کیا ہے؟

عادت کسی کام کو بار بار کرنے کا نام ہے

عادت اگر اچھی پڑے جائے اور وہ اس کی فطرت ثانیہ بن جائے تو وہ انسان کی زندگی کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ لیکن اگر وہ محض تکلف اور تصفع سے ہو تو اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں بس وقت وہ وہ اور تعریف کا سبب بنتی ہے۔ مثلاً ایک آدمی نماز کا پابند ہے اور وہ نماز محض عادتاً نہیں پڑھتا ہے بلکہ اس نماز سے اس کی سیرت و کردار پر اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں تو پھر وہ نماز صحیح ہے جو منشاء الہی ہے اور محض نماز ہی ہے جسے وہ پڑھ کر آ جاتا ہے تو وہ بس ایک عام عادت ہی ہے۔ یہ نماز غفلت کی نماز ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں وعید آئی ہے۔

فویل للصلیبین الذین هر عن صلوٰۃٍ ساہون

اس سے لوگ اسے نیک پابند صلوٰۃ تو کہیں گے یعنی دنیا میں شہرت کا باعث تو ہو گا لیکن آخری اور حقیقی فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔

لیکن اگر نماز میں اسے خشیت الہی حاصل ہوتی ہے اور اس نماز کی ادائیگی سے اس کے افعال و کردار پر ثابت اثرات دکھائی دیتے ہیں تو یہ نماز حقیقی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ذکر کرتا ہے اور وہ اس کی طبیعت میں اس طرح رج بس گیا ہے کہ بلا تکلف وہ ذکر کی کیفیت میں رہتا ہے اور اس کو دائیٰ ذکر حاصل ہو جاتا ہے تو یہ عادت وہ اچھی عادت ہے جس کو اخلاق حسنہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

## خلق:

خلق اس عادت کو کہتے ہیں جو بلا تکلف اور بلا تصفع ہو مومن کی شان یہ ہے کہ ذکر الہی

اس کے رُگ و ریشہ میں سما جائے اور وہ ہر لمحہ یادِ الٰہی میں مست رہے اسی کیفیت کو قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

### درجاللَا تلَمِّيْهِمْ تجَارَةً وَلَا يَبْعَثُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ

یعنی میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو میری محبت سے اس قدر سرشار ہوتے ہیں کہ دنیاوی کاروبار اور دنیاوی دھنے انہیں میری یاد سے غافل نہیں کرتے اور اگر انسان کو یہ دنیاوی چیزیں اور مال و متعہ اور اولاد یادِ الٰہی سے غافل کر دیں تو یہ باعث ہلاکت ہے اور باعث خرمان ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

**يَا يَهُوا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَلْهِمُكُمْ رَأْيُ الْكُفَّارِ وَلَا أَوْلَادُكُمْ رَأْيُ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَ**

**مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَإِنَّ لَنَكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝**

یادِ الٰہی کی لذت اور چاشنی جب بندہ مومن کو حاصل ہونے لگتی ہے اور وہ اس کی حلاوت کو چکھ لیتا ہے تو وہ پھر ایک لمحہ بھی اس کے بغیر رہ نہیں سکتا، محبتِ الٰہی اسے بر لمحہ بے چین رکھتی ہے۔ اور وہ اپنے مالک حقیقی کی یاد کی مala ہر وقت چتارہتا ہے۔ یعنی یہ اس کی فطرت ثانیہ اور عادت بن جاتی ہے۔

اس کے دماغ اور اس کے وجدان کی سوئی ہر وقت قطب نما کی طرح اپنے رب کی طرف لگتی رہتی ہے۔ یہی مومن کی زندگی کا مقصد و حید ہے۔

لیکن یہ باتِ ذہن نہیں رہے کہ یہ کیفیت انسان خود اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک کسی مرد کامل کی نگاہ نہ ہو اور تزکیہ نہ ہو اور تزکیہ نفس اپنی ذات کا خود کرنا بھی بہت ہی مشکل کام ہے۔ اور یہ خود بخود سن کر یا کرتا میں پڑھ کر نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو ربِ قدوس صرف قرآن مجید کو ہائل کر دیتا اسے اپنے نبی کو مزکی بنا کرنے بھیجنا پڑتا۔ لیکن اللہ نے اپنے نبی کو پہلے بھیجا اور کتاب بعد میں۔ اور پھر اپنی کتاب میں اپنے

پیارے رسول ﷺ کے فرائض منصبی میں تزکیہ نفس بھی شامل فرمایا۔ رسول خدا ﷺ نے صحابہ کرام کا نگاہ نبوت سے تزکیہ کیا، جس کی وجہ سے وہ ہر وقت یاد الہی کی کیفیت اور ذکر خدا کی کیفیت میں رہتے تھے جس سے انکی سیرت و کردار میں عظیم تبدیلی رونما ہوئی۔ آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین نے یہ کام کیا اور پھر ہر زمانے میں ایسے اولیاء کاملین کے ذریعے یہ کام ہوتا رہا۔

الحمد للہ آج بھی اس پر فتن دور میں ایسی تابعہ روزگار ہستیاں موجود ہیں جنکی نگاہ کیا سے آج بھی تزکیہ نفس ہوتا ہے اور داعی ذکر کی کیفیت جاری ہو جاتی ہے۔

محمد دعصر حاضر محبوب سجاد اخوندزادہ سیف الرحمن پیر ارجمند مبارک اور آپ کے خلفاء کرام اپنی نگاہ پاک سے دل کی دنیا بدل دیتے ہیں ان کی بارکت محفل میں بیٹھنے والا غافل بھی اللہ کے فضل و کرم سے ذاکر اور بد اعمال شخص بھی نیک خصال اور نیک اعمال ہو جاتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں ایسی مبارک ہستیوں کی پاک محفل میں بیٹھنے اور ان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشنے۔ (آمین)

## پیغامِ محبت

خداوند قدوس روؤف الرحیم کی ذات مقدس توہیش سے ہے اور باری تعالیٰ اپنی کبریائی پہچان اور تعریف خود ہی فرماتا ہے اس نے چاہا میری پہچان ہو یہ اس نکی اپنے لیے محبت تھی اس لیے رب لم یزل نے حضور نبی اکرم ﷺ کا نور تخلیق کیا چونکہ آپ ﷺ کو محبت کامل و مکمل سے بنایا گیا تھا تو خود ہی فرمایا لولاک لاما خلقت الانقلاب آپ کو اپنی پہچان اور نام عطا کیا اس لیے آپ محبوب خداوند کریم ہوئے اور خداۓ وحدہ لا شریک نے اپنی صفات آپ ﷺ میں سودیں۔ ملاحظہ ہو آپ ﷺ بھی روف

آپ ﷺ بھی رحیم۔ مگر باری تعالیٰ کی صفات ذاتی اور آپ ﷺ کی عطائی۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اس پیار سے آپ ﷺ کے دل میں محبت خداوندی جس قدر پیدا کی اس کی مثال اور حد ہوئی نہیں سکتی کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ تحقیق ہی محبت تھی جو خداوند کریم کی نسبت رکھتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی ہر صفت اس کی ذات کی طرح لا محدود ہے۔ آپ ﷺ کو چونکہ انسانی جامے میں بھیجا گیا اسی کے صدقے سب انسان اشرف کہلانے اور اب یہ محبت نبی اکرم ﷺ کے دل میں کیا پیدا کرتی ہے؟ عاجزی، شکر، تسلیم، رضا، بندگی، حلم، سخا، وفا، غرضیکہ ہر صرف تم کے اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاق جو اگر بیان کریں تو دنیا کی سیاہی اور کاغذ ختم ہو جائیں اور مدعا ادھورا رہے۔ خود قرآن عظیم الشان ہر لحاظ سے اسوہ حسنہ پر دلیل ہے۔

### وانک لعلی خلق عظیم

ترجمہ: اور بے شک آپ خلق عظیم پر ہیں۔

دوسری طرف دیکھئے جب آدم علیہ السلام کا پتلا بنایا گیا اور بجدے کا حکم دیا گیا جس کے نہ ماننے سے ابھیں شیطان اور ملعون ہوا۔ خداوند قدوس نے پوچھا "تھیں کیا چیز مانع تھی سجدہ کرنے میں؟" یہ نہیں کہا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ بلکہ یہ کہا کہ کیا چیز تھی تھی مقصد یہ ہوا کہ جب باری تعالیٰ ارادہ کرے تو چیز کا کام ہے ہونا۔ کیا وجہ تھی شیطان کیوں ساجد نہ ہوا؟

اس کے دل میں پیدا ہوئی نفرت "یہ مٹی گارے کی چیز" اس نفرت نے جنم دیا "ستکبر"..... میں آگ سے بنا ہوں میرا مادہ اچھا ہے۔ جب وہ اس عمل کی وجہ سے درگاہ ایزو دی سے ملعون ہوا تو اس کے دل میں بوجوہ "نفرت" حسد، کینہ، بعض اور ایسے ہی برے اخلاق پیدا ہوئے۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ محبت جنم دیتی ہے

اعلیٰ اخلاق کو اور نفرت مبغی ہے برعے اخلاق کا۔ یہی محبت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حضرت ابو مکر و عمرؓ کو کہاں سے کہاں لے گئی اور نفرت دوسرے عمر کو جو رشتہ میں چلا بھی ہے ابو جہل بن اگری۔ یعنی ”محبت اولیاء کرام“ حقیقت ایمان سے آتی ہے اور نفرت شیطانی شر ہے جس کا انعام برائی کو جنم دیتا ہے۔ اسی لیے اللہ والے کہتے ہیں۔ معاملات میں دوسرے کا خیال رکھا کرو اور اگر کوئی اعتراض یا نکتہ چینی آئے تو اپنے نفس پر کیا کرو یہی پیغام محبت ہے جو جہاں تک پہنچے۔

### اخلاص

کسی کام کو خلوص نیت سے کرنا اور اس کا صلنہ چاہئے کا نام اخلاص ہے۔ یعنی کہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے تو صلنہ کی پرواہ نہ کرے۔ صرف اس لیے عبادت کرے کہ خداوند قدوس ہے ہی عبادت کے لائق اور بندے کا کام ہی خلوص نیت سے عبادت کرنا ہے۔

بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے کئی سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کی۔ خداوند قدوس نے اس کے اخلاص کو فرشتوں کے سامنے ظاہر کرنے کے لیے اس بندے کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ جس نے اسے جا کر کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تو جس قدر بھی عبادت کرے گا بلا آخر دوزخ میں ہی جائے گا۔ (اگر عبادت میں ریا کاری کو غلب دیا)

اس بندے نے جواب میں کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور بندے کا کام ہے کہ وہ اپنے مالک کی عبادت کرے معبود حق کی شان الوہیت اور اس کے فیصلے کو صرف وہی جان سکتا ہے اس لیے میں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرتا۔

رہوں گا۔ اس فرشتے نے دربار خداوندی میں عرض کی کہ اے علیم و خبیر خدا تیرے بندے نے جو کہا ہے تو وہ معلوم کر چکا ہے۔ خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا کہ جب میرا کمزور بندہ اس قدر اپنے عزم میں پختہ ہے تو میں معبد او ر قادر خدا ہو کر کیوں اس سے منہ موڑوں گا۔ میں تم کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی۔

ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریؓ، حضرت حسنؓ، حضرت مالک بن دینارؓ اور حضرت ابراہیم بن ادھمؓ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے کہ دوران گفتگو اخلاص پر بات چل نکلی، حضرت رابعہ بصریؓ نے دریافت کیا کہ اخلاص کے کیا معنی ہیں۔ حضرت حسن بصریؓ نے جواب دیا کہ اخلاص کے معنی یہ ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تکلیف آئے تو صبر کرے۔ حضرت رابعہ بصریؓ نے کہا کہ اس میں تو خودی کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ حضرت مالک بن دینارؓ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصیبت آئے تو ”شکر“ کرے، حضرت رابعہ نے فرمایا یہ تو صبر سے بھی دو قدم آگے ہے۔ اس میں صلنے کی تمنا پائی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم نے کہا کہ جب اللہ کی طرف سے تکلیف آئے تو خوشی کا اظہار کرے۔ اس پر حضرت رابعہ بصریؓ نے فرمایا نہیں۔ اخلاص کا مفہوم یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی عبادت میں اس قدر محبو ہو جائے کہ اسے تکلیف یا خوشی کا احساس تک نہ ہو۔ وہ ہر وقت متوجہ الی اللہ ہو۔

باقی بزرگوں نے پوچھا کہ یہ کیسے ممکن ہے۔ حضرت رابعہ بصریؓ نے کہا کہ سورۃ یوسف کے مطابق جب حضرت یوسفؓ خواتین مصر کے سامنے آئے تو انہوں نے یوسف میں بے خود ہو کر اپنی انگلیاں تک کاٹ لیں اور انہیں اس تکلیف کا احساس تک نہ ہوا اس طرح حسن حقیقی میں سیرت اور خلوص نیت والے بندے کو تکالیف مصائب غم یا خوشی کا احساس کس طرح ہو سکتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ سے کسی نے سوال کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا آپؐ نے فرمایا کہ صرف محبت مصطفیٰ ﷺ میں اخلاص کی وجہ سے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ نے آپؐ ﷺ سے دریافت کیا کہ کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں سے بھی زیادہ ہیں؟ آپؐ ﷺ نے فرمایا ”ہاں عمرؓ کی“ حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ اور میرے بابا جان کی؟ آپؐ ﷺ نے فرمایا ؟ ابو بکر کی غار ثور کی ایک والی رات نیکیاں آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں“ ..... یہ صرف اس وجہ سے تھا کہ اس رات حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اخلاص محبت اور خدمت کے ساتھ محبت مصطفیٰ ﷺ اختیار کی تھی یہ سب نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا کمال تھا۔

نبی پاک ﷺ کی دنیا میں آمد کا مقصد ہی سینوں کو حسد، بغض، اور ریا کاری سے پاک کر کے اخلاص پیدا کرنا اور نفوس کا تزکیہ کرنا تھا۔ اولیا کا نہیں جو نبی پاک ﷺ کے پوری طرح تالیع ہوتے ہیں ان کی نسبت بھی آپؐ ﷺ کے ویلے سے تزکیہ اور تربیت نفس کرتی ہے۔

آج کے دور میں ضرورت ہے عبادتوں میں اخلاص پیدا کرنے کی اور یہ پیدا ہوتا ہے کسی ولی کامل کی صحبت کاملہ سے، اگر انسان کسی ولی کامل کی صحبت میں محبت اور ادب سے بیشتر تو اس کی باطنی صفائی ہو جاتی ہے۔ اس کے دل سے ریا کاری حسد بغض اور تکبر وغیرہ نکل جاتے ہیں اور اخلاص پیدا ہو جاتا ہے جو تمام عبادتوں کی روح ہے۔

یہ ہماری خوش بخشی ہے کہ آج کے اس دور پر فتن میں ہمیں حضرت اخند ذا دہ سیف الرحمن اور حضرت میاں محمد سیفی جیسے روشن ضمیر اور نابغہ روز گار اولیائے کاظمین کی صحبت نصیب ہے جو انسان کو کھونٹے سے کھرا بنا دیتی ہے۔ سرکار میاں محمد سیفی اخلاص کے ضمن میں اکثر اس کلام کا حوالہ دیا کرتے ہیں۔

جے رب ملدا نہ اتیاں دھوتیاں  
 ملدا ڈاں مجھیاں ہےوا  
 جے رب ملدا لمیاں والاں  
 ملدا بھیڈاں سیماں ہے  
 جے رب ملدارات جگ راتیں  
 ملدا کال کڑھیاں ہےوا  
 باہے ورب انہاں ندوں ملدا  
 نیتاں جنہیاں دیناں سمجھیاں ہےوا  
**ادھورانہ ..... بلکہ پورا**

یہ اصول نظرت ہے کہ کوئی کام جب تک پورا نہ ہو مکمل نہ ہو اس کام کی افادیت ختم ہو کر رہ جاتی ہے۔ ادھورا جانے والا کام اپنی شکل اور ماہیت سے بھی وہ تاثر قائم نہیں رہ پاتا جو تاثر مکمل کام کرتا ہو۔

عام گھر کی مثال سب کے سامنے ہے گوشت، بیزی، یا کوئی بھی ایسی چیز جب تک مکمل طریقے سے پک کر تیار نہ ہو کوئی کھانے کو تیار نہیں ہوتا۔

درزی کو اگر کوئی کپڑا سلاٹی کے لیے دے دو اس کی مرضی سے کم یا زیادہ کردے تو بات کپڑے کی قیمت کی واپسی ہوتی ہے کیونکہ کپڑا مکمل سلاٹی اس نے نہ کیا۔

زمیندار فصل کو بونے سے پہلے اور بعد میں مرحلہ وار تیاری کرتا ہے تب جا کر فصل تیار ہوتی ہے۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو پوری کائنات کا خالق و مالک ہے اس نے دنیا

میں مکمل زندگی بس رکنے کے ایک نظام اور ایک طریقہ کار عطا کیا اس طریقہ کار پر عمل  
کے لیے حکم فرمایا۔

بِالْيَهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ خَلُوَا فِي السُّلْطَنِ كَافِةٌ

اے اہل ایمان اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

منافق دل سے ان احکامات کو تسلیم کرنے سے گریزاں رہتا ہے وہ بظاہر مسلمان مگر  
تقویت اسلام کے مخالف دیتا ہے اس لیے وہ کفار سے بھی زیادہ عذاب کا مستحق ہے۔

أَنَّ الْمُنْفَقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

مُنْفَقِينَ جَهَنَّمَ كَمْ سَبَ سَبَرْ سَبَرْ درج میں ہوں گے۔

اسکی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جو دون مختلف نظریات کی حامل جماعتوں کے جنڈے  
اپنے گھر پر ایک وقت میں لگا کر ان سے وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ نتیجہ یہ لکھتا ہے کہ  
دونوں جماعتوں اسے قبول نہیں کرتی۔

قرآن فرماتا ہے۔

مَذَبَّذِيَّينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا لِي هُولَاءِ وَلَا إِلَيْهِمْ هُولَاءِ

اس کا ترجمہ اس شعر کی صورت میں یوں ہوا ہے۔

نَهْ خَدَا هِيَ مَلَانَه وَصَالَ صَمْ

نَهْ ادْهَرَ كَرَهَ رَهَنَه وَصَالَ صَمْ

یا پھر!

وَهُوبِي كَمَكَتَانَه گھر کانه گھاث کا

کوئی شخص اگر کسی ادارے، فرم یا ملکہ میں نوکری کرے تو جب تک اس کی شرائط و  
ضوابط پر پورا نہ عمل کرے اسے نوکری سے بکدوش کر دیا جاتا ہے۔ عورت بھی کسی کے

نکاح میں آئے تو نکاح کے تقاضے پورے کرنا اس کے لیے ضروری ہوتا ہے تب ہی گھر کا نظام خوش اسلوبی سے چل سکے گا پھر وہ گھر کی مالکہ کہلاتی ہے۔

جدوں ہوندی اے اکودردی

ادوں بن دی اے مالک گھردی

ہم دنیا کے کام مکمل چاہتے ہیں منافقت نہیں چاہتے کیا ہم نبی ﷺ کی غلامی کو ہی صرف ادھورا قبول کر کے مسلمان کہلوانا چاہتے ہیں ہم نبی ﷺ کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلائے نبی ﷺ کے احکامات قبول نہ کرنے سے ہم منافق نہ کہلائیں گے؟  
اس کے بارے میں کبھی ہم نے غور کیا؟

دورگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا

یا سراسر موم بن یا مش سنگ ہو جا

کیونکہ اتباع کرنے والے ہی پورے مومن کہلاتے ہیں رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَا يوْمَنْ أَحَدْ كَمْ حَتِيْ يَكُونْ هَوَاءْ تَعَالَى مَا جَنَّتْ بِهِ  
وَهُنَّ خُصْصٌ كَالْإِيمَانِ وَالآنْبِيَاءِ هُوَ سَكَّةُ جَبَّ تِكَّ اپنی خواہشون کو اس کے تابع نہ کر دے جو میں لے کر آیا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من يطع الرسول فقد اطاع الله

جس نے میرے رسول ﷺ کی اطاعت کی دراصل اس نے میری اطاعت کی۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمیں ان باتوں کا علم تو ہے مگر عمل عنقاء ہے۔ دراصل وجہ انذر کی خرابی روحؑ کی بیماری، عشق و محبت کا نہ ہونا یہ بیماریاں بڑھتی رہیں گی جب تک دل راغب نہ ہوں اور دل کو درست کرنے کے لئے ضروری ہے کسی ایسے مرد کا مل

کی جو اس دل کو شیشے کی طرح مصفلہ کر دے۔ پچھڑوں کو رب سے ملا دے برائیوں سے نفرت کا جذبہ پیدا کرے اور من کو اجلاء کر دے۔

انسان کا جسم بیمار ہو تو وہ علاج کے لیے لگ دو کرتا ہے کبھی ایک ڈاکٹر کے پاس کبھی دوسرے کے پاس اس سے بھی اطمینان نہیں ملتا تو یہ وہ ملک علاج کے لیے جا پہنچتا ہے یہ سب کچھ چند روزہ سکون کے لیے ہے مگر جب روح پرواز کر جاتی ہے تو پھر اس کا علاج نہیں کرتا۔ باطن سے تعلق رکھنے والی چیزیں جیسے نفتریں کدو ریں تکبر حسد کینہ اور بغضہ جیسی بیماریوں کا کوئی علاج نہیں کرتا جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں بارگاہ الہی میں قبولیت عمل کے لیے بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ان چیزوں کو دور کرنے کے لیے باطنی علاج کرنے والے معالج کی ضرورت ہے ایک ایسے مرشد حق کی ضرورت ہے جو اسکے باطن کا تزکیہ کرے۔ حضرت رسول ﷺ کا یہی مقصد تھا۔

### دیز کیمرو بعلمہم الکتاب والحكمة

(رسول ﷺ) انہیں اندر سے پاک (تزکیہ نفس) کرتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

اس تزکیہ کا اثر ہمیں مواخات مدینہ میں دکھائی دیتا ہے۔ جب کمی و مدنی مسلمان بھائی چارے کے بندھن میں ایسے بندھ گئے کہ جائیدادیں مہاجرین کو دینے لگ گئے آج بھائی بھائی ان جائیدادوں کی وجہ سے دشمن ہے اصل وجہ دین سے دوری ہے۔ اس پرفتن دور میں ضرورت ہے اخلاق رذیلہ کو اخلاق حمیدہ میں تبدیل کرنے کی اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے رب نے ہمیں اس دنیا میں بھیجا۔

قارئین کرام! تاریخ گواہ ہے کہ اللہ کے مترب بندے جہاں گئے انکی قربت نے انسانی زندگیوں میں انقلاب کر دیا۔ لوگوں میں ایسی صفات پیدا کر دیں کہ محبت والفت

ان کے اعمال میں خود ظاہر ہونا شروع ہو گئیں۔

رسول اللہ ﷺ کے ظاہری پرده فرمانے کے بعد صحابہ کرام تابعین کرام "تیج تابعین اولیاء کرام" خصوصاً "رشد و ہدایت" کے اکابر مشائخ جیسے حضرت جنید بغدادی حضرت حسن بصری شیخ عبدال قادر جیلانی حضرت خواجه معین الدین چشتی حضرت امام ربانی مجدد الف هانی شیخ احمد سہنی اور حضرت داتا گنج بخش جیسی تابعہ روزگارہستیاں اپنے دور و رخداد سوچ اور چاند ہیں۔ انکی نظر کیمیاء اور صحبت لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کر دیتی اور باطنی توجہ لوگوں کو اسلام میں پورے کا پورا داخل کرتی رہی اور یہ تجدید دین کرتے رہے۔

یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا اور دنیا والوں پر یہ حقیقت آشکار ہو چکی ہے کہ عصر حاضر میں تجدید دین میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ سے وابستہ سالکین سب سے زیادہ شریعت کے پابند اور دین میں کامل طور پر داخل نظر آتے ہیں۔ یہ تجدید اس سلسلہ عالیہ کے اکابرین کی مر ہون منت ہے۔

استاد کی قابلیت اس کے شاگرد میں نظر آتی ہے۔ کارگیر کا کام اسکی مہارت کا ثبوت ہے اور دنیا کے کوئے گونے میں اتباع شریعت کے پابند اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کے سالکین نمونہ بن کر اسلام کی حقانیت کا اعلان کر رہے ہیں۔ جو ہمارے سلسلہ کی اسلام سے وابستگی کی روشن دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کاملین شیوخ کی کامل اتباع صحیح معنوں میں دین کی سمجھ اور اسلام میں پورے کا پورا داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اور ان کے فیض و برکات کو تاقامت چاری و ساری رکھے۔ (آمین)

## مقصد بیعت

ہر شخص جو بھی کام کرتا ہے اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ جو کام اعلیٰ نصب اعین کے حصول کے لیے کیا جائے وہ کام بھی دوام پا جاتا ہے۔ اور کام کرنے والے کو بھی حیات جاوہاں بخش دیتا ہے۔

دور حاضر میں لوگ پیر صاحبان کے پاس بیعت ہوتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میرے کاروبار کیلئے دعا کریں کوئی اس لیے آتا ہے میری بھنسیں یہاں ہے ٹھیک ہو جائے۔ کوئی آتا ہے فلاں فلاں کام گزرے ہوئے ہے وہ ٹھیک ہو جائیں اکثریت دنیا کے حصول نیلے آتے ہیں اور دنیا ہی کے طلبگار ہوتے ہیں۔

حالانکہ بیعت کا اصل مقصد اصلاح نفس ہے۔ یہ نفس جوانسان کو بے را و روی کا شکار کر دیتا ہے یہ صحیح ہو جائے اور یہ احکام خدا اور سنت مصطفیٰ ﷺ کا پابند ہو جائے۔ کوئی شخص اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے استاد کا حکم نہ مانے۔ اگر مریض ڈاکٹر کا کہنا نہ مانے اور اس کی ہدایات پر عمل نہ کرے۔ وقت پر دوائی نہ لے اور ڈاکٹر کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پرہیز نہ کرے وہ مریض کبھی صحت مند نہیں ہو سکتا۔

اگر مرید اپنے مرشد کا طریقہ نہ اپنائے اور ان کے احکام پر عمل نہ کرے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ اپنے مرشد کا عقیدہ اور طریقہ اپناؤ کامیابی اسی میں ہے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

بِالْيَهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَمِ كافة

ترجمہ: کہ اے ایمان والوں! پورے پورے دین میں داخل ہو جاؤ۔

بیعت کا مقصد پورا پورا شریعت مطہرہ کا پابند ہونا ہے کامل مرشد کا دامن مضبوطی سے تمام لینے سے ایمان کی چھٹی ہوتی ہے۔ جب ایمان پختہ ہو جاتا ہے تو شریعت مطہرہ پر عمل آسان ہو جاتا ہے صرف آسان ہی نہیں ہوتا بلکہ اس پر عمل کرنے میں وہ لطف اور سرو محسوس کرتا ہے۔

بیعت کا مقصد مرید کے اندر کی صفائی ہے اور اندر کی دنیا ٹھیک کرنا ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ نے فرمایا ہے

ایسا مرشد نپئے جیزا دھوئی واگلوں چھٹے ہو

نال نگاہ دے صاف کرے نہ پاوے صابن بھی ہو

اوپر کی صفائی کرنا آسان کام ہے اور ہر شخص کر لیتا ہے لیکن اندر کی صفائی بہت مشکل کام ہے۔

رسول ﷺ کا فرمان ذی شان ہے۔

الا ان فى الجسد لمضخة فإذا صلت صلت صلح الجسد كله وإذا

فسدت فسدت الجسد كله الا وهى القلب۔

ترجمہ: خبردار جسم کے اندر ایک گوشت کا لوٹھرا ہے۔ جب وہ صحیح ہو جائے تو سب بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سب جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار جان لو وہ دل ہے۔

نفس اور شیطان کے طبعیت پر حیلے والا کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قرآن و رحمان کے طریقے پر چلنے والا ہی ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔

الله تعالى ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

مرید کا کام ہے مرشد سے رابطہ رکھے۔ اس کے قریب رہے اس سے محبت و عقیدت رکھے انشاء اللہ کا میا ب ہو جائے گا۔

اگر کوئی بچہ نہیں پڑھ سکتا تو وہ استاد کے قریب ہو تو پڑھ جاتا ہے۔

جہاز چلانا مشکل کام ہے مگر پائلٹ کے مشکل نہیں۔ ذکر مشکل ہے مگر مرشد کی صحبت میں مشکل نہیں۔ اصل چیز محبت ہے۔

ایک چھوٹے سے چھوٹا صاحبی بھی ساری دنیا کے غوث، قطب، اولیاء، ابدال سب سے فوکیت رکھتا ہے اس لیے کہ اس نے رسول ﷺ کی صحبت اختیار کی۔ ایمان کیا تھوڑے مصطفیٰ ﷺ کی زیارت کی جس کی وجہ سے یہ بلند مقام ملا۔ اگرچہ اس نے زیادہ عبادت بھی نہ کی ہوا رزیادہ جہاد وغیرہ بھی نہ کیا ہو۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

الله تعالیٰ ہمیں اپنے مرشد کامل کی زیادہ سے زیادہ محبت عطا فر.

سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق بخشنے۔ (آمین)

الله اللہ کرنے سے اللہ نہ بٹے

الله والے ہیں جو اللہ سے ملادیتے ہیں

”کشور ولایت کے تاجدار“

حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقدار جیلانی قدمیں نورانی شہباز لا مکان شیخ عبدالقدار جیلانی البغدادی ”کا نام عالم اسلام اور دنیاۓ تصوف میں ایک تابندہ ستارے کی طرح

ہے۔ آپ کی دین اسلام کے لیے کاوشوں اور عوام کی اصلاح کے لیے کوششوں پر تاریخ کے اور اق بھرے پڑے ہیں۔ آپ کا وجود اسلام کے لیے ایک باد بھاری تھا۔ جس نے دلوں کے ویران قبرستان کو پھر سے گلستان بنادیا۔ لامبی کے سہارے نیڑھا ہو کر چلتے ہوئے دین کو پھر سے جواں بنادیا۔ اسی وجہ سے آپ کو زمانے بھر کے علماء و صلحاء نے مجی الدین کا لقب دیا۔ بلاشک و شبہ آپ پر یہ لقب صادق آتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ کو بہت سے القابات سے نوازا گیا۔ کسی نے اپنی محبت کا اظہار محبوب سجانی کہہ کر کیا، کوئی شہنشاہ بغداد کے نام سے یاد کرنے لگا، کبھی دنیا شاہ جیلانی کے نام سے پکارتی، اور کروڑوں افراد شیخ الاسلام کہا کرتے۔

آپ حنفی سید ہونے کے ساتھ ساتھ مادرزاد ولی تھے شیر خواری کے دور میں بھی رمضان کا احترام کرتے ہوئے دودھ نہ پیتے اور بچپن ہی میں پارسائی کے اعلیٰ معیار پر پورا اترتے، آپ خوبصورت ہونے کی ساتھ ساتھ انہائی درجہ کے خوب سیرت بھی تھے۔ صدق، عدل، حیا، شرافت، شجاعت، دیانت غرض یہ کہ اخلاق کے تمام کے تمام اوصاف آپ میں بدرجہ اتم موجود تھے، علم کے شوق نے آپ کو بچپن میں ہی بھرت کرنے پر اکسایا اور آپ نے حضور ﷺ کی حدیث شریف "اطلبوا العلم ولو کان بالصین" پر عمل کرتے ہوئے اپنے گھر بار کو خیر باد کہا اور بغداد شریف کی راہ لی۔ تعلیم و تربیت سے فراغت کے بعد آپ نے چاہا کہ کسی جگل میں گوششینی اختیار کر لی جائے مگر اللہ تعالیٰ کے الہامی حکم سے دنیا کو راہ مستقیم پر گامزن کرنے کا ارادہ مصمم فرمایا اور متلاشیان حق کو حق شناسی کا گرسکھا پایا۔ یمن کثروں کافروں اور عیساؤں کو مسلمان بنایا۔ ہزاروں مسلمانوں کی اصلاح کی اور لاکھوں ڈاکوؤں چوروں اور زاہرزوں کو راہ راست پر لگایا۔ علامہ محمد بن سیحق قازی فیضی کتاب "قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبدالقدار رحمۃ"

اللہ علیہ، میں ایک جوے باز کی توبہ کا واقعہ لکھتے ہیں۔

کہ شریف بغدادی نے بیان کیا ہے کہ آپ کے پڑوں میں ایک شخص رہتا تھا جس کا نام عبداللہ ابن نقطہ تھا یہ شخص جواہر کھیلا کرتا تھا۔ ایک روز اس کے رفقاء نے بازی جیت کر اس کا سارا مال و اسباب اور گھر بار بیت لیا اب اس کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔ آخر میں اس نے اپنا ہاتھ کٹا دینے پر بازی کھیلی اور پھر ہار گیا، آخر چھری دیکھ کر گھبرا گیا اس کے ساتھی بولے یا ہاتھ کٹاؤ یا صرف یہ کہہ دو کہ میں ہارا اس نے یہ کہنا بھی گوارا نہ کیا، یہ لوگ پھر اس کا ہاتھ کاٹنے پر آمادہ ہوئے اتنے میں آپ نے مکان کی چھت پر چڑھ کر پکارا کہ عبداللہ! لو یہ سجادہ لے لو اور اس سے تم پھر بازی کھیلو اور یہ نہ کہنا کہ میں ہارا پھر آپ انہیں سجادہ دے کر تجدیدہ ہو گئے، لوگوں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ غرض عبداللہ ابن نقطہ نے آپ سے سجادہ لے کر پھر اپنے شرکاء سے بازی کھیلی اور جو کچھ مال و متاع و گھر بار ہار چکا تھا وہ سب کا سب اس نے واپس لے لیا اس کے بعد عبداللہ آپ سے دست مبارک پر تائب ہو گیا اور اپنا سارا مال و متاع را خدا میں خرچ کر دیا، ان کی روزانہ کی آمدی دو سو دینار ہو کرتی تھی۔ وہ سب کا سب انہوں نے خرچ کر دیا، انہیں کی نسبت آپ نے فرمایا کہ ابن نقطہ سب سے اخیر آئے اور سب کے ساتھ شریک ہو کر خاص لوگوں میں سے ہو گئے۔

حضور غوث پاک ”نے اپنی علمی و ادبی خدمات سے بھلکتی ہوئی مخلوق کو راہ راست پر لگا دیا، آپ اپنے وعظ و نصیحت میں موئی بکھیرا کرتے تھے جس کی جتنی استطاعت ہوتی وہ اتنے چن لیا کرتا۔ آپ ہفتہ میں تین مرتبہ وعظ فرمایا کرتے تھے، دو مرتبہ اپنے مدرسہ میں اور ایک مرتبہ اپنے مہمان خانہ میں، مجالس میں علماء، فقہاء اپنے دامن

پھیلائے ہمہ تن گوش بیٹھا کرتے نہ کوئی کھکارتا اور نہ ہی اپنی جگہ سے بلتا۔ آپ کی تقریر لکھنے کے لیے چار سو دو تین ہوا کرتی تھی۔ آپ اپنے وعظ میں مختلف علوم زیر بحث لاتے جب آپ فرمایا کرتے ”معنی الفال و عطفنا بالحال“ یعنی ہم نے قال سے حال کی طرف رجوع کیا تو سن کر لوگ تڑپنے لگے۔ منقول ہے کہ آپ کی مجلس میں اکثر دو تین آدمی مربھی جاتے اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ تڑپنے والے پر نقطہ چینی کرے۔ جبکہ آج اگر یہی کیفیت سلسلہ سیفیہ کی مجلس میں ہوتی ہے تو حضور غوث پاک ”کو اپنا مقتدا مانے والے لوگ سب سے پہلے اعتراض کرتے ہیں شاید وہ اس بات سے واقف نہیں کہ یہ فیض حضور غوث“ سے ہوتا ہوا حضرت خندزادہ سیف الرحمن مبارک تک پہنچتا ہے۔

شیخ جمال الدین ابن الجوزی کا ایک واقعہ ابوالعباس بیان کرتے ہیں کہ شیخ ابن الجوزی حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ترجمہ پڑھا رہے تھے قاری نے ایک آیت پڑھی اور آپ اس کی وجوہات بیان فرمائی شروع کر دئیں میں نے پہلی وجہ پر ابن جوزی سے پوچھا کہ آپ کو معلوم ہے تو انہوں نے کہا ہاں۔ یہاں تک کہ آپ نے اس آیت کرید کے متعلق گیارہ وجوہات بیان فرمائیں اور بر ایک وجہ پر ابن جوزی کہتے گئے کہ ہاں یہ وجہ مجھے معلوم ہے اس کے بعد آپ نے ایک اور وجہ بیان کی جس کی نسبت شیخ موصوف سے میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ وجہ مجھے معلوم نہیں، اسی طرح آپ نے پوری چالیس وجوہات بیان فرمائیں اور ہر ایک وجہ کو اس قال کی طرف بھی منسوب کرتے گئے اور آخر تک ہر وجہ شیخ موصوف کہتے مجھے اس علم نہیں، آپ کی وسعت علمی پر نہایت متعجب ہو کر کہنے لگے کہ ہم قال کو چھوڑ کر حال کی طرف رجوع کرتے ہیں ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُهُ“

الله“ ان کا کہنا تھا کہ مجلس میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا اور شیخ ابن جوزی نے وجد میں آکر اپنے کپڑے پھاڑ دالے۔ (فلاائد الجوهر فی مناقب شیخ عبدالقادر)

آپ نے وجد کے متعلق فرمایا کہ وجد یہ ہے کہ روح ذکر کی حلاوت میں اور نفس لذت کے طرب میں مشغول ہو جائے اور سر سب سے فارغ ہو کر صرف حق تعالیٰ کی ہی طرف متوجہ ہو۔ نیز وجد شراب و محبت الہی ہے کہ مولا اپنے بندے کو پلاتا ہے جب بندہ یہ شراب پی لیتا ہے تو اس کا دل محبت کے بازووں پر اُز کر مقام حضرت القدس میں پہنچ کر دریائے بیت میں جا گرتا ہے۔ اسی لیے واجد گر جاتا ہے اور اس پر غشی طاری ہو جاتی ہے۔

## مکمل قبولیت اسلام

اسلام ایک مکمل شابطہ حیات ہے یہ زندگی کے جملہ پہلوؤں میں مکمل راہنمائی کرتا ہے زندگی کا کوئی بھی پہلو اس نے تشنہ نہیں چھوڑا۔ خواہ مذہب ہو یا معاشرت یا ساست ہو یا معاشرت، لیکن شرط یہ ہے کہ دلی طور پر اس کی تعلیمات کو حق مانتے ہوئے قبول کیا جائے۔

خود رب کائنات نے اپنی پاک کلام قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے  
 بِالْيَهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ كَافَةً وَلَا تَبْغُوا خَطَاوَاتِ  
 الشَّيْطَنِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌ مُّبِينٌ  
 سورۃ بقرہ۔ ۲۰۸

ترجمہ: اے ایمان والو! پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اور شیطان کے نقش  
 قدم پر نہ چلو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اس آیت پاک میں یہ بتایا جا رہا ہے کہ اسلام کو مکمل طور پر قبول کرو۔ ایسا نہ ہو کہ اس میں جو چیز تمہارے مزاج کو پسند ہو وہ اپنا لو، اور جو تمہارے نفس کو ناپسند ہو اسے ترک کر دو۔ کیونکہ ایسے خیالات شیطانی خیالات اور وساوس ہوتے ہیں جو شیطان کی راہنمائی کیجہ سے ذہن میں وارد ہوتے ہیں۔ کیونکہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے اور دشمن کا کام مخالف کو نقصان پہنچانا اور ذلیل و خوار کرنا ہوتا ہے یہ شیطان انسان کو اسی پی پڑھا دیتا ہے کہ ظاہر میں تو سراسر دین معلوم ہو اور فی الحقيقة بالکل دین کے خلاف۔

حکم باری تعالیٰ ہے پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

اسلام کا معنی ہی سر تسلیم ختم کرنا یعنی حکم خدا اور حکم رسول ﷺ کے سامنے اپنی مرضی کا خاتمه۔ یہاں مکمل اسلام میں داخلہ کا معنی ہے تمہارے ہاتھ پاؤں، آنکھ کان دل اور دماغ سب کا سب دائرہ اسلام، اطاعت رسول ﷺ کے اندر داخل ہونے چاہیے۔ ایسا نہ ہو

گہ ہاتھ پاؤں سے تو احکامِ اسلامیہ بجالا رہے ہوں مُردوں و دماغ اس میں مسلمان نہیں۔ یادوں و دماغ تے تو مسلمان ہے مگر ہاتھ پاؤ اور اعضاء جوارج کا عمل اس سے متضاد ہو۔

### غور کرنے کا مقام:

آج ہم اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں جو چیز طبیعت کو پسند آئی اپنائی۔ جو پسند نہ آئی چھوڑ دی۔ مثلاً داڑھی رکھنا اور اپنی شکل کو رسول خدا ﷺ کی شکل مبارک کی طرح بنانا ہی اطاعت رسول خدا ﷺ ہے جیسا کہ حکم خداوند تعالیٰ ہے

فَلَمَّا نَرَى أَطْعَابَ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ هُنَّ مُؤْمِنُوْنَ

ترجمہ: آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری (محمد) کی اتباع کرو۔

لیکن بعض مسلمان اسے ضروری سمجھتے یا ضروری سمجھنے کے باوجود اسے کافی ہیں یا مونذت ہیں۔ جو سراسر خلاف سنت ہے اور گناہ ہے۔ بلکہ اسے اعلانیہ فتن کہیں گے۔ اور فتن پر استرار کفر کی طرف یجااتا ہے۔ گویا کہ یہ طبیعت کی شریعت ہے یعنی ہم نے طبیعت کو شریعت کے تابع کرنے کی بجائے شریعت کو طبیعت کے تابع کر دیا۔ آج اپنے ماحول میں غور فرمائیں بہت سے سکال اور صاحب علم لوگوں کی داڑھی سنت کے مطابق نہیں۔

اسی طرح کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو مسلمان بھی کہلاتے ہیں اور سودی کار و بار بھی کرتے ہیں۔ کچھ وہ لوگ ہیں جو ایسے کار و بار کرتے ہیں جو سراسر فطرت اسلام کے خلاف ہیں لیکن انہیں اس بات کا قطعاً احساس نہیں مثلاً ویدیو فلموں اور گانوں وغیرہ کی کیسوں کا کار و بار، یا ذوش اور کیبل کا کار و بار (کیونکہ یہ بے حیائی پھیلاتے ہیں) اور اسلام بے حیائی اور فاشی سے منع کرتا ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت ہمیں اسلام کے مزاج سے آگاہ کر رہی ہے کہ یہ دین مستقل صابطہ حیات ہے اور مکمل دستور زندگی ہے اس کے اپنے عقائد ہیں اس کا اپنا فوجداری اور دیوانی قانون ہے۔ سیاسیات اور معاشیات کے متعلق اس کے اپنے نظریات ہیں اسکی تعلیمات انسان کی ہنفی، روحانی اور مادی ترقی کی خاصیں ہیں۔ لیکن اس کی برکتیں تب رونما ہوں گی جب اس کے ماننے والے اسے پورا پورا اپنا میں گے۔ اور اس کے تمام صابطوں اور قوانین پر عمل پیرا ہو جائیں گے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام میں صرف سزا میں ہی ہیں انہیں نافذ کر دیا جائے تو معاشرہ سدھر جائے گا انکا یہ خیال غلط ہے صرف اسلامی سزاوں کے نفاذ سے بات نہیں بنے گی بلکہ پورے قانون اسلام کے نفاذ سے بات بنے گی کیونکہ اگر جسم کے ایک حصے کو الگ کر کے رکھ دیا جائے تو وہ کام چھوڑ دے گا اور گرے جسم کے ساتھ رکھا جائے تو بدن کے ساتھ وہ صحیح کام کرے گا۔ لہذا اسلام کی خیرات و برکات تب ہی ہمیں نصیب ہو سکتی ہیں جب ہم اسے مکمل طور پر اپنا میں اور دل و جان سے اسے قبول کر لیں۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اسے بتسمہ قبول کر لیں۔ اور اسے کے تمام صابطوں اور قوانین پر عمل پیرا ہو جائیں۔ کافہ کا لفظ ان دونوں باتوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ انسان کا نفس اس وقت تک اچھائی کو قبول نہیں کرتا جب تک اس کی اندر سے اصلاح نہ ہو۔ اندر کی اصلاح کیلئے کسی مرد کامل کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مکمل طور پر اسلام کو دل و جان سے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشنے تاکہ ہم اس کی برکات سے فیضیاب ہو سکیں۔ آمين

پیرانِ عظام و مشاہیر اور  
 علماء کرام کے انتقال پر ملال  
 پرشیخ العلماء

حضرت میاں محمد سیفی حنفی مبارک  
 کے تعزیتی پیغام

# شیخ الحدیث علامہ سید محمد احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی

## وفات پر اظہار تعزیت

شیخ الحدیث علامہ سید محمد احمد رضوی عشق و متی میں اپنی مثال آپ تھے

ارقام: حضرت میاں محمد سینی مبارک مظلہ العالی

حضرت علامہ سید محمد احمد رضوی کی زندگی بہت زیادہ خصوصیات کی حامل تھی کیوں نہ ہوتی کیونکہ علامہ مرحوم خاندانی اعتبار سے علم و حلم کے پیکر تھے یعنی آپ کے والد صاحب مفتی اعظم

پاکستان حمدش کبیر علامہ سید ابوالبرکات قادری اشرفی اور ان کے والد صاحب امام اہلسنت مجدد دین ولت شاہ احمد رضا بریلویؒ کے خلیفہ قبلہ سید دیدار علی شاہ جنہوں نے اپنے علم و کمال سے لاہور کے درود یوار کو روشن فرمایا اور قبلہ علامہ رضوی صاحب انکی اولاد میں سے تھے۔ تدریسی میدان میں انہوں نے گوہر بے بھال تھے ہیں۔ مرحوم آخری ایام تک علالت کے باوجود بخاری شریف کی شرح میں اپنے شب و روز صرف فرماتے رہے۔ میں نے متعدد بار قبلہ رضوی صاحب کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ہر بار اخلاص کا ایک نیا ہی انداز ہوتا۔ اور عشق و محبت کی بے پایاں دولت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مالا مال فرمایا تھا۔ ان کا علم و حلم تواضع و اکساری، بجز و نیاز، خلوص ولیہت، تقویٰ و پرہیز گاری سب نسبت رسول اللہ ﷺ کے رہیں منت تھے۔ ان کے جملہ اعمال میں جمال مصطفیٰ ﷺ اور عشق و متی کی جھلک نمایاں تھی۔ ایک بار حضور امام اہلسنت مجدد دین ولت شاہ احمد رضا بریلوی قادری کی نعمت کے دوران ان پر وجد کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ وجد کا جوش کم ہونے کے بعد بھی آنکھیں اس طرح اٹک بار تھیں جیسے پہاڑوں سے ندیاں بہہ رہی ہوں۔ ہمارے ایک پیر بھائی جناب امجد یوسف چیمہ بیان فرماتے ہیں کہ جناب قبلہ رضوی صاحب پر ایسی کیفیات دورانی حاصل نعمت ہم نے اکثر دیکھیں، انکی زندگی کے تمام شعبے اس نیز تاباں کے عشق نور سے منور تھے۔ اگرچہ اکثر بیمار رہتے تھے مگر جب ذکر مصطفیٰ ﷺ شروع فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا

کہ جسم میں کوئی سی قسم کی بیماری نہیں۔ اور انکا بیان سننے والے ترپے بلکہ خود انکی اپنی آنکھیں سر کار کا نام زبان پر آتے ہی انکلابر ہو جاتیں۔ جب بادشاہی مسجد میں نعمہ رسالت ﷺ کا معاملہ پیش آیا تو انکی آواز پر ملک پاکستان کے جید علماء کرام نے لبیک کہا۔ جن میں استاذ الاساتذہ حضرت علامہ عبد الکریم محمد صاحب بندیالوی چشتی گولڑوی، شیخ الحدیث علامہ ابو الفیض محمد عبد الکریم صاحب چشتی خانقاہ ڈوگرال، جشن یہودی محمد کرم شاہ صاحب الازہری ترجمان اہلسنت الحاج علامہ ابو داؤد محمد صادق گوجرانوالہ، استاد العلماء علامہ علام رسول صاحب رضوی فیصل آباد علاوه ازیں کراچی سندھ، بلوچستان سے علامہ شیخ الحدیث فتح محمد باروزائی جیسی شخصیات و علماء سرحد سے مولانا فضل سبحان قادری مہتمم جامعہ قادریہ مردان اور انکے علاوہ اہلسنت والجماعت کے اکابرین شامل تھے اور لاہور کی پرنور فضاوں اور بادشاہی مسجد کے وسیع میدان میں یا رسول اللہ ﷺ کا نفریں منعقد کرتا یہ انہی کا خاصہ تھا جبکہ ان دونوں بھی علامہ رضوی صاحب شدید علیل تھے۔ اس علات کے باوجود انہوں نے پورے پاکستان میں یا رسول اللہ ﷺ کا نفریں منعقد کر کے ان میں اکثر نفس نفیس خود تشریف لے جاتے تھے۔ علامہ کی زندگی کا ہر لمحہ اہلسنت والجماعت کی خدمت کیلئے وقف رہا۔ انہیں کی وجہ سے ہر دور میں حزب الاختلاف جمعیت علماء پاکستان جماعت اہلسنت انجمن طلباء اسلام کے مرکزی دفاتر قائم رہے اور علامہ رضوی کے شدید علیل ہو جانے کے بعد انکے صاحبزادگان کسی بھی موقع پر پیچھے نہیں رہے خصوصاً صاحبزادہ مصطفیٰ اشرف رضوی اشرفتی صاحب خدمت اہلسنت میں اور علماء و مشائخ اہلسنت کے انتہائی قدر دان ہیں۔ اللہ تعالیٰ علامہ رضوی صاحب کے صاحبزادگان کو انکے نقش قدم پر چلانے اور انکو اپنے اسلاف کی حقیقی یادگار بننے کی سعادت و جذبہ عطا فرمائے۔ امین

والسلام خاکِ راه صاحب دلال  
فقیر میاں محمد سیفی حنفی ماتریدی

حکیم اہلسنت حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

(کی وفات پر اظہار تعزیت)

تقویٰ وطہارت کاروشن مینار

اہلسنت حکیم محمد موسیٰ امرتسری علیہ رحمۃ کی وفات کی خبر برادر طریقت پیر محمد عابد حسین سیفی صاحب نے دی۔ سنتہ ہی دلی صدمہ ہوا کافی عرصہ سے حکیم صاحب کی زیارت کا دل میں شق تھا اپنے احباب سے حکیم صاحب کا تذکرہ اکثر سنتارہتا تھا کہ آپ علم و فضل و تقویٰ طہارت کاروشن مینار تھے مگر جب ان کا آخری دیدار کیا تو انکی زیارت سے خدا یاد آگیا۔ اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی نثانی ہے کہ انکی زیارت کرنے سے خدا یاد آ جاتا ہے۔ اگرچہ حکیم اہلسنت کی زیارت پہلی اور آخری تھی مگر انکے کام اور مرکزی مجلس رضا کا شائع شدہ لڑپچ بڑے علمی اور ادبی مظاہر خصوصاً جہاں رضاۓ جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی وساطت سے اکٹھ پہنچا رہتا تھا۔ دن بدن ایسی علمی و ادبی اور روحانی شخصیات سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب مرحوم کے پسماندگان کو صبر جیل عطا فرمائے اور انکے قائم کردہ ادارے اسی طرح ترقی کی منزیلیں طے کرتے ہوئے بام عروج کو پہنچیں۔ امین

صوفی با صفات حضرت صاحبزادہ پیر سید عابد حسین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

کی وفات پر اظہار افسوس

حضرت شیخ الشائخ صاحبزادہ پیر سید عابد حسین نقشبندی علی پوری کی وفات پر جو خلا پیدا ہوا ہے وہ فوراً پورا ہونے والا نہیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب رکی سجادہ نشین نہ تھے۔ آپ علوم تقلیٰ و عقلیٰ کے ماہم تھے اور ساری زندگی دین کی اشاعت و تبلیغ میں صرف فرمادی۔ شب و روز مصروفیت کے باوجود آپ اور ادو و ظایف کے خت پابند تھے۔ اسی پابندی میں آپ نے دن رات کی ساعات کو تقسیم کر کھانا مطالعہ اور اردو و ظایف اور قیام ایل اشراق داوائیں

اور دیگر نوافل آپ کے جمیع معاملات تھے۔ حضرت کے قریبی ساتھی جوشب و روز آپ کے ساتھ رہتے تھے وہ اکثر میرے ساتھ آپ کا تذکرہ کرتے رہتے پھر آپ کے پروگراموں کے اشتہارات اکثر پڑھنے میں آئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وجاهتِ نبی کے ساتھ وجاہت علمی و عملی دونوں سے نوازا ہوا تھا۔ رب اور وقار کا یہ عالم تھا کہ نامور بزرگ علماء کرام بھی آپ کے سامنے دم بخود رہتے تھے۔ میری معلومات کے مطابق آپ بر صغیر پاک و ہند میں اپنے اسلاف کی یادگار اور نمونہ تھے انکے آباؤ اجداد نے پاکستان بنایا اور انہوں نے پاکستان کی حفاظت کی اپنی ذمہ داری کو بھایا آپ کی رحلت کے ساتھ اہلسنت و جماعت خصوصاً مشارع کرام میں ایک سخت غلائیدا ہو گیا ہے اور روز بروز علماء اور مشارع کی وفاتوں کا سلسلہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس سال کثیر تعداد میں علماء و مشارع دار قافی کو بلیک کر چلے گئے مگر ان کے جانے کے بعد ان جیسی شخصیت پیچھے نہیں ملتی جانے والے اپنی مثل چھوڑ کر نہیں جا رہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے صاحزوں کو صبر و جیل اور انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

## اس دورقط الرجال کی ایک علمی و روحانی شخصیت

### حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

از:- حضرت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی

فلک و عمل کا حسین پیکر اور مسلم سلف صالحین کا آفتاب جو بھیرہ شریف کی سر زمین پر پوری آب و تاب سے چک دک رہا تھا ذوالحجہ 1998ء کو غروب ہو گیا لیکن اس کی نور باریاں اور ضیاء پاشیاں باہر باقی رہیں گی۔ میری مراد حضرت طریقت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری ہیں آپ مجموعہ صدق و صفائیت درجہ کے متواضع اور مکسر المزاج، ملسا اور بالغ نظر دینی قائد تھے۔ راقم الحروف کی مرتبہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا اور ہر بار آپ کی زیارت سے متاثر ہوئے بغیر نہ کہا۔ آپ صرف اعلیٰ حضرت البرکت الشاہ امام احمد رضا

رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح معنوں میں پیر و کار تھے بلکہ ان کی تعلیمات کو پھیلانے والے تھے آپ نے اعلیٰ حضرت کے مشن کو نہ صرف پاکستان میں اجاگر کیا بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں علوم اسلامیہ کی خدمت کیلئے کام کیا۔ بھیڑہ شریف کی عظیم علمی درسگاہ آپ کی محنت و مشقت اور خلوص کا منہ بولتا ہوتا ہے۔ یہ مرتبہ صرف آپ کو حاصل ہے کہ کشید یعنی درسگاہوں کے باñی بھی ہیں اور مرتبی مرشد بھی اور سرپرست بھی۔ آپ کے عہد کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا قدرت نے آپ کو ذین کی سر بلندی اور اسلام کی نشانہ ٹالی کیلئے ہی پیدا فرمایا تھا۔

صحابت کے میدان میں ”ضیاء حرّم“ آپ کے فکر و نظر کی ترجیحی کرتا ہے۔ تصنیف و تحریر کے میدان میں ضیاء القرآن اور ضیاء النبی ﷺ آپ کے کمال درجہ کے مصف ہونے کا پڑے دیتی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے جو لائق ترین علماء مرسمیں کی تحریک تیار کی ہے وہ دین کے ساتھ خلوص کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ اس جہان فانی سے تشریف تو لے گئے مگر آپ کے فوض و برکات تاقیامت جاری رہیں گے کیونکہ آپ نے منتد رسیں پر جلوہ فُلَنْ ہو کر وہ علماء تیار کئے ہیں جو آپ کے حق میں ایک مستقل صدقہ جاری ہے۔ علوم اسلامیہ کی خدمت جو بہت سے علماء مل کر نہ کر سکے وہ ایک مردِ مجاهد تن تھا کر گیا۔ آپ کے جانے کے بعد ایک ایسا علمی خلا پیدا ہوا ہے جس کا پر ہونا فی الحال ممکن نظر نہیں آتا تا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے شاگردان رشید کو آپکا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے صاحبزادہ حضرت امین الحنات صاحب کو آپکا مشن جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپکے شاگردان کی عمر دراز فرمائے اور آپکی ارفع و اعلیٰ تعلیمات پر گامزن رہنے اور انہیں آگے پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے (امین بجاہ النبی ﷺ)

## علم عمل کا پیکر عظیم اس دنیا فانی سے چلا گیا

پیر طریقت سید السادات مولا نانا آغا سید محمد عمر سیفی کاملی اپنے اسلاف کی یادگار تھے اور پور و گار عالم نے گوں ناگوں خوبیوں سے سرفراز فرمایا ہوا تھا۔ آپ علم و عمل و اخلاق کی چلتی پھرتی تصویر اور اکابرین کی حسین یادوگار اور سر اپا لمحز و انگساری تھے۔ جب قدوة الاولیاء شیخ

المشائخ سرفراز مقام مجددیت والفردیت واحسان سیدنا و مرشدنا قبلہ حبوب بجان حضرت اخندزادہ سیف الرحمن المبارک پیر ارجمند خراسانی کے اکابر خلفاء کرام کا تذکرہ ہو گا تو سید السادات آغا سید محمد عمر شاہ سینفی کابلی کا نام گرامی سرفہرست رکھا جائے گا ان کا جب بھی تذکرہ ہوتا ہے تو ان سے محبت کرنے والوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہ پڑتی ہیں۔ آج جس طرح ان سے محبت کرنے والے ان کی جدائی میں آنسو بہار ہے ہیں قبلہ آغا صاحب مرحوم کے سامنے ان کے مرشد گرامی کا جب بھی تذکرہ کیا جاتا تو ایسے ہی روئے رہے قبلہ آغا صاحب مرحوم روس کے خلاف جہاد کرنے والے صوف اول کے مجاهد تھے۔ آپ مبارک نے مرشد گرامی کے حکم سے کابل شہر میں جہاد کا آغاز کیا۔ اس زمانہ میں مجاهدین کو فوراً موت کے لحاظ اتار دیا جاتا تھا اور کسی قسم کا مقدمہ بنائے بغیر اسکو ختم کر دیا جاتا جس سے مجاهد کا پتہ نہ چلتا تھا۔ قبلہ آغا صاحب مرحوم اپنے مرشد گرامی کے سامنے زانوئے تلمذ تھے کرنے والے ابتدائی احباب میں سے تھے۔ آپ نے اپنی روحانی تربیت مکمل ہونے کے بعد عرصہ دراز پہلے طریقت و ارشاد کا کام کابل میں شروع فرمایا اور سید الادلیاء قوم زمان مولانا محمد حاشم سمنگانی علیہ الرحمۃ کی ظاہر حیات طیبہ میں سرکار اخندزادہ مبارک ہے بیعت کی اور اپنے مرشد گرامی کی کثرت محبت کے شوق و ذوق کی وجہ سے بہت کم عرصہ میں روحانی تربیت کو مکمل کیا اور تھوڑے سے وقت میں جامع کمالات ہوئے قبلہ آغا صاحب مرحوم افغانستان کی کمی جہادی تظییروں میں شامل رہے گر آخی دوسری میں اپنے شیخ کامل و اکمل کے مشہور خلیفہ پیر طریقت محمد نبی سینفی محمدی کی تنظیم حرکت انقلاب اسلامی میں شامل ہو گئے اور تادم خیست اسی میں رہے۔ آغا صاحب رو سیوں کے خلاف سر عام تقریر اور گفتگو فرماتے تھے اور رو سیوں نے آپ مبارک کو قید و بند کی شدید سزا میں دیں اور عرصہ دراز تک پابند سلاسل رہے۔ آپ مبارک کے پیٹ مبارک پر تین چند سے ایسے طریقے سے پھاڑ دیا کہ اندر سے آنسیں باہر آگئی تھیں جس پر آپ لو ہے کی ایک پنی رکھتے تھے اور عرصہ تک اس تکلیف میں گرفتار ہے جس پر پشاور میں آپ کے سالکین نے آپ مبارک کی تکلیف دکھل کر دریافت کیا تو آپ نے سارا

واقعہ بیان فرمایا جس پر وہ سالکین آپ مبارک کو ہسپتال لے گئے اور آپ پریشن سے آپ کے ان زخمیوں کو درست کیا گیا۔ آپ جرأت اور استقامت کے کوہ گراں تھے، کسی قسم کی ترغیب و تربیب آپ کے استقلال میں جنبش پیدا نہ کر سکی۔ آپ تازیت جبل استقامت بنے رہے۔ آپ کا تعلق کابل کے مشہور سادات خاندان کیسا تھا۔ لاہور میں آپ نے گم نامی کی زندگی برکی اور بہت کم اپنے گھر سے باہر تشریف لاتے اور زیادہ عرصہ بیماری میں گزارا۔ آپ کی ذات والا صفات سے کسی بھی ساتھی کو کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ (امین)

خاک راہ صاحب دلاں میاں محمد سیفی راوی ریان شریف لاہور

## شمس العلماء مولانا شمس الزمان قادری

شیخ الحدیث مولانا محمد عالم سیالکوٹی اور

عاشق رسول محمد علی ظہوری قصوری

## کے وصال پر ملال پر اظہار تعزیت

بلاشبہ انبیاء کے بعد علمائے دین کا وجود اللہ جل مجدہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہی علمائے کرام ہر دور میں دین کے حفاظہ اور امت مسلمہ کے حقیقی رہبر و رہنماء اور انبیاء کے صحیح وارث رہے ہیں تاریخ گواہ ہے کہ ان حضرات نے دین متن کیلئے اپنی زندگیاں وقف کیں۔ مصلحتوں اور حالات کی پروادا کئے بغیر اسلام کے خلاف ہر اٹھنے والے فتنے کا صحیح سد باب کیا اور انہوں نے ہر طوفان کے آگے سیسے پلائی ہوئی دیوار بن کر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ایسے علماء کی تعداد اگرچہ قلیل رہی مگر انکی روشنی نے قلت کو نظر انداز کر دیا مسلمانان پاک ہند پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا احسان ہے کہ صدیاں بیت جانے کے باوجود بھی علماء کا وجود مسعود اس دھرتی پر موجود

ہے۔ اگرچہ انکو ختم کرنے کیلئے بہت سی سازشیں کی گئیں تھے دوسرے، اگریز دور کی مخلات کے باوجود ثابت قدم رہنا اگریز سے اس خط ارض کو پاپ کرتا اور پھر ہندوؤں سے ڈٹ کر مقابلہ کرتا پاپ سرز میں حاصل کرتا اور قادری فتنے کے پاؤں الکھاڑتا انہی علماء کرام کی کاؤشوں کا مر ہون منت ہے خصوصاً حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الا زہری، حضرت مفتی محمد حسین نبی، شیخ الحدیث مولانا محمد عالم اور مولانا شمس الزمان قادری صاحب لاہور کو فتنہ قادریاتیت میں قید و بند کی صوبتیں بھی برداشت کرتا پڑیں امت مسلمہ کیلئے انکا وجد ایک باد بھاری تھا، خاص کر کے آج اسلامی تہذیب و تمدن جو پاکستان میں نظر آتی ہیں اس سے دیگر اسلامی ممالک کافی حد تک محروم ہیں۔ آج بھی اشاعت دین کی کیلئے کاؤشوں اس خط ارض سے ہو رہی ہیں وہ مستقبل کی کئی نسلوں تک دین کی بقا کیلئے کافی ہیں اور یہ تمام کاؤشوں انہی علماء کے مر ہون منت ہیں اور ان علماء نے جو اپنے شاگردوں کی جماعتیں تیار کی ہیں وہ پوری دنیا میں اشاعت دین کیلئے مصروف عمل ہیں اللہ تعالیٰ ان علماء کی کاؤشوں کو قبول فرمائے اور میں آخر میں اس عاشق رسول ﷺ کو بھی فراموش نہیں کر سکتا جس نے اپنی شاعری سے عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کو جلا بخشی میری مراد عاشق رسول ﷺ حسان پاکستان محمد علی ظہوری قصوری ہیں اور الحمد للہ فقیر نے ان تمام کے جنازہ میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی اور یقیناً میرے نامِ اعمال میں ان کے فیوضات کا بڑا حصہ ہے اور فقیر اپنے تمام مسلمانوں کی طرف سے ان کے رفقاء کے ساتھ اظہار تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے (امین)

## تعزیتی پیغام بنام پیر طریقت حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب

السلام علیکم علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرجع عموم خواص مبلغ اسلام علامہ سید عبد الرحمن شاہ صاحب اہلسنت کی بھار تھے جن سے اہلسنت کا باغ ہمیشہ پھلا چھولا رہا۔ انکی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا حضرت جماعت اہلسنت کے بے لوٹ اور غیر رہنما تھے آپ نے ساری زندگی خدمت اسلام میں گزاری اور

پاکستان اور بیرون ممالک میں شمع اسلام کو روشن رکھا اور عشق رسول ﷺ سے عشق رسول ﷺ کے دلوں کو گرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی خدمت کو قبول فرمائے۔ ان دنوں جماعت اہلسنت بڑی بڑی چند عظیم شخصیات سے محروم ہو گئی یہ خلاصہ پر نہ ہو گا۔ مثلاً فیاء الامم پیر طریقت علامہ محمد کرم شاہ صاحب الازہری نور اللہ مرقدہ استاذ الاساتذہ حضرت علامہ مولانا عطا محمد بندیالوی گوٹھی نور اللہ مرقدہ خطیب اعصر حضرت علامہ مولانا سید عبدالرحمن شاہ صاحب، سلطان پوری نور اللہ مرقدہ



# شجرة سلسلة عالية نقشبندية مجددية معصومية شمسية مولوية

## بإسميه سيفيه محمد يه

- ١- حضرت محمد رسول الله صلى الله عليه وآل وسلم
- ٢- حضرت ابو بكر صديق رضي الله تعالى عنه
- ٣- حضرت ابو عبد الله سلمان فارس رضي الله تعالى عنه
- ٤- حضرت قاسم بن محمد بن ابو بكر صديق رضي الله تعالى عنهم
- ٥- حضرت ابو عبد الله امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضي الله تعالى عنهم
- ٦- حضرت ابو يزید طیفور بن عیین غرف بازیزید بسطامی قدس اللہسرہ
- ٧- حضرت ابو الحسن علی بن جعفر خرقانی قدس اللہسرہ
- ٨- حضرت ابو علی فضل بن محمد الطوی عرف ابو علی فارمدي قدس اللہسرہ
- ٩- حضرت ابو یعقوب خواجہ یوسف الہمدانی العمانی قدس اللہسرہ
- ١٠- حضرت خواجہ عبدالحکیم غجد وابی الماکلی نباوجھی مدھما قادر سر احمد
- ١١- حضرت خواجہ عارف رویگری قدس اللہسرہ
- ١٢- حضرت خواجہ محمود اچھر فخنوی قدس اللہسرہ
- ١٣- حضرت خواجہ علی النساج رائی عرف حضرت عزیز احمد قدس اللہسرہ
- ١٤- حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہسرہ
- ١٥- حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس اللہسرہ
- ١٦- حضرت خواجہ بهاء الدین محمد بن محمد البخاری عرف شاہ نقشبند قدس اللہسرہ
- ١٧- حضرت خواجہ علاء الدین محمد بن محمد البخاری عرف خواجہ عطار قدس اللہسرہ
- ١٨- حضرت مولا نایقوب چرخی لوگر قدس اللہسرہ
- ١٩- حضرت ناصر الدین عبد اللہ بن محمود المسن قدمی عرف خواجہ احرار قدس اللہسرہ

- ٢٠-حضرت مولانا محمد زاہد خوشی حصاری قدس اللہ سرہ;
- ٢١-حضرت خواجہ درویش محمد الخوارزی قدس اللہ سرہ;
- ٢٢-حضرت خواجہ محمد مقتدی الالمانگی البخاری قدس اللہ سرہ;
- ٢٣-حضرت مولید الدین بیرنگ محمد باقی بالشکابی قدس اللہ سرہ;
- ٢٤-حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہ سرہ
- ٢٥-حضرت عروۃ الوہقی خواجہ محمد معصوم اول قدس اللہ سرہ;
- ٢٦-حضرت خواجہ محمد صبغہ قدس اللہ سرہ;
- ٢٧-حضرت خواجہ محمد اسماعیل عرف امام العارفین قدس اللہ سرہ;
- ٢٨-حضرت حاجی غلام محمد معصوم عرف خواجہ معصوم ثانی قدس اللہ سرہ;
- ٢٩-حضرت شاہ غلام محمد عرف قدوۃ الاولیاء قدس اللہ سرہ;
- ٣٠-حضرت حاجی محمد صفائی اللہ قدس اللہ سرہ;
- ٣١-حضرت شاہ محمد ضیا الحق عرف حضرت شہید قدس اللہ سرہ;
- ٣٢-حضرت حاجی شاہ ضیاء عرف میاں جی قدس اللہ سرہ;
- ٣٣-حضرت صاحب شمس الحق عرف حضرت صاحب کوہستان قدس اللہ سرہ;
- ٣٤-حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ;
- ٣٥-حضرت مولانا محمد ہاشم المسنجانی قدس اللہ سرہ;
- ٣٦-مرشدنا حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک اطآل اللہ حیاتہ;
- ٣٧-حضرت میاں محمد سیفی مبارک اطآل اللہ حیاتہ;

..

## شجرة سلسلة عاليه قادرية قدس اللہ اسرارہم الصافیۃ

- ١- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ٢- حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ
- ٣- حضرت ابوسعید حسین بھری قدس اللہ سرہ
- ٤- حضرت ابومحمد شیخ حبیب عجی قدمی قدس اللہ سرہ
- ٥- حضرت ابوسليمان داؤد طائی قدس اللہ سرہ
- ٦- حضرت ابوحفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہ
- ٧- حضرت ابوحسن عبد اللہ سری سقطی قدس اللہ سرہ
- ٨- حضرت سید الطائف ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہ
- ٩- حضرت ابوکبر الشبلی المالکی قدس اللہ سرہ
- ١٠- حضرت شیخ عبدالعزیز بن حارث الاسدی التمکنی قدس اللہ سرہ
- ١١- حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز المقتدم قدس اللہ سرہ
- ١٢- حضرت شیخ ابوالفرح طرطوی قدس اللہ سرہ
- ١٣- حضرت ابوالحسن بنکاری قدس اللہ سرہ
- ١٤- حضرت ابوسعید مبارک قدس اللہ سرہ
- ١٥- حضرت ابومحمد عبدال قادر الجیلانی الحسنی الحسنی قدس اللہ سرہ
- ١٦- حضرت شاہ دولہ دریائی قدس اللہ سرہ
- ١٧- حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہ
- ١٨- حضرت شاہ عالم الدہلوی قدس اللہ سرہ
- ١٩- حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہ
- ٢٠- حضرت شیخ جنید پشاوری قدس اللہ سرہ

- ٢١- حضرت مولا نا محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہ;
- ٢٢- حضرت مولا نا حافظ محمد مشنگری قدس اللہ سرہ;
- ٢٣- حضرت مولا نا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہ سرہ;
- ٢٤- حضرت مولا نا عبد الغفور عرف حضرت سوات قدس اللہ سرہ;
- ٢٥- حضرت مولا نا شیخ الحدیث عرف حضرت شیخ صاحب قدس اللہ سرہ;
- ٢٦- حضرت شیخ الاسلام گاب حضرت شیخ حمید اللہ صاحب قدس اللہ سرہ;
- ٢٧- حضرت مولا نا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہ;
- ٢٨- حضرت مولا نا محمد ہاشم المسنگانی قدس اللہ سرہ;
- ٢٩- حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب اطآل اللہ حیاتہ;
- ٣٠- حضرت میاں محمد سعفی مبارک اطآل اللہ حیاتہ;

# شجرة سلسلة عاليه چشتیه قدس اللہ اسرار، حکم العلیہ

- ١- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ٢- حضرت امیر الحمو من بن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
- ٣- حضرت ابوسعید حسن بصری قدس اللہ سرہ
- ٤- حضرت ابوالفضل عبدواحد بن زید قدس اللہ سرہ
- ٥- حضرت ابوالقیض فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہ
- ٦- حضرت ابواسحاق ابراہیم بن ادھم الفاروقی الحنفی قدس اللہ سرہ
- ٧- حضرت سید الدین خواجه خذیفہ مرغیب قدس اللہ سرہ
- ٨- حضرت امین الدین شیخ بیرون البصری قدس اللہ سرہ
- ٩- حضرت کریم الدین منعم شیخ مشا علو دینوری قدس اللہ سرہ
- ١٠- حضرت شریف الدین ابواسحاق شامی قدس اللہ سرہ
- ١١- حضرت قدوۃ الدین ابواحمد ابدال الحنفی الحسنی قدس اللہ سرہ
- ١٢- حضرت خواجه ابومحمد چشتی قدس اللہ سرہ
- ١٣- حضرت ناصر الدین خواجه ابویوسف الحنفی الحسینی قدس اللہ سرہ
- ١٤- حضرت خواجه قطب الدین مودودا الحنفی الحسینی قدس اللہ سرہ
- ١٥- حضرت نیر الدین حاجی شریف زندانی قدس اللہ سرہ
- ١٦- حضرت ابومنصور خواجه عثمان باروی قدس اللہ سرہ
- ١٧- حضرت خواجه عین الدین حسین الحسینی الحنفی الاجمیری قدس اللہ سرہ
- ١٨- حضرت خواجه قطب الدین بختیار کا کی الاوٹی الحسینی قدس اللہ سرہ
- ١٩- حضرت فرید الدین مسعود الفاروقی الغزنوی عرف گنج شکر قدس اللہ سرہ
- ٢٠- حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری الحسینی قدس اللہ سرہ

- ٢١- حضرت شیخ علیش الدین ترک پانی پنی قدس اللہسرہ
- ٢٢- حضرت جلال الدین خواجہ محمود عثمانی پانی پنی قدس اللہسرہ
- ٢٣- حضرت شیخ احمد عبدالحق ابدال قدس اللہسرہ
- ٢٤- حضرت شیخ محمد عارف عرف مخدوم عارف قدس اللہسرہ
- ٢٥- حضرت شیخ عبد القدوس العماني الغزنوی ثم الگنکوہی قدس اللہسرہ
- ٢٦- حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہسرہ
- ٢٧- حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی الکاملی قدس اللہسرہ
- ٢٨- حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہسرہ
- ٢٩- حضرت سید عبد اللہ الحسینی عرف حاجی بہادر صاحب قدس اللہسرہ
- ٣٠- حضرت مولانا شیخ ما مون شاہ منصوری قدس اللہسرہ
- ٣١- حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہسرہ
- ٣٢- حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھوی قدس اللہسرہ
- ٣٣- حضرت مولانا حافظ محمد صدیق یونیری قدس اللہسرہ
- ٣٤- حضرت مولانا حافظ محمد ہستنگری قدس سرہ
- ٣٥- حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیری قدس اللہسرہ
- ٣٦- حضرت مولانا عبد الغفور عرف حضرت سوات صاحب قدس اللہسرہ
- ٣٧- حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت حدی صاحب قدس اللہسرہ
- ٣٨- حضرت شیخ حیدر عرف شیخ الاسلام لگاب قدس اللہسرہ
- ٣٩- حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہسرہ
- ٤٠- حضرت مولانا محمد ہاشم المسنگانی قدس اللہسرہ
- ٤١- حضرت مرشدنا اخڈزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب اطآل اللہحیاۃ
- ٤٢- حضرت میاں محمد سعفی مبارک اطآل اللہحیاۃ

## شجرة سلسلة عاليه سهروردية قدس اللہ اسرارہم العلییہ

- ١- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
- ٢- حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
- ٣- حضرت ابوسعید حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
- ٤- حضرت ابومحمد شیخ جیب عجی قدم اللہ سرہ
- ٥- حضرت ابوسیمان داؤد طالبی قدم اللہ سرہ
- ٦- حضرت ابومحفوظ معروف کرنجی قدم اللہ سرہ
- ٧- حضرت ابواحسن عبد اللہ سری سقطی قدم اللہ سرہ
- ٨- حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدم اللہ سرہ
- ٩- حضرت کریم الدین مشاہد دینوری قدم اللہ سرہ
- ١٠- حضرت ابوالعباس احمد دینوری قدم اللہ سرہ
- ١١- حضرت شیخ محمد بن عبد اللہ عمومیہ قدم اللہ سرہ
- ١٢- حضرت ابو عمر قطب الدین سہروردی قدم اللہ سرہ
- ١٣- حضرت ابوالنجیب عبد القاهر السری وردی الصدیقی قدم اللہ سرہ
- ١٤- حضرت ابوحفص شہاب الدین عمر الصدیقی الشافعی السری وردی قدم اللہ سرہ
- ١٥- حضرت ابوالبرکات بهاؤ الدین زکریا الاسدی القرشی المخلانی قدم اللہ سرہ
- ١٦- حضرت محمد و م جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدم اللہ سرہ
- ١٧- حضرت محمد و م جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدم اللہ سرہ
- ١٨- حضرت سید اجمل صاحب قدم اللہ سرہ
- ١٩- حضرت سید بدھن بھرا پنجی قدم اللہ سرہ
- ٢٠- حضرت شیخ محمد درویش قدم اللہ سرہ

- ٢١- حضرت شیخ عبد القدوس العماني الغرتوی ثم الکلکوہی قدس اللہسرہ
- ٢٢- حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہسرہ
- ٢٣- حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی قدس اللہسرہ
- ٢٤- حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی السرہندی قدس اللہسرہ
- ٢٥- حضرت سید آدم بنوری قدس اللہسرہ
- ٢٦- حضرت حاجی بہادر سید عبد اللہ الحسینی قدس اللہسرہ
- ٢٧- حضرت شیخ ماامون شاہ منصوری قدس اللہسرہ
- ٢٨- حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہسرہ
- ٢٩- حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھوی قدس اللہسرہ
- ٣٠- حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہسرہ
- ٣١- حضرت حافظ مولانا محمد بشتگری قدس اللہسرہ
- ٣٢- حضرت مولانا عبد الغفور سواتی قدس اللہسرہ
- ٣٣- حضرت اخندزادہ نجم الدین عرف حذی صاحب قدس اللہسرہ
- ٣٤- حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہسرہ
- ٣٥- حضرت مولانا محمد باشم المسنگانی قدس اللہسرہ
- ٣٦- حضرت مولانا اخندزادہ سیف الرحمن مبارک صاحب الطالب اللہ حیاتہ
- ٣٧- حضرت میاں محمد سیفی مبارک اطال اللہ حیاتہ



# مقامات محافل ذکر

بیو طریقت حضرت پیر سید افضل حسین شاہ محمدی سعفی موبائل: 0300-4257278

جامع مسجد فاطمۃ الزهرۃ ضلع شخون پور تھیں نکانہ صاحب زادہ منڈی قیض آباد، ریحان والا شریف۔

وقت: بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ

حضرت بیو طریقت صوفی پیر احمد محمدی سعفی رہائش پر فیض محمد اسلم محمدی سعفی گلی کانیاں والی

زند چوک پاکستان کلینک ڈاکٹر شیرازی گجرات۔ وقت: بعد از نماز عصر تاریخ: موبائل: 0320-5517077

بیو طریقت صوفی محمد ظفر اقبال محمدی سعفی جامع مسجد حمامی غوشے گلی نمبر 7، بلاک اے، نشاٹ کالونی لاہور کیست۔

وقت: بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء موبائل: 0333-4268707

بیو طریقت صوفی کرتل ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سعفی موبائل: 0300-5112277

جامع مسجد انوار مدینہ، محمدی سعفیہ ماڈل ناؤن زند ڈرنول پچانک روڈ لپٹنڈی۔ وقت: بروز جمعہ محفل ذکر بعد از نماز جمعہ

بیو طریقت صوفی مطلوب احمد محمدی سعفی موبائل: 0333-4250598

جامع مسجد غوشہ لانک روڈ ماڈل ناؤن لاہور۔ وقت: بعد از نماز عشاء بروز جمعہ

بیو طریقت صوفی امجد ظہیر و کلیل محمدی سعفی جامع مسجد اولیاء، مرشد آباد جنگ روڈ زانسر پور تھیں آباد

وقت: بروز جمعہ محفل ذکر بعد از نماز جمعہ موبائل: 0300-8660001

بیو طریقت صوفی محمد طارق محمدی سعفی موبائل: 0300-9654886

گور دنا بک پورہ گلی نمبر 4 مکان نمبر P881 فیصل آباد۔ وقت: بروز جمعہ بعد از نماز عشاء

بیو طریقت صوفی غلام مرتضی محمدی سعفی جامع مسجد مہریہ، مہریہ کالونی المعروف بدھے والا کوہو گجرات۔

وقت: بروز ہدھ بعد از نماز مغرب موبائل: 0300-4277889

بیو طریقت صوفی محمد شہزاد محمدی سعفی موبائل: 0300-4254245

مسجد انوار مدینہ کوچ قصاباں کشمیری بازار ٹکک محل لاہور۔ وقت: بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء

بیو طریقت صوفی توری خان محمدی سعفی فون دوکان: 810033-812333

جامع مسجد فرظ منڈی شخون پورہ۔ وقت: بعد از نماز ظہر بروز اتوار

بیو طریقت صوفی محمد شفیق محمدی سعفی موبائل: 0333-4363614

جامع مسجد انوار مدینہ زند گور نہست ماں شہزادگری کالج نمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور۔ وقت: بروز سو موار بعد از نماز عشاء

بیو طریقت بیگڑا ڈاکٹر محمد اکرم کرام محمدی سعفی

عادل کلینک زند اتوار بازار، گرین ناؤن لاہور۔ فون: 5150226

## مراكز الطريقة والارشاد

موبايل: 0320-4843648 فون: 655788

آستان عاليه سيفيه لکھوئي نزودار وغ والچوک لاہور

آستان عاليه محمد يه سيفيه راوي ريان شریف نزو دکالا شاه کا کو حسین ناؤں جي ٹي روڈ لاہور۔ فون: 042-7981980  
7980553

آستان عاليه عابدي سيفيه جامعہ جلالیتی نار آپا دکالوں بیدیاں روڈ لاہور کیست۔ فون: 5721609

فون بان لنیبات: 5893768 موبائل: 0333-4263843 موبائل: 0300-4264924 آستان عاليه سيفيه بابا فرید کالوں نزو دشنل جیل چوگنی امر سدھوکوٹ لکھپت لاہور

فون: 0333-42664 موبائل: 5821973

آستان عاليه تکریر دی سیفیہ بکوہیاں رائے وٹ روڈ لاہور فون: 5321956

آستان عاليه محمد يه سيفيه سید عبدالقدور شاه ترمذی محمدی سیفی بیرون مجید پارک غوشہ محمود پارک شاہدرہ ناؤں لاہور۔  
موبايل: 0333-4297480

آستان عاليه عابدي سيفيه دوار العلوم سيفيه تعلیم القرآن 1-D/1910، سکرپرہ سیکم ارشاد پارک

جانی پورہ شیر شاہ روڈ لاہور فون: 0333-4229760 موبائل: 6844786

آستان عاليه زنجانی سيفیہ اپنی طریقت الشاہ سید عسیر علی زنجانی سیفی موبائل: 0300-8427736

گونشہ نواز شریف، پشاور بارہ دری بالمقابل ببابا شاه بلوکوٹ خواجہ عیین لاہور فون: 6848798

آستان عاليه پیر طریقت پیر صابر فتح عابدی سیفی نزد جامع مسجد مدنی تھیبر کالوں غازی روڈ لاہور کیست

آستان عاليه پیر طریقت پیر محمد نشاء عابدی سیفی المعروف سرکار مبارک خانپور

بنا پر مرسر 18 کلومیٹر میلان روڈ لاہور فون: 042-7513128

آستان عاليه پیر طریقت پروفسر داکٹر مشاہ احمد عابدی سیفی علیم ناؤں رینال خورد ضلع اودکاڑہ

فون: 04443-621523

آستان عاليه پیر طریقت صاحبزادہ محمد شیر عابدی سیفی کنجانی گجرات فون: 0433-82536

آستان عاليه پیر طریقت بابا نسم اللہ خاں سیفی حیدری سیفی نسیمہ چوک چور شاہ زیر غازی خاں المعروف اللہ والی مسجد

پیر طریقت ڈاکٹر محمد عمر قاروق عابدی سیفی

مکان نمبر E-372، رجب آبادہ چھر فیڈیکل شور میال ناؤں بیدیاں روڈ لاہور کیست۔ فون: 5721436

جامعہ سیفیہ، عمانیہ بناں الاسلام بادشاہی روڈ اوڈھوال کلاں گجرات فون: 0433-522233

آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ میں

# محفل ذکر

ہر ماہ دوسرا ہفتہ کا دن بعد نماز مغرب  
ختم خواجگان: مغرب تا عشاء  
محفل ذکر: بعد نماز عشاء

محفل کے اختتام پر قبلہ پیر مرشد حضور سیدنا شیخ الشائخ استاد العلماء  
مفتقی پیر محمد عابد حسین سیفی دامت برکاتہم خصوصی دعا فرمائیں گے

منجانب: سالکین و خدام آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ

نوٹ:  
خواتین کیلئے محفل ذکر ہر ماہ دوسرا اتوار 00:10 بجے صبح تا نماز ظہر ہوگی،  
جس میں صرف خواتین ہی شریک ہوں گی

# داخل جاری ہے

دارالعلوم جامعہ جیلانیہ للبنات

شعبہ جات

★ فاضلات ★ درسِ نظامی

★ ترجمۃ القرآن الکریم ★ تفسیر القرآن

★ فقہ ★ حدیث ★ حفظ قرآن الکریم

★ ناظرہ قرآن الکریم ★ مکمل تجوید و قراءت

ناضٹمنہ جامعہ جیلانیہ للبنات

حضرت مجدد طرت بحر العلوم قیوم زمان سرفراز مقام صدیقیت و عبدیت  
 امام العاشقین محبوب سبحان سید ناخندزادہ  
 سیف الرحمن مبارک پیر ارجمند خراسان کے مجرب تعویذات



ترتیب

شیخ القرآن والحدیث مفتی پیر محمد عابد حسین سیفی

اردو ترجمہ

پروفیسر حکیم مشتاق احمد عابدی سیفی

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت دارالعلوم جامعہ جیلانیہ

نادر آباد نمبر 1، بیدیاں روڈ، لاہور کینٹ - فون: 5721609

موباہل: 0333-4263843

پرنٹر: منگول آرٹ پبلیشورز شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون: 7670719

موباہل: 0300-4126760

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

\* قرآن کتاب ہدایت ہے \*

\* قرآن کامل خاططہ حیات ہے \*

\* قرآن ہماری دنیوی و آخری کامیاب زندگی کا ضامن ہے \*

\* قرآن کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں \*

پیر محمد عبدالحسین سیفی مدظلہ  
کی معرکۃ الآراء تفسیر

# تفسیر سیفی

لا جواب تفسیر



خوبصورت ترجمہ

تفسیر سیفی فہم قرآن کا بہترین ذریعہ ہے جس کے ہر لفظ سے اعجاز قرآن کا صن نظر آتا ہے

ناشر

شعبہ نشر و اشاعت ۰ دارالعلوم جامعہ جیلانیہ

نادر آباد نمبر ۱، بیدیاں روڈ، لاہور کیٹ - فون: 5721609

موباہل: 0333-4263843

پرنٹر: منگول آرٹ پبلیشورز شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ فون: 7670719

موباہل: 0300-4126760

# لمحہ فکر تھی طالب علم بچوں کے بارے میں

ہم اپنے بچوں کو اچھی تعلیم دلانے کیلئے بہت اچھی درسگاہ کا انتخاب کرتے ہیں اور جب پڑھتے تھے مکمل کر کے فارغ ہوتا ہے تو ملازمت ڈھونڈنے لگ جاتا ہے لیکن آج کل تو ملازمت کیلئے یا تو رشوت کا سہارا لیتا پڑتا ہے یا پھر کسی بڑی سی سفارش کا۔ ورنہ ملازمت نہیں ملتی اور ایک پڑھا لکھا نوجوان ایسی پریشانی سے بعض اوقات کوئی انہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کو دورانِ تعلیم یا تعلیم سے فارغ ہونے کے فوراً بعد کوئی ٹیکنیکل کام سکھا دیں جس سے وہ باعزت روزگار کمانے کے قابل بن جائیں تو ہم اور ہمارے بچے بہت سی پریشانیوں سے نجات کر سکتے ہیں۔ ادارہ هذَا ایسے افراد کیلئے جو اپنے بچوں کو ٹیکنیکل کام سکھانا پڑتا ہے ہیں یا ایسے طالب علم جو دورانِ تعلیم پارٹ ناٹم میں یا تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد کوئی کام سیکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں، کوئی مکمل کر کے آپ اپنی ورکشاپ کھول سکتے ہیں یا اندر وون ملک یا ہیر وون ملک ملازمت اختیار کر کے باعزت روزگار کسکتے ہیں۔

## نام کورس ریفریجریشن وایر کنڈیشننگ مدت 6 ماہ

**نام کورس میں** فریچ، ڈیپ فریزر، الیکٹرک واٹر کول، بجلی کی وارنگ، گیس ویلڈنگ، وٹڈو ناپ پ ایر کنڈیشنر، سپلٹ یا رکنڈیشنر کا کام سو فیصد گارنٹی سے سمجھایا جاتا ہے۔

## داخلہ جاری ہے صبح شام کلاسز کا جریاء

**حصہ مطالبات** اور پاپیکیشن Rs. 20 حاصل کرنے کیلئے 99 بجے تاریخ 7 بجے تک کانٹل تحریف لائیں

راوی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر چوک مینار پاکستان بالقابل لیدی ولگڈن، ہسپتال راوی روڈ لاہور فون: 7722155

زیر فیضان قدوة المشائخ مجدد عصر حاضر امام خراسانی سید نا مرشدنا و محبوبنا

## اخندزادہ سیف الرحمن صاحب مظلہ العالی پیرارچی و خراسانی

اسلامک اینڈ ماؤن ریجوکیشن کا حسین امتزاج جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ  
اسلام آباد، راولپنڈی کا پہلا بواہنڈا ماؤن دینی دارالعلوم

# رضاعلی اسلامیہ سکول اینڈ کالج

## کالج کی تھایاں مخصوصیات:

- ❖ کوایفا یئڈ اسائز
- ❖ گورنمنٹ کام منظور شدہ نصاب
- ❖ کمپیوٹر ایجوکیشن، عربی، انگلش پرکون  
کورسز
- ❖ ذہین اور مستحق طلباء کے لئے سکارا شپ  
اور وظائف کا انتظام
- ❖ کشاوری اور خوبصورت ہائل
- ❖ بہترین خوراک
- ❖ اخلاقی اقدار کے فروغ کے لئے روحانی  
ترتیبیت کا اہتمام
- ❖ فنِ خطابت، حسن قراءت کے لئے  
خصوصی کلاسز
- ❖ ورزش اور سپورٹس کا خصوصی انتظام

زیر سرپرستی:

عالیٰ مبلغ اسلام، معروف مدھمی سکالر، روحاںی پیشوں

متاز ماہر تعلیم جناب صاحبزادہ

## پیر سید محمد علی رضا بخاری اسٹاف

زیب آستان عالیہ بہاہ شریف درہ حاجی پیر آزاد ببر

مرپرستی:

رجیہ میں: جوں کشمیری تحریک

رضاعلی اینڈ کالج

مکمل  
درخواستی  
درخواستی

مزید معلومات کے لئے کالج دفتر

سے رابطہ کریں

اپریل: 137 خیابان فیصل لین نمبر 5 نزد ایئر پورٹ راولپنڈی

فون: 051-5955090 موبائل: 0333- 5122674 ای میل: ric\_pk@hotmail.com

ہر قسم کی پرنٹنگ مثلاً عید کارڈ، شادی کارڈ، وزینگ کارڈ، لیٹر پیڈ، کیش میمو، ڈبہ، ڈبی، لیبل، اسٹکر، اشتہارات اور کتابوں کی پرنٹنگ کی جاتی ہے

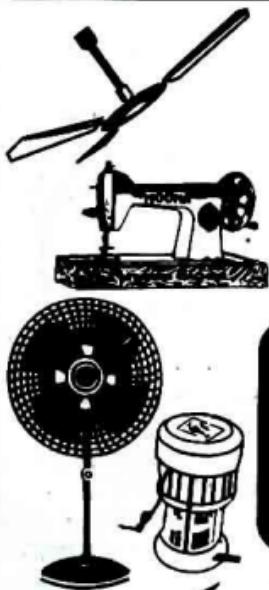
# منگول آرٹ پرنسپرر

پروپریٹر:

شاہد حمید عابدی سیفی (رمضان المبارک اور سالانہ کیلنڈر کی بینگ کی جاتی ہے)

فون: 7670719 موبائل: 0300-4126760

5/A عینک محل بلڈنگ نزد بابا قلفی والا شاہ عالم مارکیٹ لاہور



# و طن

## الیکٹر کنسن

5۔ اے، عینک محل بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون: 7651562

[marfat.com](http://marfat.com)

**marfat.com**